احکاماتِ قرآن

قرآن میں دیئے گئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مجموعہ

ترتیب
کرنل مشتاق احمد (ر)

ناشر: نشانِ راہ۔ 25 C.B، سردار سٹریٹ، منڈیاں، ایبٹ آباد

تفصیلِ اشاعت

اس کتاب میں موجود مواد پہلے تعلیماتِ قرآن کے نام سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اُسی مواد کو ایک نئی ترتیب دی گئی ہے تاکہ ایک مضمون کے متعلق تمام احکام یکجا ہو جائیں۔ اس سے قارئین کی بار بار صفحات پلٹنے کی دقت ختم ہو جائے گی۔ تعلیماتِ قرآن کے کل دس ایڈیشن اکتوبر 1994 سے لیکر جنوری 2001 کے دوران چھپے۔ اُن میں کل 0 12,00 کتابیں شائع ہوئیں۔ نئی ترتیب کو احکاماتِ قرآن کا نام دیا گیا ہے۔

تفصیلِ اشاعت احکاماتِ قرآن

پہلی بار .... جولائی 2002 1,000

دوسری بار ۔۔۔۔۔۔ اپریل 2004 ۔۔۔۔۔۔۔ 1,000

پرنٹرز۔ محمود برادرز گوالمنڈی راولپنڈی۔۔فون۔۔5539489

نوٹ

یہ کتاب پہلے مفت تقسیم کی جاتی تھی۔ اس کام کو مستقل جاری رکھنے کی خاطر اس کا ہدیہ لاگت کے برابر رکھا جا رہا ہے۔ اس کتاب کو اگر کوئی صاحب از خود چھپوا کر تقسیم کرنا چاہیں تو اجازت ہے۔ طباعت کا مواد ہم سے لے سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

راولپنڈی۔ سٹوڈنٹس بکس / ادریس بکس / ورائٹی بکس / لائف بکس بینک روڈ

آئیڈیل بک سنٹر۔۔۔سوھنی بکس کمرشل مارکیٹ سٹلائٹ ٹاؤن

گلف سٹیشنرز ویسٹرج ۔۔۔ بک پوائنٹ چکلالہ سکیم ۳۔۔۔نیشنل بک ڈپو، النور بک سنٹر لال کڑتی۔

اسلام آباد۔ مسٹر بکس۔۔۔وین گارڈ ۔۔بک سٹی سپر مارکیٹ۔۔۔بک فیئر۔سعید بک بینک جناح سپر۔۔۔نیو معراج F/10 مرکز۔

ایبٹ آباد۔ ورائٹی بک ڈپو۔ بک لاج		واہ۔ واہ سٹیشنری مارٹ اسلم مارکیٹ واہ کینٹ۔		ہری پور۔ کیپیٹل بک ہاؤس جی ٹی روڈ

پیش لفظ

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے بھیجا گیا ہے۔لیکن اکثر لوگ قرآن کوصرف ثواب سمجھ کر پڑھتے ہیں۔قرآن میں زندگی گزارنے کے بارے میں دی گئی ہدایات کی طرف اُن کا دھیان نہیں جاتا۔ثواب سمجھ کر پڑھنا بھی بجا،لیکن اس کے ساتھ ساتھ احکام اِلٰہی کو سمجھنا اور اپنی زندگیاں قرآن میں دیئے ہوئے احکامات کے مطابق گزارنا اسلام ہے۔ اکثر لوگوں سے سنا جاتا ہے کہ انہوں نے کئی کئی بار پورے قرآن کی تلاوت کی لیکن اگر اُن سے پوچھا جائے کہ انہوں نے کیا رہنمائی حاصل کی ہے یا کہ ان کی زندگی میں کیا تبدیلی قرآن پڑھنے سے آئی ہے تو انہیں اس سوال سے حیرانی ہوتی ہے۔عام طور پر لوگوں میں یہ شعور نہیں پایا جاتا کہ قرآن کو ہدایات کا منبہ سمجھیں اور اُسے اِسی سمجھ اور سوچ کے ساتھ پڑھیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

۱۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب عطا کی وہ غور وتدبر کے ساتھ اس کی تلاوت کرتے ہیں اور وہی اہلِ ایمان ہیں۔اور جنہوں نے انکار کیا وہ خسارہ پانے والے ہیں۔(البقرہ۔121)

۲۔ اور یہ (قرآن) تو سارے جہاں والوں کیلئے ایک نصیحت ہے۔(القلم 52)

۳۔ یہ تو سارے جہاں والوں کیلئے نصیحت ہے،تم میں سے ہر اس شخص کیلئے جو راہ راست پر چلنا چاہتا ہو۔(التکویر۔27)

۴۔ اور تیری طرف یہ ذکر (قرآن) نازل کیا گیا تا کہ جو کچھ ان لوگوں کی طرف نازل کیا گیا ہے آپ اسے وضاحت سے بیان کریں تا کہ وہ غور اور فکر سے کام لینے لگیں۔(النحل۔44)

ان قرآنی آیتوں اور اس طرح کے کئی اور قرآن میں دیئے گئے احکامات سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کو ایسے پڑھا جانا چاہیئے کہ پڑھنے والے کو یہ سمجھ آئے کہ اس میں کیا لکھا ہے اور یہ کہ اللہ تعالی ہم سے کیا چاہتا ہے۔قرآن پاک میں زیادہ آیات کفار اور اہل کتاب کو اسلام کے آفاقی پیغام کو سمجھنے اور اس دین کو اپنانے کی ترغیب دینے کے لئے نازل ہو ئی ہیں۔اس مقصد کیلئے اس میں غیر مسلموں کے سوالات کے جوابات ہیں اور پرانی اقوام کے حالات اور ان کی نافرمانیوں اور انہیں ملنے والی سزا کا ذکر کر کے غیر مسلموں کو تنبیعہ کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں زندگیاں اللہ کے

قانون اور شریعت کے مطابق گذارنے کے متعلق ہدایات ہیں۔

اس کتاب میں دین کے متعلق بنیادی احکامات، معاشرت، باہمی تعلقات اور زندگی سچے مسلمان کے طور پر گزارنے کے بارے میں تمام احکامات یکجا کر دیئے گئے ہیں۔ وہ تمام قرآنی احکامات، جو ایک مسلمان کیلئے بطور مسلمان زندگی گذارنے کیلئے جاننا اور سمجھنا ضروری ہیں۔ اس سے عام قاری کی قرآنی احکامات تک آسانی سے رسائی ہو جائے گی۔ یہ کوشش صرف قرآنی تعلیمات کو عام کرنے، لوگوں میں از خود رہنمائی کے منبے تک جانے اور اسے سمجھنے کا شعور اُبھارنے اور اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق گزارنے کی ترغیب دینے کیلئے ہے۔ ان احکامات کو پڑھنے کے بعد ممکن ہے کہ ہماری دین کی طرف رغبت بڑھے۔

قرآنی احکامات جہاں کسی مسئلے کے بارے میں واضح ہوں وہاں کسی اور کی رائے کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ اس لئے از خود قرآن کی تعلیمات کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اس سے بہت سے ابہام دور ہو جاتے ہیں اور آدمی اوروں کی طرح طرح کی تشریحات کے زیر اثر غلط راستے پر بھٹکنے سے بچ جاتا ہے۔ میں نے کچھ آیات کی تشریح کیلئے نوٹ لکھے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو کسی نوٹ سے اختلاف ہو تو وہ میری رہنمائی فرمائیں۔ ترجمہ تفہیم القرآن سے لیا گیا ہے اور نوٹس کیلئے تفہیم القرآن اور دیگر کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

ان ہی پیرائے پر انگریزی میں بھی "Teachings of Holy Quran" کے نام سے کتاب ترتیب شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے استدعا ہے کہ میری اس کاوش کو اور دیگر جن حضرات نے اس میں مدد کی ہے قبول فرمائے اور آخرت میں اس کام کی بدولت شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین!

خیر اندیش۔

کرنل (ر) مشتاق احمد

48-B , عسکری 2- , چکلالہ سکیم نمبر- 3 ، راولپنڈی

پاکستان۔

''

25 - CB, Chinjah House, Sardar Street, Mandian,
Abbottabad. Pakistan.

''

E Mail : Col_Mushtaq@hotmail.com
mushtaq_col@yahoo.com

لمحہ فکریہ

اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل قرآنی آیات میں مسلمانوں کو اپنا خلیفہ بنانے اور دنیا میں غالب کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ...

☆ اور نہ سستی کرو اور نہ غم کھاؤ تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو۔

☆ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جو تم میں سے ایمان لائیں گے اور اچھے کام کریں گے انہیں ضرور زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ کے اس وعدہ کے باوجود مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ وہ ظلم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، کمپرسی اور کمزوری کی علامت بن گئے ہیں ان حالات کو دیکھ کر اللہ کے وعدے کی طرف خیال جاتا ہے کہ اللہ اپنا وعدہ پورا کیوں نہیں کرتا۔ ان کے لئے قرآن کی ان آیات کو دیکھنا پڑے گا۔۔۔

☆ تو کیا اللہ کے کچھ احکام پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔ تم میں سے جو ایسا کرے ان کا بدلہ کیا ہے؟ یہ کہ دنیا میں رسوا ہوں اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔ اور اللہ تمہارے کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔

☆ اے ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو اور شیطان کے قدموں پر مت چلو۔

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایمان لانے کے علاوہ عمل صالح کی بھی شرط ہے اور سب اسلامی احکام پر عمل کی تلقین کی ہے۔ آیئے ہم اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور اندازہ کریں کہ ہمارے ملک میں مندرجہ ذیل لوگوں کی تعداد کتنی ہے جو ۔۔۔۔

۱۔ ایسے سیاستدان/سرکاری افسر اور وہ خواص جو ملک کے وسائل لوٹتے ہیں، بنکوں سے قرضے معاف کرواتے ہیں اور لوٹی ہوئی دولت باہر ملک منتقل کر دیتے ہیں۔

۲۔ حکومت کے کارندے جو رشوت لیتے ہیں۔ اس میں سارے محکموں اور ان کے ملازمین کی تعداد کو ذہن میں رکھیں۔

۳۔ ایسے ملازمین اور سیاستدان جو مختلف سودوں پر ناجائز کمیشن لیتے ہیں۔ اور ایسے افسران جنہوں نے خود بھی لوٹ مار کی اور سیاستدانوں کو بھی کروائی۔

۴۔ ایسے چھوٹے بڑے صنعتکار، تجارت پیشہ لوگ اور عام شہری جو بجلی، گیس اور ٹیکس چوری کرتے ہیں۔

۵۔ ایسے دوکاندار جو کم تولتے / ناپتے ہیں، جھوٹی قسموں سے گاہکوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور جو سمگلنگ میں ملوث ہیں اور جو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔

۶۔ ایسے دوکاندار جو کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ کرتے ہیں اور ایسے صنعتکار جو اپنا مال جان بوجھ کر غیر معیاری اور گھٹیا تیار کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

۷۔ ایسے لوگ جو دوائیوں میں ملاوٹ کرتے ہیں اور وہ تاجر جو انہیں بیچ کر انسانی جانوں کے لئے خطرہ پیدا کرتے ہیں۔

۸۔ اپنے تھوڑے سے فائدے کیلئے جھوٹ بولنے والے، جھوٹی قسمیں کھانے، جھوٹی گواہیاں دینے اور جھوٹے حلفناموں اور کاغذات پر دستخط کرنے والے۔

۹۔ وہ جو دوسروں کی زمینوں / جائیداد / دولت پر ناجائز قبضہ کرتے ہیں اور وہ جو اپنوں کی طرفداری میں انصاف کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔

۱۰۔ ایسے استاد / ڈاکٹر / کلرک / سرکاری اور نیم سرکاری محکموں کے ملازم اور افسر جو نہ وقت پر کام پر آتے ہیں اور نہ ہی اپنا کام دل جمعی / دیانت اور امانت سے کرتے ہیں۔

اگر ان اعمالِ خبیثہ کو اپنانے والے لوگوں کی تعداد اس ملک خداداد میں کروڑوں بنتی ہے، اور یہ بالغ افراد کی کل تعداد کا اگر ۸۰ / ۹۰ فیصد ہیں تو پھر اللہ کی تائید اور رضا کے ہم کس طرح مستحق ہو سکتے ہیں۔ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہمیں اپنے طور طریقے بدلنے پڑیں گے۔ عبادات کے ساتھ ساتھ معاشرتی ذمہ داریوں کو بھی نبھانا ہوگا۔ قرآن میں دیئے ہوئے اعمال نیک کو اپنانا ہوگا اور عمال بد سے دور رہنا ہوگا۔ خود پر یہ احکام لاگو کرنے کے علاوہ دوسروں کو اس کی تلقین کرنا ہوگی۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ آج کے دور میں جب تک ہم تعلیمی، مالی، سائنسی، تکنیکی، معاشی، معاشرتی طور پر ترقی نہیں کریں گے تو اپنے تمام تر جذبہ ملی، جذبہ حب الوطنی اور جذبہ جہاد کے اپنے دشمنوں اور اللہ کے دشمنوں سے جیت نہیں سکتے۔ حق اور باطل کی آخری جنگ ہمیشہ میدانِ کارزار میں ہوتی ہے لیکن اُس سے پہلے بہت کچھ پیش بندی کرنی پڑتی ہے۔ ہمیں اللہ کی تائید بھی اللہ کے تمام احکام پر کاربند ہونے سے حاصل ہوگی اور قومی اور ملی طور پر طاقت بھی اسے طریقے پر چلنے سے حاصل ہوگی۔ ہمیں معجزوں کے انتظار اور اسلاف کے کارناموں میں کھوئے رہنے کے بجائے اپنی طاقت بڑھانے پر اور تعلیمی، مالی، سائنسی، تکنیکی، معاشی، معاشرتی ترقی پر توجہ دینی چاہیئے۔ طاقت کا جواب طاقت سے دیا جاتا ہے کھوکھلے نعروں سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ معجزوں سے بھی انہیں نوازتا ہے جو ان کے اہل ہوں۔ ہمارے لئے اللہ کی تائید کا اہل ہونے کیلئے قرآن میں دیئے ہوئے احکامات پر کاربند ہونا ضروری ہے۔ آیئے عبادات کے ساتھ ساتھ باقی احکام الٰہی کو جانیں اور اور ان پر عمل کرنے کی کوشش شروع کریں۔ اللہ اس کام میں ہماری مدد فرمائے! آمین۔

فہرست مضامین۔

پہلا باب

ایمان/عبادت/نیکی/اچھے کام

اس باب میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں۔ ہر مضمون کے سامنے صفحہ نمبر لکھا ہُوا ہے۔

ا۔ ایمان/ایمان دار/متقی/اللہ کے پیارے لوگ

1　نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لئے یا مغرب کی طرف، بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخرت کو اور ملائیکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے ۔۔۔۔۔۔۔۔، نماز قائم کرے اور زکوۃ دے۔ اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو اسے وفا کریں، اور تنگی و مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔ (البقرہ۔ 177)

2۔　باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں انکے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔ صبر اور نماز سے (اللہ) کی مدد لو، بیشک نماز ایک سخت مشکل کام ہے۔ مگر ان فرمانبردار بندوں کے لئے مشکل نہیں ہے جو سمجھتے ہیں کہ آخر کار انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ۔ 44 تا 46)

3۔　جو بھی بدی کمائے گا اور اپنی خطا کاری کے چکر میں پڑے گا وہ دوزخی ہے اور دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے وہ جنتی ہیں اور جنت میں رہیں گے۔ (البقرہ۔ 81 تا 82)

(نوٹ: جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے ایمان لانا کافی نہیں ہے بلکہ اُس کے ساتھ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے نیک اعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ جنت میں جانے کیلئے ایمان لانا ہی کافی ہے اس قرآنی حکم کے مطابق صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ دیکھیں آیات نمبر 68,41,23,20 بھی)

4۔　اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
(البقرہ۔153)

5۔　اور کوئی کہتا ہے کہ "اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی، اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا"۔ ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق (دونوں جگہ) حصہ پائیں گے اور اللہ کو حساب چکاتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ (البقرہ۔ 201 تا 202)

6۔　انسانوں ہی میں کوئی ایسا بھی ہے جو رضائے الٰہی کی طلب میں اپنی جان کھپا دیتا ہے۔ ایسے بندوں پر اللہ بہت مہربان ہے۔ اے ایمان والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آ جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ جو صاف صاف ہدایات تمہارے پاس آ چکی ہیں، اگر ان کو پا لینے کے بعد تم نے لغزش کھائی، تو خوب جان رکھو کہ اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔ (البقرہ۔ 207 تا 209)

7۔　اللہ اپنے بندوں کے رویے پر گہری نظر رکھتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں (متقی اور پرہیزگار) جو کہتے ہیں کہ "مالک! ہم ایمان لائے، ہمارے خطاؤں کو درگزر فرما اور ہمیں آتش دوزخ سے بچا لے" یہ لوگ صبر کرنیوالے ہیں، راستباز ہیں، فرمانبردار اور فیاض ہیں اور رات کی آخری گھڑیوں میں اللہ سے مغفرت کی دعائیں مانگا کرتے ہیں۔
(آل عمران۔ 15 تا 17)

8۔　　اے نبیؐ! لوگوں سے کہہ دو کہ "اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے گا۔ وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے"۔ ان سے کہو کہ "اللہ اور رسولؐ کی اطاعت قبول کر لو" پھر اگر وہ تمہاری یہ دعوت قبول نہ کریں، تو یقیناً یہ ممکن نہیں کہ اللہ ایسے لوگوں سے محبت کرے جو اس کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے انکار کرتے ہوں۔ (آل عمران۔ 31 تا 32)

9۔　　جو بھی اپنے عہد کو پورا کرے گا اور بُرائی سے بچ کر رہے گا وہ اللہ کا محبوب بنے گا، کیونکہ پرہیزگار لوگ اللہ کو پسند ہیں۔ رہے وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، تو ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ قیامت کے روز نہ ان سے بات کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ بلکہ ان کے لئے تو سخت دردناک سزا ہے۔ (آلِ عمران۔ 76 تا 77)

10۔　　اور وہ (جنت) اُن خدا ترس لوگوں کے لئے مہیّا کی گئی ہے جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوش حال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔ اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام اُن سے سرزرد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا کام کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو معاً اللہ انہیں یاد آ جاتا ہے اور اس سے وہ اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو۔ اور وہ جان بوجھ کر اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی جزاء ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ ان کو معاف کر دے گا۔ وہ ایسے باغوں میں انہیں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ کیسا اچھا بدلہ ہے نیک عمل کرنے والوں کے لئے۔ (آلِ عمران۔ 134 تا 136)

11۔ جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں، تو اُن سے کہو ''تم پر سلامتی ہے، تمہارے رب نے رحم و کرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ یہ اُس کا رحم و کرم ہی ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی بُرائی کا اِرتکاب کر بیٹھا ہو، پھر اُس کے بعد توبہ کرے اور اِصلاح کرے تو اسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے۔ (الانعام۔ 54)

12۔　　تمہارے رفیق تو حقیقت میں صرف اللہ اور اللہ کا رسولؐ اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ اور اہل ایمان کو اپنا رفیق بنا لے، اسے معلوم ہو کہ اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے۔ (المائدہ۔ 55 تا 56)

13۔　　اور جو لوگ اپنے رب کو دن رات پکارتے رہتے ہیں اور اس کی خوشنودی کی طلب میں لگے ہوئے ہیں۔ انہیں اپنے سے دور نہ پھینکو۔ اُن کے حساب میں سے کسی چیز کا بار تم پر نہیں ہے اور تمہارے حساب میں سے کسی چیز کا بار ان پر نہیں۔ اِس پر بھی اگر تم انہیں دور پھینکو گے تو ظالموں میں شمار ہو گے۔ دراصل ہم نے اس طرح ان لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا ہے تاکہ وہ انہیں دیکھ کر کہیں " کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر ہمارے درمیان اللہ کا فضل و کرم ہوا ہے"؟ ۔۔۔۔ ہاں! کیا اللہ اپنے شکر گزار بندوں کو ان سے زیادہ نہیں جانتا؟ (الانعام۔ 52 تا 53)

14۔ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے۔ درحقیقت اس میں ایک نشانی ہے اہل ایمان کے لئے۔ (اے نبیؐ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجی گئی ہے اور نماز قائم کرو۔ یقیناً نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔ اور اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقہ سے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو اُن میں سے ظالم ہوں۔ اور ان سے کہو "ہم ایمان لائے ہیں اس چیز پر بھی جو ہمارے طرف بھیجی گئی ہے اور اُس چیز پر بھی جو تمہارے طرف بھیجی گئی تھی۔ ہمارا خدا اور تمہارے خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی کے مسلم (فرمانبردار) ہیں" ۔ (العنکبوت ۔ 44 تا 46)

15۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ وہی ہے جو تم پر رحمت فرماتا ہے ۔ اور اسکے ملائکہ تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں تا کہ وہ تمہیں تاریکیوں سے روشنی میں نکال لائے، وہ مومنوں پر بہت مہربان ہے۔ جس روز وہ اس سے ملیں گے ان کا استقبال سلام سے ہوگا اور ان کے لئے اللہ نے بڑا باعزت اجر فراہم کر رکھا ہے۔ (الاحزاب ۔ 41 تا 44)

16۔ اے نبیؐ نرمی اور درگزر کا طریقہ اختیار کرو۔ معروف کی تلقین کئے جاؤ، جاہلوں سے نہ الجھو۔ اگر کبھی شیطان تمہیں اُکسائے تو اللہ کی پناہ مانگو، وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ حقیقت میں جو لوگ متقی ہیں ان کا حال تو یہ ہوتا ہے کہ کبھی شیطان کے اثر سے کوئی بُرا خیال اگر انہیں چھُو بھی جاتا ہے تو وہ فوراً چوکنے ہو جاتے ہیں ۔ اور پھر انہیں صاف نظر آنے لگتا ہے کہ ان کے لئے صحیح طریقہ کار کیا ہے۔ رہے اُن کے (یعنی شیاطین کے) بھائی بند تو وہ انہیں بدی کے راستے پر کھینچے لئے جاتے ہیں اور انہیں بھٹکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ (الاعراف ۔ 199 تا 202)

17۔ جب قرآن تمہارے سامنے پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو۔ شاید کہ تم پر بھی رحمت ہو جائے۔ اے نبیؐ اپنے رب کو صبح و شام یاد کیا کرو دل ہی دل میں زاری اور خوف کے ساتھ اور زبان سے بھی ہلکی آواز کے ساتھ۔ تم ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ۔ جو فرشتے تمہارے رب کے حضور تقرب کا مقام رکھتے ہیں وہ کبھی اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں آ کر اس کی عبادت سے منہ نہیں موڑتے، اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کے آگے جھکے رہتے ہیں ۔ (الاعراف 204 تا 206)

18۔ مومن مرد اور مومن عورتیں یہ سب ایک دوسرے کے رفیق ہیں ۔ بھلائی کا حکم دیتے اور بُرائی سے روکتے ہیں ۔ نماز قائم کرتے ہیں ۔ زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمت نازل ہو کر رہے گی ۔ یقیناً اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔ ان مومن مردوں اور عورتوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں ایسے باغ دے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی ۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہوگی، یہی بڑی کامیابی ہے۔ (التوبہ ۔ 71 تا 72)

19۔ اللہ کی طرف بار بار پلٹنے والے، اس کی بندگی بجالانے والے، اس کی تعریف کے گن گانے والے، اس

کی خاطر زمین میں گردش کرنے والے، اس کے آگے رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، بدی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے (اس شان کے ہوتے ہیں وہ مومن جو اللہ سے خرید و فروخت کا معاملہ طے کرتے ہیں)۔ اور اے نبیؐ ان مومنوں کو خوشخبری دے دو۔ (التوبہ 112)

20۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو لوگ ایمان لائے (یعنی جنہوں نے ان صداقتوں کو قبول کر لیا جو اس کتاب میں پیش کی گئی ہیں) اور نیک اعمال کرتے رہے انہیں ان کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے سیدھی راہ چلائے گا۔ نعمت بھری جنتوں میں ان کے نیچے نہریں بہیں گی، وہاں ان کی صدا یہ ہوگی "پاک ہے تو اے خدا" ان کی دعا یہ ہوگی کہ "سلامتی ہو" اور ان کی ہر بات کا خاتمہ اس پر ہوگا کہ "ساری تعریف اللہ ربّ العالمین ہی کیلئے ہے۔" (یونس۔9 تا 10)

21۔ سنو! جو اللہ کے دوست ہیں، جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ کا رویہ اختیار کیا، ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے۔ دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں ان کے لئے بشارت ہے۔ اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ اے نبیؐ، جو باتیں یہ لوگ تجھ کو سناتے ہیں وہ تجھے رنجیدہ نہ کریں۔ عزت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے اور وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (یونس۔62 تا 65)

22۔ بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ شخص جو تمہارے رب کی اس کتاب کو جو اس نے تم پر نازل کی ہے حق جانتا ہے، اور وہ شخص جو اس حقیقت سے اندھا ہے دونوں برابر ہو جائیں۔ نصیحت تو دانشمند لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔ اور اُن کا طرزِ عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں۔ اُسے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے۔ ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے، انہیں برقرار رکھتے ہیں۔ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بُری طرح حساب نہ لیا جائے۔ اُن کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کیلئے صبر سے کام لیتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں اور بُرائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔ آخرت کا گھر انہی لوگوں کیلئے ہے یعنی ایسے باغ جو اُن کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔ وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو صالح ہیں وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ (الرعد۔19 تا 23)

23۔ جو شخص بھی نیک عمل کرے گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ بشرطیکہ ہو وہ مومن، اُسے ہم دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے اور (آخرت میں) ایسے لوگوں کو اُن کے اجر اُن کے بہترین اعمال کے مطابق بخشیں گے۔ پھر جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان رجیم سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔ اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست مانتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔ (النحل۔97 تا 100)

24۔ یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ لغویات سے دور رہتے ہیں۔ زکوٰۃ کے طریقے پر عمل کرتے ہیں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں کے اور اُن

عورتوں کے جوان کی ملک یمین میں ہوں۔ان پر (محفوظ نہ رکھنے میں) وہ قابل ملامت نہیں ہیں، البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنیوالے ہیں۔اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں اور اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔یہی لوگ وہ وارث ہیں جو میراث میں فردوس پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔(المومنون۔1 تا 11)

25۔　بھلائیوں کی طرف دوڑنے والے اور سبقت کر کے انہیں پا لینے والے تو درحقیقت وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔اور جن کا حال یہ ہے کہ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں۔اور دل ان کے اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں کہ ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو (ہر ایک کا حال) ٹھیک ٹھیک بتا دینے والی ہے۔(المومنون۔57 تا 62)

26۔　اور اے نبیؐ بشارت دیدے عاجزانہ روش اختیار کرنیوالوں کو جن کا حال یہ ہے کہ اللہ کا ذکر سنتے ہیں تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔جو مصیبت بھی ان پر آتی ہے اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔(الحج۔ 34 تا 35)

27۔　اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے۔اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بُرائی سے منع کریں گے۔اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔(الحج۔40 تا 41)

28۔　رحمان کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں، جو دعائیں کرتے ہیں کہ "اے ہمارے رب جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا لے، اس کا عذاب تو جان کا لاگو ہے۔وہ تو بڑا ہی بُرا ٹھکانہ اور مقام ہے۔" جو خرچ کرتے ہیں نہ تو فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل۔بلکہ ان کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے۔اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زناء کے مرتکب ہوتے ہیں۔یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائیگا۔قیامت کے روز اس کو مکرر عذاب دیا جائے گا اور اسی میں وہ ہمیشہ ذلت کے ساتھ پڑا رہے گا۔اِلّا یہ کہ کوئی (ان گناہوں کے بعد) توبہ کر چکا ہو اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے لگا ہو۔ایسے لوگوں کی بُرائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دیگا۔اور وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔جو شخص توبہ کر کے نیک عملی اختیار کرتا ہے وہ تو اللہ کی طرف پلٹ آتا ہے جیسا کہ پلٹنے کا حق ہے۔(اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو جھوٹ کے گواہ نہیں بنتے اور کسی لغو چیز پر اُن کا گزر ہو جائے تو شریف آدمیوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔جنہیں اگر ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ "اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا"۔یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا پھل منزل بلند کی شکل میں پائیں گے۔آداب و تسلیمات سے ان کا استقبال ہوگا۔وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔کیا ہی اچھا ہے وہ

ٹھکانہ اور وہ مقام۔(الفرقان۔63 تا76)

29۔ اے محمدؐ! کہو میرے رب نے بالیقین مجھے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے۔ بالکل ٹھیک دین جس میں کوئی ٹیڑھ نہیں، ابراھیمؑ کا طریقہ جسے یکسُو ہو کر اُس نے اختیار کیا تھا۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھا۔ کہو، میری نماز، میرے تمام مراسمِ عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ رَبّ العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔(الانعام ۔ 161 تا 162)

30 (اور لقمان نے کہا تھا کہ) "بیٹا کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر بھی ہو اور کسی چٹان میں یا آسمانوں یا زمین میں کہیں چھپی ہوئی ہو، اللہ اسے نکال لائے گا۔ وہ باریک بین اور باخبر ہے۔ بیٹا نماز قائم کر، نیکی کا حکم دے، بدی سے منع کر، اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کر۔ یہ وہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر، نہ زمین پر اکڑ کر چل، اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی چال میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو ذرا پست رکھ۔ سب آوازوں سے زیادہ بُری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے"۔ (لقمان۔16 تا19)

(نوٹ: اکڑ کر نہ چلو کا مطلب ہے تکبر اور غرور سے بچو۔ خواہ وہ چال، لباس، پارٹیوں، رتبے، دولت، اولاد، سواری، بات چیت یا خرچ کر کے ظاہر کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں ہے۔)

31۔ بالیقین جو مرد اور عورتیں مسلم ہیں، مومن ہیں مطیع فرمان ہیں، راست باز ہیں، صابر ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، صدقہ دینے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔(الاحزاب۔35)

32۔ یقین جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں بھی لازماً کرتے ہیں، اور اس روز بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ جب ظالموں کو انکی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دے گی اور ان پر لعنت پڑے گی اور بدترین ٹھکانا انکے حصے میں آئے گا۔(المومن۔51 تا52)

33۔ جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے۔ یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ "نہ ڈرو نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے ساتھی ہیں اور آخرت میں بھی۔ وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی، یہ ہے سامان ضیافت اس ہستی کی طرف سے جو غفور و رحیم ہے"۔ اور اس شخص کی بات سے اچھی بات اور کس کی ہوگی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں۔ اور اے نبیؐ، نیکی اور بدی یکساں نہیں ہیں۔ تم بدی کو اس نیکی سے دفع کرو جو بہترین ہو۔ تم دیکھو گے کہ تمہارے ساتھ جس کی عداوت پڑی ہوئی تھی وہ جگری دوست بن گیا ہے۔ یہ صفت نصیب نہیں ہوگی مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں۔ اور یہ مقام حاصل نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیبے والے ہیں۔ اور اگر تم شیطان کی طرف سے کوئی اکساہٹ محسوس کرو تو اللہ کی پناہ مانگ لو۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔(حٰم السجدہ۔30 تا36)

(نوٹ: اگر ہم اپنی زندگیوں میں بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دیں تو آپس میں محبت اور دوستی بڑھے گی۔ معاشرے میں امن و

سکون سے ہم سب رہ سکیں گے۔اس سے اللہ بھی خوش ہوگا اور زندگی اور آخرت میں بہترا جر سے نوازے گا۔)

34۔ جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چندروزہ زندگی کا سروسامان ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ وہ اُن لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں، جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں، اور اگر غصہ آ جائے تو درگزر کر جاتے ہیں، جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں، ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (الشوریٰ۔36 تا38)

35۔ البتہ متقی لوگ اس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکو کار تھے، راتوں کو کم ہی سوتے تھے۔ پھر وہی رات کے پچھلے پہروں معافی مانگتے تھے اور ان کے مالوں میں حق تھا سائل اور ان غریبوں کا جو مانگتے نہیں۔ زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کیلئے، اور خود تمہارے اپنے وجود میں ہیں۔ کیا تم کو سوجھتا نہیں؟ (الذریت۔15 تا21)

36۔ تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی ہے۔ خواہ وہ انکے باپ ہوں یا انکے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے اہل خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔ (المجادلہ۔22)

37۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذاب علیم سے بچادے؟ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دیگا۔ اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔ (الصّف۔10 تا12)

38۔ انسان تھڑ دِلا پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بُخل کرنے لگتا ہے۔ مگر وہ لوگ (اس عیب سے بچے ہوئے ہیں) جو نماز پڑھنے والے ہیں، جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں، جن کے مالوں میں مانگنے والوں اور ان غریبوں کا جو مانگتے نہیں کا ایک مقرر حق ہے، جو روز جزا کو حق مانتے ہیں، جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ان کے رب کا عذاب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے کوئی بے خوف ہوا۔۔۔۔۔۔۔ جو اپنی امانتوں کی حفاظت اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں، جو اپنی گواہیوں میں راست بازی پر قائم رہتے ہیں۔ اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے۔ (المعارج۔19 تا35)

39۔ (کیا اِس شخص کی روش بہتر ہے یا اس شخص کی) جو مطیع فرمان ہے۔ رات کی گھڑیوں میں کھڑا رہتا ہے اور سجدے کرتا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت سے امید لگاتا ہے؟ ان سے پوچھو، کیا جاننے والے اور نہ

جاننے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل رکھنے والے ہی قبول کرتے ہیں۔ (اے نبیؐ) کہو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو، اپنے رب سے ڈرو۔ جن لوگوں نے اِس دنیا میں نیک رویہ اختیار کیا ہے اُن کے لئے بھلائی ہے۔ اور خدا کی زمین وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں کو تو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔ (الزمر۔ 9 تا 10)

40۔ فلاح پا گیا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی۔ مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ یہی بات پہلے آئے ہوئے صحیفوں میں بھی کہی گئی تھی، ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔ (اعلیٰ۔ 14 تا 19)

41۔ زمانے کی قسم انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے (العصر) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 135,226 بھی۔

۲۔ اللہ سے ڈریں / اللہ کی مدد مانگیں / عاجزانہ روش

42۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ (اٰلِ عمران۔ 102 تا 103)

(دیکھیں نوٹ آیت نمبر 94 باب نمبر 2)

43۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے ہیں ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کی طرف سے یہ سامان ضیافت ہے ان کیلئے۔ (اٰلِ عمران۔ 198)

44۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا۔ اور دونوں سے بہت مرد و عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔ اُس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو۔ اور رشتہ و قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔ (النساء۔ 1)

45۔ اللہ نے تم کو جو نعمت عطا کی ہے اس کا خیال رکھو اور اس پختہ عہد و پیمان کو نہ بھولو جو اس نے تم سے لیا ہے۔ یعنی تمہارا یہ قول کہ "ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی"۔ اللہ سے ڈرو اللہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بنو۔ کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ۔ عدل کرو یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے۔ اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی خطاؤں سے درگزر کیا جائے گا اور انہیں بڑا اجر ملے گا۔ رہے وہ لوگ جو کفر کریں اور اللہ کی آیات کو جھٹلائیں تو وہ دوزخ میں جانے والے ہیں۔ (المائدہ۔ 7 تا 10)

46۔ اور جن کا (مومنوں کا) حال یہ ہے کہ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اور دل اُن کے اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں۔ کہ ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے۔ ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو (ہر ایک کا حال) ٹھیک ٹھیک بتا دینے والی ہے۔ اور لوگوں پر ظلم بہر حال نہیں کیا جائے گا۔ مگر یہ لوگ اس معاملے سے بے خبر ہیں اور ان کے اعمال بھی اس طریقے سے (جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے) مختلف ہیں۔ (المومنون۔ 60 تا 63)

47۔ پس یک سو کر اپنا رخ اُس دین کی سمت میں جما دو، قائم ہو جاؤ اس فطرت پر جس پر اللہ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدلی نہیں جا سکتی، یہی بالکل راست اور درست دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔ (قائم ہو جاؤ اس بات پر) اللہ کی طرف رجوع کرتے ہوئے، اور ڈرو اُس سے اور نماز قائم کرو، اور نہ ہو جاؤ ان مشرکین میں سے جنہوں نے اپنا اپنا دین الگ بنالیا ہے اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہے۔ (الروم۔ 30 تا 32)

48۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کیلئے کیا سامان کیا ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو اللہ یقیناً تمہارے ان سب اعمال سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے انہیں خود اپنا نفس بھلا دیا، یہی لوگ فاسق ہیں۔ دوزخ میں جانے والے اور جنت میں جانے والے کبھی یکساں نہیں ہو سکتے۔ جنت میں جانے والے ہی اصل میں کامیاب ہیں۔ (الحشر۔ 18 تا 20)

(نوٹ: خود اپنا نفس بھلا دیا کا مطلب ہے کہ جب انسان فراموش کر دیتا ہے کہ وہ بندہ ہے تو اپنے لئے ایک غلط مقام متعین کر لیتا ہے۔ اور چونکہ جوابدہی کا خوف اس کے اندر سے ختم ہو جاتا ہے اس لئے وہ فاسق بن جاتا ہے۔)

49۔ جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بُری خواہشات سے باز رکھا تھا، جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔ (النزٰعت۔ 40 تا 41)

50۔ پس (اے یہود) تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو اور میری آیات کو ذرا ذرا سے معاوضے لیکر بیچنا چھوڑ دو۔ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔ (المائدہ۔ 44)

51۔ زمین اور آسمانوں میں جو بھی ہیں سب اپنی حاجتیں اُسی سے مانگ رہے ہیں۔ ہر آن وہ نئی شان میں ہے۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کے کن کن احسانات کو جھٹلاؤ گے۔ (رحمٰن۔ 29 تا 30)

(نوٹ: قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ سب حاجتیں ہمیں صرف اللہ سے مانگنی چاہئیں۔)

52۔ سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں۔ ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں۔ قصوروں سے درگزر ہے اور بہترین رزق ہے۔

(الانفال۔2 تا4) اِس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 10,17,22,25,26,38,39,65

۳۔ اللہ اور رسولؐ کی اطاعت

53۔ پھر سوچو کہ اس وقت یہ کیا کریں گے جب ہم ہر اُمّت میں سے ایک گواہ لائیں گے۔ اور ان لوگوں پر تمہیں (یعنی محمدؐ کو) گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے۔ اس وقت وہ سب لوگ جنہوں نے رسولؐ کی بات نہ مانی اور اس کی نافرمانی کرتے رہے، تمنا کریں گے کہ کاش زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائیں۔ وہاں یہ اپنی کوئی بات اللہ سے چھپا نہ سکیں گے۔ (النساء۔41 تا42)

54۔ کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسولؐ کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اُسے اپنے معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے۔ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔ (الاحزاب۔36)

55۔ اے انسان! تجھے جو بھلائی بھی حاصل ہوتی ہے اللہ کی عنایت سے ہوتی ہے، اور جو کوئی مصیبت تجھ پر آتی ہے وہ تیرے کسب وعمل کی بدولت ہے۔ ہم نے تم کو لوگوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے دراصل خدا کی اطاعت کی۔ اور جو منہ موڑ گیا تو بہر حال ہم نے تمہیں ان لوگوں پر پاسبان بنا کر تو نہیں بھیجا۔ (النساء۔79 تا80)

56۔ اے محمدؐ تمہارے رب کی قسم یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔ پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں۔ بلکہ پورے طور پر تسلیم کر لیں۔ (النساء۔65)

(نوٹ: یہاں پر واضح ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو اپنے باہمی جھگڑوں میں اللہ کے رسولؐ کی بتائی ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ کروانا اور ماننا ضروری ہے. اس کی ذمہ داری اسلامی حکومت پر ہوتی ہے کہ وہ ایسا نظام رائج کرے کہ لوگوں کو شریعت کے مطابق انصاف مل سکے۔)

57۔ اے ایمان لانے والو۔ جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہو۔ اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد حقیقت میں سامان آزمائش ہیں۔ اور اللہ کے پاس اجر دینے کے لئے بہت کچھ ہے۔ (الانفال۔27 تا29)

(نوٹ: اللہ اور اس کے رسولؐ سے خیانت کا مطلب ہے کہ ان کے احکام کے برخلاف اپنی مرضی اور پسند کو دین اور اپنی زندگی میں شامل کرنا۔ ہمیں اپنے کسی عمل یا فعل کے بارے میں شک ہو تو ہمیں چاہیے کہ قرآن اور حدیث کی روشنی میں اس کو پرکھیں اور پھر اس کے بارے میں فیصلہ کریں۔)

58۔ جو اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔ کیسے اچھے ہیں یہ رفیق جو کسی کو میسر آئیں۔ یہ حقیقی فضل ہے جو اللہ کی طرف سے ملتا ہے اور حقیقت جاننے کے لئے بس اللہ ہی کا علم کافی ہے۔ (النساء۔69 تا70)

59۔ درحقیقت تم لوگوں کیلئے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ تھا۔ ہر اس شخص کیلئے جو اللہ اور یومِ آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔ (الاحزاب۔ 21)

(نوٹ: رسول اکرمؐ نے جس طریقے سے زندگی گزاری۔۔یعنی ان کی بودوباش، لوگوں سے معاملات، دینی اور دنیاوی معاملات، اُٹھنا۔ بیٹھنا، غرضیکہ زندگی کے تمام معاملات میں ان کا عمل ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ان کی اخلاقیات، عبادات، طرزِحسن اور دیگر صفتوں کو چھوڑ کر اپنی طرف سے اختراع کیے ہوئے عقیدت کے ان کاموں میں لگ جائیں جو نہ تو انکی زندگی میں کئے گئے اور نہ ہی انکا حکم یا گنجائش ہے۔ ہم گھروں اور دفتروں میں قرآنی آیات لٹکا کر، نعتیں اور قوالیاں گا کر یا سن کر۔ جلوس نکال کر کچھ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ عقیدت کا فرض ہم نے نبھا دیا ہے۔لیکن اگر ہم اپنی زندگی بددیانتی، اقربا پروری، خیانت، چور بازاری، لوٹ کھسوٹ، ناجائز منافع حاصل کرنے میں گزار دیں گے تو کسی طرح ہم رسول اکرمؐ کی شفاعت کے مستحق نہیں ہوسکیں گے۔) دیکھیں نوٹ آیت نمبر 99 باب نمبر 2

60۔ کوئی مصیبت کبھی نہیں آتی مگر اللہ کے اذن ہی سے آتی ہے۔ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہو اللہ اس کے دل کو ہدایت بخشتا ہے۔ اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو لیکن اگر تم اطاعت سے منہ موڑتے ہو تو ہمارے رسولؐ پر صاف صاف حق پہنچا دینے کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی دوسرا اللہ نہیں۔ لہذا ایمان لانے والوں کو اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ (التغابن۔ 11 تا 13)

61۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں جھگڑا ہو جائے تو اسے اللہ اور رسولؐ کی طرف پھیر دو۔ اگر تم واقعی اللہ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتے ہو تو یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔ (النساء۔ 59)

(نوٹ: جھگڑا اللہ اور رسولؐ کی طرف پھیر دو کا مطلب ہے کہ جھگڑے کا حل اللہ کے احکام اور سنت رسولؐ کے مطابق نکالو اور جو بھی فیصلہ اسکے مطابق ہو اسے مان لو خواہ اس میں تمہیں کتنا نقصان ہی کیوں نہ ہو رہا ہو۔ نفع دینا اور نقصان پورا کرنا اللہ کے ہاتھ میں ہے) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 8,18

۴۔ اللہ کے ساتھ شرک

62۔ اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا۔ اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔ اللہ کے ساتھ جس نے کسی اور کو شریک ٹھہرایا اس نے تو بہت ہی بڑا جھوٹ تصنیف کیا اور بڑے سخت گناہ کی بات کی۔ (النساء۔ 48)

(نوٹ: قرآن پاک میں سب سے اہم اور ضروری بات جس پر زور دیا گیا ہے وہ اللہ تعالی کی واحدانیت پر ایمان لانا اور کسی کو اس کا شریک نہ ماننا ہے۔ شرک کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے مدد اور اپنی حاجت کی تمنا رکھی جائے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ہے۔ "تم اپنے آپ پر بھروسہ کرتے ہو، دوسروں پر، اپنی دولت اور رسم ورواج پر، اپنی تجارت اور سرمایہ پر، اپنے حکمرانوں پر، لیکن جس چیز پر تم بھروسہ کرو گے یا یہ سوچو گے کوئی تمہیں فائدہ یا نقصان پہنچا سکتا ہے یا یہ سوچو گے کہ کوئی اللہ سے مانگنے میں تمہارا وسیلہ بنے گا تو اصل میں تم اس کی پرستش کر رہے ہو گے۔" شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے اس قول کو سامنے رکھتے ہوئے آئیے ہم اپنا تجزیہ کریں کہ ہم کہیں شرک جیسے عظیم گناہ میں تو مبتلا نہیں ہیں۔ اللہ تعالی نے قرآن میں کئی بار کہا ہے کہ باقی سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں مگر شرک معاف نہیں ہوگا)۔ اس کے علاوہ

دیکھیں نوٹ آیت نمبر 77 ,69 ,66

63۔ اللہ کے ہاں بس شرک کی بخشش نہیں ہے، اس کے سوا سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ کرنا چاہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔ وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں، وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے۔ (وہ اس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں) جس نے اللہ سے کہا تھا کہ "میں تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا، میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا، میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے، اور میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے"۔ اس شیطان کو جس نے اللہ کے بجائے ولی و سرپرست بنالیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔ (النساء۔116 تا119)

(نوٹ: مشرک یا کافر کبھی بھی بت کو پتھر سمجھ کر نہیں پوجتا بلکہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جس شخصیت کا بت سامنے ہے اس کی روح اس میں داخل ہے اور وہ روح اسے عبادت کرتے دیکھ کر خوش ہوتی ہے اور بھگوان سے اُس کی سفارش کرے گی۔ پھر شیطان اسی انداز اور ان خیالات کو نئی نئی شکلیں دے کر بڑھاتا رہتا ہے۔ ہمیں بھی اپنی زندگیوں پر نگاہ ڈال کر دیکھنا چاہیے کہ کہیں ہم بھی اسی قسم کے شرک میں مبتلا تو نہیں ہیں؟)

64۔ اے محمدؐ اُن سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔(الانعام۔151)

65۔ بھلائیوں کی طرف دوڑنے والے اور سبقت کر کے انہیں پا لینے والے تو درحقیقت وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ جو اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔۔(المؤمنون۔57-59)

66۔ انہوں نے (یہودیوں نے) اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے۔ اور اسی طرح مسیح ابن مریم کو بھی۔ حالانکہ ان کو ایک معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تھا، وہ جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، پاک ہے وہ ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کی روشنی کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں۔ مگر اللہ اپنی روشنی کو مکمل کئے بغیر ماننے والا نہیں ہے، خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پوری جنس دین پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ (التوبہ۔31 تا33)

(نوٹ: حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عکرمی بن حاتم جو پہلے عیسائی تھے نے اسلام لانے کے بعد اس آیت میں علماء اور درویشوں کو اللہ بنانے کے بارے میں رسول اکرمؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے کہا جو کچھ یہ لوگ حرام قرار دیتے ہیں اسے تم مان لیتے ہو اور جو کچھ یہ حلال قرار دیتے ہیں اسے تم حلال مان لیتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ تو ہم کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا پس یہی ان کو اللہ بنالینا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کی سند کے بغیر جو لوگ انسانی زندگی کے لئے جائز و ناجائز کی حدود مقرر کرتے ہیں وہ دراصل خدائی کے مقام پر بزعم خود متمکن ہوتے ہیں۔ اور جو ان کے اس حق شریعت سازی کو تسلیم کرتے ہیں وہ انہیں خدا بناتے ہیں۔ اللہ ہمیں ایسے لوگوں سے محفوظ رکھے۔)

67۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا برابر اور مدمقابل بناتے ہیں اور ان کے ایسے گرویدہ

ہیں جیسی اللہ کے ساتھ گرویدگی ہونی چاہیے۔ حالانکہ ایمان رکھنے والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں۔ کاش، جو کچھ عذاب کو سامنے دیکھ کر انہیں سوجھنے والا ہے وہ آج ہی ان ظالموں کو سوجھ جائے۔ کہ ساری طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ کے قبضے میں ہیں اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں بھی بہت سخت ہے۔ جب وہ سزا دے گا اس وقت کیفیت یہ ہوگی کہ وہی پیشوا اور رہنما، جن کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی، اپنے پیرووں سے لاتعلقی ظاہر کریں گے، مگر سزا پاکر رہیں گے اور ان کے سارے اسباب و وسائل کا سلسلہ کٹ جائے گا۔ اور وہ لوگ جو دنیا میں ان کی پیروی کرتے تھے، کہیں گے کہ کاش ہم کو پھر ایک بار موقع دیا جاتا تو جس طرح آج یہ ہم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں، ہم ان سے بیزار ہو کر دکھا دیتے۔ یوں اللہ ان لوگوں کے وہ اعمال جو یہ دنیا میں کر رہے ہیں ان کے سامنے اس طرح لائے گا کہ یہ حسرتوں اور پشیمانیوں کے ساتھ ہاتھ ملتے رہیں گے مگر آگ سے نکلنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے۔ (البقرہ۔165 تا167)

68۔ اگر کوئی اللہ کی بندگی کو اپنے لئے شرم کا کام سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب اللہ سب کو گھیر کر اپنے سامنے حاضر کرے گا۔ اس وقت وہ لوگ جنھوں نے ایمان لا کر نیک طرز عمل اختیار کیا ہے اپنے اجر پورے پورے پائیں گے۔ اور اللہ اپنے فضل سے ان کو مزید اجر عطا فرمائے گا۔ اور جن لوگوں نے بندگی کو شرم کا کام سمجھا اور تکبر کیا ہے ان کو اللہ دردناک سزا دے گا۔ اور اللہ کے سوا جن جن کی سرپرستی و مددگاری پر وہ بھروسہ رکھتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی وہ وہاں نہ پائیں گے۔ (النساء۔172 تا173)

69۔ یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع، اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ (اے محمدؐ) ان سے کہو " کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟" پاک ہے وہ اور بالاتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ (یونس 18)

(نوٹ: انسان کی ایک بنیادی کمزوری ہے کہ وہ کسی چیز کو اپنے سامنے دیکھ کر اور ہاتھ لگانے کے بعد اس سے مانگنے میں زیادہ تسکین محسوس کرتا ہے۔ خالی ہاتھ اٹھا کر مانگتے ہوئے اسے شک رہتا ہے معلوم نہیں کہ اللہ اس کی بات سن رہا ہے کہ نہیں۔ اسی لئے ظاہری علامتوں کے چکر میں پڑ جاتا ہے۔ اسلام کی بنیاد ہی ایمان بالغیب پر ہے اور ہمیں اس پر کاربند رہتے ہوئے اللہ سے از خود مانگنا چاہیے۔ شرک چونکہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں اس لئے جہاں ایک فیصد بھی شک ہو کہ ہمارا کوئی فعل شرک کے ضمن آ سکتا ہے، تو اسے ہمیں فوراً چھوڑ دینا چاہیے۔ اپنی عاقبت کا خیال کرتے ہوئے قرآن میں بار بار دیئے ہوئے حکم کے مطابق ہمیں اللہ سے ہی مانگنا چاہیے۔ کیونکہ یہ اللہ کا حکم ہے اور رسول اکرمؐ اور ان کے صحابہ کی سنت۔) دیکھیں نوٹ نمبر 66 اور 77 بھی

70۔ اور کہو " تعریف ہے اس خدا کے لئے جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا، نہ کوئی بادشاہی میں اس کا شریک ہے، اور نہ وہ عاجز ہے کہ کوئی اس کا مددگار ہو" اور اس کی بڑائی بیان کرو کمال درجے کی بڑائی۔ (بنی اسرائیل۔ 111)

71۔ تو کیا یہ لوگ جنھوں نے کفر اختیار کیا ہے یہ خیال رکھتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز بنا لیں؟ ہم نے ایسے کافروں کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ (الکھف۔102)

72۔ ہم نے انسانوں کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کریں۔ لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے (معبود) کو شریک ٹھہرائے جسے تو (میرے شریک کی حیثیت سے) نہیں جانتا تو ان کی

اطاعت نہ کر۔میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے۔پھر میں تم کو بتادوں گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔(العنکوب۔8)

73۔ جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنا لیئے ہیں ان کی مثال مکڑی جیسی ہے جو اپنا ایک گھر بناتی ہےاورسب گھروں سے زیادہ کمزور گھر مکڑی کا گھر ہی ہوتا ہے۔کاش یہ لوگ علم رکھتے۔یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر جس چیز کو بھی پکارتے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔اور وہی زبردست اور حکیم ہے۔یہ مثالیں ہم لوگوں کو سمجھانے کے لئے دیتے ہیں مگر ان کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں۔اللہ نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ہے۔درحقیقت اس میں ایک نشانی ہے اہل ایمان کے لئے۔(العنکبوت۔41 تا44)

74۔ انسان پر جب کوئی آفت آتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتا ہے۔پھر جب اسکا رب اسے اپنی نعمت سے نواز دیتا ہے۔تو وہ اس مصیبت کو بھول جاتا ہے جس پر وہ پہلے پکار رہا تھا اور دوسروں کو اللہ کے برابر ٹھہراتا ہے۔تاکہ اسکی راہ سے گمراہ کرے۔(اے نبیؐ) اس سے کہہ دو کہ تھوڑے دن اپنے کفر سے لطف اٹھالے،یقیناً تو دوزخ میں جانے والا ہے۔(الزمر۔8)

75۔ جن لوگوں نے اس کو(یعنی اللہ کو) چھوڑ کر اپنے کچھ دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں اللہ ہی ان پر نگران ہے۔تم ان کے حوالہ دار نہیں ہو۔(الشوریٰ۔6)

76۔ اس کو(یعنی اللہ کو) چھوڑ کر یہ لوگ جنہیں پکارتے ہیں وہ کسی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔اِلّا یہ کہ کوئی علم کی بنا پر حق کی شہادت دے۔(الزخرف۔86)

77۔ (اے محمدؐ) یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف برحق نازل کی ہے۔لہذا تم اللہ ہی کی بندگی کرو۔دین کو اسی کیلئے خالص کرتے ہوئے۔خبردار دین خالص اللہ کا حق ہے۔رہے وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (اور اپنے اس فعل کی توجیہ یہ کرتے ہیں کہ) ہم تو انکی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں۔اللہ یقیناً انکے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکرِ حق ہو۔ (الزمر2 تا3)

(نوٹ: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر لوگ بھی اللہ کو مانتے تھے مگر اللہ تک رسائی کے لئے انہوں نے چھوٹے خدا وسیلے کے لئے بنا رکھے تھے۔دنیا بھر کر مشرکین بمعہ ہمارے پڑوسی ہندو خالق صرف ایک ہستی کو مانتے ہیں اور اصل معبود اسی کو سمجھتے ہیں۔لیکن کہتے ہیں کہ اس کی بارگاہ بہت اونچی ہے جس تک ہماری رسائی نہیں ہوسکتی۔اس لئے ہم ان بزرگ ہستیوں کو ذریعہ بناتے ہیں تاکہ یہ ہماری دعائیں اور التجائیں اللہ تک پہنچا دیں۔یہ بت جو وہ پوجتے ہیں وہ کسی شخصیت کی شکل کا ہوتا ہے جو ان کی سوچ کے مطابق ان کی مشکل دور کرسکتا ہے۔اگر ہم ایسا کریں گے تو یہ شرک ہوگا۔)

78۔ (اللہ دوزخ والوں سے کہے گا) "یہ حالت جس میں تم مبتلا ہو اس وجہ سے ہے کہ جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم ماننے سے انکار کر دیتے تھے۔اور جب اس کے ساتھ دوسروں کو ملایا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے۔اب فیصلہ اللہ بزرگ وبرتر کے ہاتھ ہے"۔ (المومن۔12)

79۔ اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کی بھی خالق نہیں ہیں بلکہ خود مخلوق ہیں۔ مردہ ہیں نہ کہ زندہ۔ اوران کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھایا جائے گا۔ تمہارا اللہ بس ایک ہی اللہ ہے۔ مگر جولوگ آخرت کو نہیں مانتے ان کے دلوں میں انکار بس کر رہ گیا ہے اور وہ گھمنڈ میں پڑ گئے ہیں۔ اللہ یقیناً انکے سب کرتوت جانتا ہے چھپے ہوئے بھی اور کھلے ہوئے بھی۔ وہ ان لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا جو غرور نفس میں مبتلا ہوں۔ (النحل۔ 20 تا 23)

80۔ تم نے دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت پائی اور اسے کفران نعمت سے بدل ڈالا اور (اپنے ساتھ) اپنی قوم کو بھی ہلاکت کے گھر (جہنم) میں جھونک دیا۔ جس میں وہ جھلسے جائیں گے اور وہ بدترین جائے قرار ہے۔ اور اللہ کے مقابل تجویز کر لئے تا کہ وہ انہیں اللہ کے راستے سے بھٹکائیں۔ ان سے کہو اچھا مزے کرلو آخرکار تمہیں پلٹ کر جانا دوزخ ہی میں ہے۔ (ابراہیم۔ 28 تا 30)

81۔ کہو، میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا، سب کچھ اللہ رَب العالمین کیلئے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔ کہو، کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے؟ (الانعام۔ 162 تا 164)۔ اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 25,28,29 بھی

۵۔ اللہ نزدیک ہے/دیکھتا، سنتا ہے/دلوں کے راز جانتا ہے۔

82۔ اور اے نبیؐ! میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں، تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ لہذا انہیں چاہیے کہ میرے دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ یہ بات تم انہیں سنا دو، شائد کہ وہ راہ راست پالیں۔ (البقرہ۔ 186)

(نوٹ: اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ جب میرا کوئی بندہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار خود سنتا ہوں۔ میں اپنے ہر بندے سے قریب ہوں اور ان کی ہر بات مجھ تک پہنچتی ہے اور میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار اُسی سے مانگنے کی تاکید کی ہے۔ ہمارے لئے کوئی دوسرا دعا کرے تو وہ مفید ہے۔ جیسے ماں باپ کی دعا میں بہت اثر ہوتا ہے۔ رسول اکرمؐ نے نہ تو صحابہ سے کہا کہ ان کے مرنے کے بعد ان کے وسیلے سے اللہ سے مانگیں اور نہ ہی صحابہ نے ایسا کام کیا۔ کسی اور مرے ہوئے سے یا اس کے وسیلے سے مانگنا تو بہت دُور کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بار بار کہا ہے کہ شرک ایک ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں ہوگی باقی گناہ اللہ معاف کر دے گا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ جہاں معمولی سا بھی شک ہو کہ ہمارا یہ فعل شرک کی صفت میں آئے گا تو اسے چھوڑ دیں۔) (دیکھیں نوٹ آیت نمبر 62 بھی)

83۔ اپنے رب کو پکارو گڑ گڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔ اور اللہ ہی کو پکارو خوف کے ساتھ اور چاہت کے ساتھ۔ یقیناً اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں سے قریب ہے۔ (الاعراف۔ 55 تا 56)

84۔ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں ابھرنے والے وسوسوں تک کو ہم جانتے ہیں۔ ہم اس کی

رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہیں (اور ہمارے اس براہ راست علم کے علاوہ) دو کاتب اس کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہر چیز ثبت کر رہے ہیں۔ کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لئے ایک حاضر باش نگران موجود نہ ہو۔ (ق۔16 تا 18)

85۔ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو۔ جو کام بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھ رہا ہے۔ وہی زمین اور آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے اور تمام معاملات فیصلے کیلئے اسی کی طرف رجوع کیے جاتے ہیں۔ وہی رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور دلوں کے چھپے ہوئے راز تک جانتا ہے۔ (الحدید۔5 تا 6)

86۔ تم نے جو کچھ بھی خرچ کیا ہو اور جو نذر بھی مانی ہو، اللہ کو اس کا علم ہے۔ (البقرہ۔270)

87۔ اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔ (النساء۔17)

88۔ اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ (النساء۔58)

89۔ کہو میں اپنے رب کی طرف سے ایک دلیل روشن پر قائم ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے، اب میرے اختیار میں وہ چیز ہے نہیں جس کے لئے تم جلدی مچا رہے ہو، فیصلہ کا سارا اختیار اللہ کو ہے، وہی امر حق ہے اور وہی بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اگر کہیں وہ چیز میرے اختیار میں ہوتی جس کی تم جلدی مچا رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ (الانعام۔57 تا 58)

90۔ لوگو، تمہارا خدا تو بس ایک ہی اللہ ہے۔ جس کے سوا کوئی اور اللہ نہیں ہے، ہر چیز پر اس کا علم حاوی ہے۔ (طٰہٰ۔98)

91۔ وہ عالم الغیب ہے، اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، سوائے اس رسول کے جسے اس نے (غیب کا کوئی علم دینے کے لئے) پسند کر لیا ہو، تو اس کے آگے اور پیچھے وہ محافظ لگا دیتا ہے تا کہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے۔ اور وہ ان کے پورے ماحول کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ایک ایک چیز کو اُس نے گن رکھا ہے۔ (الجن۔26 تا 28)

92۔ یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکات چھپا سکتے ہیں مگر خدا سے نہیں چھپا سکتے، وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب کہ لوگ چھپ کر اُس کی مرضی کے خلاف مشورے کرتے ہیں۔ ان کے سارے اعمال پر اللہ محیط ہے۔ (النساء۔108)

93۔ تمہارا رب لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ (الانعام۔132)

94۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (التوبہ۔103)

95۔ تم میں سے کوئی شخص خواہ زور سے بات کرے یا آہستہ، اور کوئی رات کی تاریکی میں چھپا ہو یا دن کی روشنی میں چل رہا ہو اس کے لئے سب یکساں ہیں۔ ہر شخص کے آگے اور پیچھے اس کے مقرر کئے ہوئے نگران لگے ہوئے ہیں۔ جو اللہ کے حکم سے اس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔ (الرعد۔10 تا 11)

96۔ تم دنیا میں جرائم کرتے وقت جب چھپتے تھے تو تمہیں یہ خیال نہ تھا کہ کبھی تمہارے اپنے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کی کھالیں تم پر گواہی دیں گی۔ بلکہ تم نے تو یہ سمجھا تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو بھی خبر نہیں ہے۔ تمہارا یہی گمان جو تم نے اپنے رب کیساتھ کیا تھا، تمہیں لے ڈوبا اور اسی کی بدولت تم خسارے میں پڑ گئے۔(حٰم السجدہ۔22 تا23)

97۔ اللہ بڑا قدردان اور بردبار ہے۔ حاضر اور غائب کو جانتا ہے زبردست اور دانا ہے۔(التغابن۔17 تا18)

98۔ اللہ سے ڈرو، اللہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔ ۔۔۔۔اللہ سے ڈر کر کام کرتے رہو، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔(المائدہ۔8 -7)

99۔ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ ظالموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جانا چاہیے، اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔(الانعام۔58 تا59)

اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 152,140,122,120,115,79,60,48,45,33,30,21

۶۔اللہ اپنی مشیت پوری کرتا ہے۔

100۔ ہماری مخلوق میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق ہدایت اور حق ہی کے مطابق انصاف کرتا ہے۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے تو انہیں ہم بتدریج ایسے طریقہ سے تباہی کی طرف لے جائیں گے کہ انہیں خبر تک نہ ہوگی۔ میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں میری چال کا توڑ نہیں ہے۔(الاعراف۔181 تا183)

101۔ اللہ اپنا کام کر کے رہتا ہے مگر اکثر لوگ جانتے ہی نہیں ہیں۔(یوسف۔21)

102۔ (یوسفؑ نے کہا) واقعہ یہ ہے کہ میرا رب غیر محسوس تدبیروں سے اپنی مرضی پوری کرتا ہے۔ بے شک وہ علیم اور حکیم ہے۔(یوسف۔100)

103۔ پھر وہ خفیہ تدبیریں کرنے لگے۔ جواب میں اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور ایسی تدبیروں میں اللہ سب سے بڑھ کر ہے۔(اٰلِ عمران۔54)

۷۔اللہ کا قہر/لعنت/عذاب

104۔ اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں سے تو یہی زیادہ صحیح راستے پر ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کر دے پھر تم اس کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے۔ کیا حکومت میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ دوسروں کو ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دیتے۔ پھر کیا یہ دوسروں سے اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نواز دیا ہے؟(النساء۔51 تا54)

(نوٹ: ہمیں یہاں پر غور کرنا چاہیے کہ ہماری ایک عادت سی ہوگئی ہے کہ ہم اپنے عیبوں کو اچھالتے ہیں اور غیر مسلموں کی اچھائی میں رطب اللسان ہو جاتے ہیں۔ دنیا کی ہر بُرائی مسلمانوں یا اپنے معاشرے میں نکالتے ہیں اور اقوام غیر میں ہر اچھائی نظر آتی

ہے۔ ان کی زبان، لباس، طورواطوار، رہن سہن ہمیں ہر لحاظ سے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم خود اپنا آپ کو اور سننے والوں کو اسلام سے متنفر کرتے جاتے ہیں اور اپنے لئے اقوام غیر کی اندھی تقلید کا جواز پیدا کرتے ہیں۔)

105۔ پھر تم سب کو آخر کار میرے پاس آنا ہے۔ اُس وقت میں اُن باتوں کا فیصلہ کر دوں گا جن میں تمہارے درمیان اختلافات ہوئے ہیں۔ جن لوگوں نے کفر وانکار کی روش اختیار کی ہے انہیں دنیا اور آخرت دونوں میں سزا دوں گا۔ اور وہ کوئی مددگار نہیں پائیں گے۔ (آل عمران۔ 55 تا 56)

106۔ اگر بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقوی کی روش اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔ مگر انہوں نے تو جھٹلایا، لہذا ہم نے اس بُری کمائی کے حساب میں انہیں پکڑ لیا جو وہ سمیٹ رہے تھے۔ پھر کیا بستیوں کے لوگ اب اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ہماری گرفت کبھی اچانک ان پر رات کے وقت نہ آ جائیگی جبکہ وہ سوتے پڑے ہوں؟ یا انہیں اطمینان ہو گیا ہے کہ ہمارا مضبوط ہاتھ کبھی یکا یک ان پر دن کے وقت نہ پڑے گا جبکہ وہ کھیل رہے ہوں؟ کیا یہ لوگ اللہ کی چال سے بے خوف ہیں؟ حالانکہ اللہ کی چال سے وہی قوم بے خوف ہوتی ہے جو تباہ ہونے والی ہے۔ (الاعراف۔ 96 تا 99)

(نوٹ: یہاں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر انسان تقوی کی روش اختیار کرے تو وہ اس کے لئے برکتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ لیکن جو لوگ حرام کے پیچھے پڑ جاتے ہیں تو ان کے لئے حلال کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ پھر انہیں حرام ہی حرام ملتا ہے۔ جب قوم اسرائیل نے یوم سبت کی پابندی کو توڑا تو مچھلیاں اسی دن اچھل اچھل کر سامنے آتی تھیں اور وہ انکا شکار کرتے۔ باقی دنوں میں جب شکار حلال تھا ان دنوں مچھلیاں نظر ہی نہیں آتی تھیں۔)

107۔ رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے۔ اور اللہ نے اس کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ (النساء۔ 93)

108۔ جو کوئی راہ راست اختیار کرے اس کی راست روی اس کے اپنے ہی لئے مفید ہے۔ اور جو گمراہ ہو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کے لئے) ایک پیغام برنہ بھیج دیں۔ جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس میں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں، تب عذاب کا فیصلہ اس بستی پر چسپاں ہو جاتا ہے اور ہم اسے برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔ (بنی اسرائیل 15 تا 16)

109۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے؟ ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے اور گواہ شہادت دیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا تھا۔ سنو اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔ ان ظالموں پر جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں، اس کے راستے کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں۔ (ہود۔ 18 تا 19)

(نوٹ: اللہ پر جھوٹ گھڑنے کا مطلب ہے کہ اللہ کے روشن اور واضح احکام کے بعد اپنی طرف سے اختراعیں نکالنا۔ قرآنی احکام کو از خود پڑھ لینے کے بعد آپ خود دیکھیں گے کہ بہت سارے اختلافی مسائل کیلئے کوئی گنجائش سرے سے ہے ہی نہیں۔ مگر ان کے اوپر اس

کے باوجود بھی بہت سے لوگوں کا زورِ بیان اور زورِ خطابت چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے۔) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 32، 239

۸۔ اللہ ہدایت اور حکمت دیتا ہے۔

110۔ اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے۔ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت ملی اُسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی۔ ان باتوں سے صرف وہی لوگ سبق لیتے ہیں جو دانشمند ہیں۔ (البقرہ۔ 269 تا 268)

111۔ لوگوں کو ہدایت بخش دینے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔ ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ (البقرہ۔272)

۹۔ اللہ کی مدد اور رحمت

112۔ (یعقوبؑ نے کہا) اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اللہ کی رحمت سے تو بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔ (یوسف۔ 87)

113۔ کیا تیرے رب کی رحمت یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کی گزر بسر کے ذرائع تو ہم نے ان کے درمیان تقسیم کئے ہیں۔ (الزخرف۔ 32) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 23,21,15، 31,27، 32، 122

۱۰۔ اللہ اور رسول تمہیں زیادہ عزیز ہونے چاہئیں

114۔ اے نبی کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز واقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں۔ تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے۔ اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ (التوبہ۔24) اس کے علاوہ ملاحظہ کریں 12

۱۱۔ اللہ کی طرف سے معافی / درگزر / توبہ

115۔ اگر کوئی شخص بُرا فعل کر گزرے یا اپنے نفس پر ظلم کر جائے اور اس کے بعد اللہ سے درگزر کی درخواست کرے تو اللہ کو درگزر کرنے والا اور رحیم پائے گا۔ مگر جو بُرائی کما لے تو اس کی یہ کمائی اس کیلئے وبال ہوگی۔ اللہ کو سب باتوں کی خبر ہے اور وہ حکیم و دانا ہے۔ (النساء۔110 تا 111)

116۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کیلئے درگزر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویے کی طرف پلٹ آئیں۔ (بنی اسرائیل۔ 25)

117۔ مگر توبہ اُن لوگوں کے لئے نہیں ہے جو بُرے کام کئے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے۔ اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی۔ اور اسی طرح توبہ ان کے لئے بھی نہیں ہے

جو مرتے دم تک کافر رہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔(النساء۔18)

118۔ تم پر جو بھی مصیبت آئی ہے تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے آئی ہے۔ اور بہت سے قصوروں سے وہ ویسے ہی درگزر کر جاتا ہے۔ تم زمین میں اپنے اللہ کو عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔ اور اللہ کے مقابلے میں تم کوئی حامی و ناصر نہیں رکھتے۔ (الشوریٰ۔30 تا 31)

119۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری بُرائیاں تم سے دُور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن ہوگا جب اللہ اپنے نبیؐ کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہ کرے گا۔(التحریم۔8)

120۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی خیرات کو قبولیت عطاء فرماتا ہے۔ اور یہ کہ اللہ بہت معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔(التوبہ۔104)

121۔ یہ اُس کا رحم و کرم ہی ہے کہ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ بُرائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو۔ پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے۔ تو وہ اسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے۔(الانعام۔54)

اِس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 35,28,16,11,10

۱۲۔ اللہ کا سہارا پکڑیں/ بھروسہ کریں۔

122۔ دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے۔ اب جو طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں، اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں، ان کا حامی و مددگار اللہ ہے اور وہ ان کو تاریکیوں سے روشنی میں لاتا ہے۔ اور جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ان کے حامی و مددگار طاغوت ہیں اور وہ انہیں تاریکیوں کی طرف کھینچے لئے جاتے ہیں۔ یہ آگ میں جانے والے لوگ ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے۔

(البقرہ۔256 تا 257)

(نوٹ: طاغوت لُغت کے اعتبار سے ہر اس شخص کو کہا جائے گا جو اپنی جائز حد سے تجاوز کر گیا ہو۔ قرآن کی اصطلاح میں طاغوت سے مراد وہ بندہ ہے جو بندگی کی حد سے تجاوز کر کے خود آقائی و خدائی کا دم بھرے اور اللہ کے بندوں سے اپنی بندگی کرائے۔ ایک طاغوت شیطان بھی ہے، جو انسان کو نت نئی جھوٹی ترغیبات کا سدا بہار سبز باغ دکھاتا ہے۔ ایک طاغوت آدمی کا اپنا نفس ہے، جو اسے جذبات و خواہشات کا غلام بنا کر زندگی کے ٹیڑھے راستوں میں کھینچے کھینچے لئے پھرتا ہے۔ بے شمار طاغوت باہر کی دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بیوی، بچے، اعزہ و اقربا، برادری، خاندان، دوست، احباب، آشنا، سوسائٹی، قوم، پیشوا اور رہنما، حکومت اور حکام، یہ سب انسان سے اپنی اغراض کی بندگی کرواتے ہیں۔ اور بے شمار آقاؤں کا یہ غلام ساری زندگی اسی چکر میں پھنسا رہتا ہے کہ کس آقا کو خوش کرے اور کس کی ناراضگی سے بچے۔ اسی تگ و دو میں وہ اللہ کو بھول جاتا ہے) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 34

۱۳۔ نماز کا حکم / وضو / مسح کرنا

123۔ یہ اللہ کی کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ ہدایت ہے ان پرہیز گار لوگوں کے لئے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (البقرہ۔1 تا3)

124۔ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ لوگوں سے بھلی بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا۔ (البقرہ۔83)

125۔ اپنی نمازوں کی نگہداشت رکھو، خصوصا ایسی نماز کی جو محاسن صلوٰۃ کی جامع ہو۔ اللہ کے آگے اس طرح کھڑے رہو جیسے فرمانبردار غلام کھڑے ہوتے ہیں۔ بدامنی کی حالت میں خواہ پیدل ہو، خواہ سوار، جس طرح ممکن ہو نماز پڑھو، اور جب امن میسر آجائے تو اللہ کو اس طریقے سے یاد کرو جو اس نے تمہیں سکھا دیا ہے، جس سے پہلے تم ناواقف تھے۔ (البقرہ۔238 تا239)

126۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز اس وقت پڑھنی چاہیے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔ اور اسی طرح جنابت کی حالت میں بھی نماز کے قریب نہ جاؤ جب تک کہ غسل نہ کرو اِلّا یہ کہ راستہ سے گزرتے ہو*۔ اور اگر کبھی ایسا ہو کہ تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں سے لمس کیا ہو اور پھر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو۔ اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔ بے شک اللہ نرمی سے کام لینے والا اور بخشش فرمانے والا ہے۔ (النساء۔43)

(*) مطلب ہے کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا منع ہے۔ لیکن اگر راستہ مسجد کے اندر سے گزرتا ہو تو مسجد کے اندر سے گزر سکتے ہیں۔)

127۔ وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اُن کا اجر بیشک اُن کے رب کے پاس ہے۔ اور اُن کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔ (البقرہ۔277)

128۔ اور جب تم لوگ سفر کے لئے نکلو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر نماز میں اختصار کر دو۔ (خصوصا) جب کہ تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے، کیونکہ وہ کھلم کھلا تمہاری دشمنی پر تلے ہوئے ہیں۔ (النساء۔101)

(نوٹ: حدیث میں مستند روایت سے ثابت ہے کہ رسول اکرمؐ نے اسے اللہ کی طرف سے انعام کہا اور جنگ اور امن دونوں حالتوں میں سفر کے دوران کسر کی)۔

129۔ پھر جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو، اور جب اطمینان نصیب ہو جائے تو پوری نماز پڑھو۔ نماز درحقیقت ایسا فرض ہے جو پابندی وقت کے ساتھ اہل ایمان پر لازم کیا گیا ہے۔ (النساء۔103)

130۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم نماز کے لئے اٹھو تو چاہیئے کہ اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لو، سروں پر ہاتھ پھیر لو اور پاؤں ٹخنوں تک دھو لیا کرو۔ اگر جنابت کی حالت میں ہو تو نہا کر پاک ہو جاؤ۔ اگر بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی شخص رفع حاجت کر کے آئے یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو، اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو، بس اس پر ہاتھ مار کر اپنے منہ اور ہاتھوں پر پھیر لیا کرو۔ اللہ تم پر زندگی کو تنگ نہیں کرنا چاہتا مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں

پاک کرے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دے۔شاید کہ تم شکر گذار بنو!۔(المائدہ۔6 تا7)

131۔　　　کہو، میری نماز، میرے تمام مراسم عبودیت، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رَبُّ العالمین کیلئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔کہو، کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ وہی ہر چیز کا رب ہے؟ ہر شخص جو کچھ کماتا ہے اس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ (الانعام۔162 تا164)

132۔　　　پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کیلئے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں، جو ریا کاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں۔ (الماعون)

133۔　　　پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔لہذا جب تم فارغ ہو تو عبادت کی مشقت میں لگ جاؤ اور اپنے رب ہی کی طرف راغب ہو۔ (الم نشرح۔5 تا8)

134۔　　　اُن سے کہو "تم اپنے مال خواہ راضی خوشی خرچ کرو یا با کراہت، بہر حال وہ قبول نہ کئے جائیں گے۔ کیونکہ تم فاسق لوگ ہو" ان کے دیئے ہوئے مال قبول نہ ہونے کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ سے کفر کیا ہے، نماز کے لئے آتے ہیں تو کسمساتے ہوئے آتے ہیں اور راہ اللہ میں خرچ کرتے ہیں تو بادلِ ناخواستہ خرچ کرتے ہیں۔(التوبہ۔53 تا54)

135۔　　　اور دیکھو، نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرے پر، درحقیقت نیکیاں بُرائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کیلئے جو اللہ کو یاد رکھنے والے ہیں۔اور صبر کر، اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔ (ہود۔114 تا115)

136۔　　　اے نبیؐ میرے جو بندے ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں۔اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے (راہ خیر میں) خرچ کریں۔قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی۔(ابراہیم۔31)

137۔　　　نماز قائم کرو زوال آفتاب سے لے کر رات کے اندھیرے تک، اور فجر کے قرآن کو لازم کرو۔کیونکہ قرآن فجر حاضر کیا جاتا ہے۔اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لئے نفل ہے۔بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کر دے۔اور دعا کرو کہ "پروردگار، مجھ کو جہاں بھی تو لے جائے سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال، سچائی کے ساتھ نکال۔اور اپنی طرف سے ایک اقتدار کو میرا مددگار بنا دے"۔(بنی اسرائیل۔78 تا80)

138۔　　　اور اپنے رب کی حمد و ثناء کے ساتھ اس کی تسبیح کرو سورج نکلنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے۔اور رات کے اوقات میں بھی تسبیح کرو اور دن کے کناروں پر بھی، شائد کہ تم راضی ہو جاؤ۔اپنے اہل و عیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کیلئے ہے۔(طہٰ۔130 تا132)

(نوٹ: یہاں "شائد کہ تم راضی ہو جاؤ" کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ تم اپنی موجودہ حالت پر راضی ہو جاؤ اور دوسرا یہ کہ تم ذرا یہ کام کر کے دیکھو، اس کا نتیجہ وہ کچھ سامنے آئے گا جس سے تمہارا دل خوش ہو جائے گا۔)

139۔ اے نبیؐ ان سے کہو، اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر، جس نام سے پکارو اس کے لئے سب اچھے ہی نام ہیں۔ اور اپنی نماز نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ بہت پست آواز سے۔ ان دونوں کے درمیان اوسط درجے کا لہجہ اختیار کرو۔ (بنی اسرائیل۔110)

140۔ (اے نبیؐ) تلاوت کرو اس کتاب کی جو تمہاری طرف وحی کے ذریعے سے بھیجی گئی ہے۔ اور نماز قائم کرو یقیناً نماز فحش اور بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ اور اللہ کا ذکر اس سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے۔ اللہ جانتا ہے جو کچھ تم لوگ کرتے ہو۔ (العنکبوت۔45)

141۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب پکارا جائے نماز کیلئے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فرخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو۔ شائد کہ تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ (الجمعہ۔9 تا 10)

142۔ ہر متنفس اپنے کسب کے بدلے رہن ہے، دائیں بازو والوں کے سوا، جو جنتوں میں ہوں گے، وہاں وہ مجرموں سے پوچھیں گے "تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی" وہ کہیں گے "ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے، اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے۔ اور حق بات کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے۔ اور روزِ جزاء کو جھوٹ قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اس یقینی چیز سے سابقہ پیش آ گیا۔ اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔ (المدثر۔38 تا 48)

143۔ پس تسبیح کرو اللہ کی جبکہ تم شام کرتے ہو اور جب صبح کرتے ہو۔ آسمانوں اور زمین میں اسی کے لئے حمد ہے۔ اور (تسبیح کرو اس کی) تیسرے پہر اور جبکہ تم پر ظہر کا وقت آتا ہے۔ (الروم۔17 تا 18)

144۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی لدا ہوا نفس اپنا بوجھ اٹھانے کے لئے پکارے گا تو اس کے بار کا ادنیٰ حصہ بھی بٹانے کے لئے کوئی نہ آئے گا۔ چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ (اے نبیؐ) تم صرف انہی لوگوں کو متنبہ کر سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ جو شخص بھی پاکیزگی اختیار کرتا ہے اپنی ہی بھلائی کے لئے کرتا ہے، اور پلٹنا سب کو اللہ کی طرف ہے۔ (فاطر۔18)

145۔ پس جتنا قرآن بآسانی (رات کو) پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو۔ جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے۔ وہی زیادہ بہتر ہے۔ اس کا اجر بہت بڑا ہے۔ اللہ سے مغفرت مانگتے رہو، بے شک اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔ (المزمل۔20)

146۔ (اس کے نور کی طرف ہدایت پانے والے) ان گھروں میں پائے جاتے ہیں جنہیں بلند کرنے کا اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے اذن دیا ہے۔ ان میں سے ایسے لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ جنہیں تجارت

اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے اور اوقات نماز "و" ادائے زکوۃ سے غافل نہیں کر دیتی۔(النور۔36 تا37)

147۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں تو انہیں چھوڑ دو۔اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔(التوبہ۔5)

148۔ اپنے رب کا نام صبح وشام یاد کرو۔رات کو بھی اس کے حضور سجدہ ریز ہو اور رات کے طویل اوقات میں اس کی تسبیح کرتے رہو۔(الدھر۔25 تا 26) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 1,2,4,7,8، 2,14,15,17,18,22,24,26,27,229,30,34,38,40,47,52,81.

۱۴۔روزے

149۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے ماننے والوں پر فرض کئے گئے تھے۔اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔چند مقرر دنوں کے روزے ہیں اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو، یا سفر پر ہو، تو دوسرے دنوں میں اتنی تعداد پوری کرے۔اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے تو یہ اسی کے لئے بہتر ہے۔لیکن اگر تم سمجھو تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے کہ روزہ رکھو۔(البقرہ۔183 تا184)

(نوٹ: اگلی والی آیت کے آنے کے بعد فدیہ والی رعایت عام لوگوں کے لئے ختم ہوگئی ہے۔البتہ فدیہ اب صرف اسی صورت میں جائز ہے جب ضعیفی یا بیماری کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو اور دوبارہ تندرست ہونے کا امکان بھی نہ ہو۔)

150۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔لہذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے، اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا۔اس لئے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے۔اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔(البقرہ۔185)

روزوں کے بارے میں مزید احکام دیکھیں قرآن میں سورہ البقرہ 187 اور نمبر شمار 31 پر۔

۱۵۔چند قرآنی دعائیں:

151۔ تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام کائنات کا رب ہے، رحمان اور رحیم ہے۔روز جزاء کا مالک ہے۔ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا،

جو معتوب نہیں ہوئے، جو بھٹکے نہیں ہیں۔(سورۃ فاتحہ)

152۔ اللہ وہ زندہ جاوید ہستی، جو تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے۔اس کے سوا کوئی اللہ نہیں ہے۔وہ نہ سوتا ہے اور نہ اسے اونگھ لگتی ہے۔زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اسی کا ہے۔کون ہے جو اس کی جناب میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے؟ جو کچھ بندوں کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے، اس سے بھی وہ واقف ہے اور اس کی معلومات میں سے کوئی چیز اُن کی پہنچ میں نہیں آسکتی اِلّا یہ کہ کسی چیز کا علم وہ خود ہی ان کو دینا چاہیے۔اس کی حکومت آسمانوں اور زمین پر چھائی ہوئی ہے۔اور ان کی نگہبانی اس کے لئے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔بس وہی ایک بزرگ و برتر ذات ہے۔ (البقرہ 255۔آیت الکرسی)

153۔ اور دعا کرو کہ "پروردگار میں شیاطین کی اُکساہٹوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بلکہ اے میرے رب، میں تو اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں"۔(المؤمنون۔98)

154۔ کہو میں پناہ مانگتا ہوں صبح کے رب کی، ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔اور رات کی تاریکی کے شر سے جب کہ وہ چھا جائے۔اور گرہوں میں پھونکنے والوں (یا والیوں) کے شر سے، اور حاسد کے شر سے جب کہ وہ حسد کرے۔(الفلق)

155۔ اے ہمارے رب! بے شک ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔اور اگر آپ نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔(الاعراف۔23)

156۔ (اللہ) جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی فرماتا ہے۔جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔جو مجھے موت دے گا اور پھر دوبارہ مجھ کو زندگی بخشے گا۔اور جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ جزا میں وہ میری خطا معاف فرمادے گا۔(الشعراء۔78 تا 82)

157۔ کہو اے اللہ! ملک کے مالک، تو جسے چاہے حکومت دے اور جسے چاہے چھین لے۔ جسے چاہے عزت بخشے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے۔ بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔رات کو دن میں پرو یا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں۔جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو۔اور جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ (الِ عمران۔26 تا 27)

158۔ کہو میں پناہ مانگتا ہوں، انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ، انسانوں کے حقیقی معبود کی۔اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو بار بار پلٹ کر آتا ہے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے خواہ وہ جنوں میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔ (سورۃ الناس)

159۔ مالک ہم تجھی سے خطا بخشی کے طالب ہیں اور ہمیں تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔اللہ کسی متنفس پر اسکی طاقت سے بڑھ کر ذمہ داری کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے اس کا پھل اسی کے لئے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے، اس کا وبال اسی پر ہے۔ایمان لانے والو! (تم یوں دعا کیا کرو) اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو

جائیں، ان پر گرفت نہ کر۔ مالک! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ پروردگار! جس بار کو اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں ہے وہ ہم پر نہ رکھ۔ ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے درگزر فرما، ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولا ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد کر۔(البقرہ۔285 تا286)

(نوٹ: البقرہ کی ان آخری آئتوں میں دی ہوئی اس مفصل دعا کے متعلق رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ سراپا رحمت ہیں اور اللہ کے تقرب کا خاص وسیلہ ہیں۔اور یہ بڑی جامع دعا ہے۔)اس کے علاوہ ملاحظہ ہونمبر شمار 5 ,7 ,28 ,137,131

۱۶۔فجر، تہجد اور رات کی عبادت افضل ہے۔

160۔ درحقیقت رات کا اٹھنا نفس پر قابو پانے کیلئے بہت کارگر اور قرآن ٹھیک پڑھنے کیلئے زیادہ موزوں ہے۔ دن کے اوقات میں تو تمہارے لئے بہت مصروفیات ہیں۔اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔ وہ مشرق اور مغرب کا مالک ہے۔اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے لہذا اسی کو اپنا وکیل بنالو۔اور جو باتیں لوگ بنا رہے ہیں ان پر صبر کرو، اور شرافت کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ۔ (المزمل۔6 تا10) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 7 ,28 ,35 ,39 ,148,135

۱۷۔رسولؐ کا کام / رسولؐ کی شان

161۔ رسولؐ اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسولؐ کے ماننے والے ہیں، انہوں نے اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول ہے کہ "ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے، ہم نے حکم سنا اور اطاعت قبول کی۔(البقرہ۔285)

162۔ محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں۔ان سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں، پھر کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم لوگ الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ یاد رکھو! جو الٹا پھرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا، البتہ جو اللہ کے شکر گزار بندے بن کر رہیں گے انہیں وہ اس کی جزا دے گا۔کوئی ذی روح اللہ کے اذن کے بغیر نہیں مر سکتا۔ موت کا وقت تو لکھا ہوا ہے۔جو شخص ثواب دنیا کے ارادہ سے کام کرے گا اس کو ہم دنیا ہی میں سے دیں گے۔اور جو ثواب آخرت کے ارادہ سے کام کرے گا وہ آخرت کا ثواب پائے گا۔اور شکر کرنے والوں کو ہم ان کی جزاء ضرور عطا کریں گے۔(الِ عمران۔144 تا145)

163۔ (اے محمدؐ) ان سے کہو "میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں، اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل ہوتی ہے"۔پھر ان سے پوچھو کیا اندھا اور آنکھوں والا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا خود تم غور نہیں کرتے؟ (الانعام۔50)

164۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات مانو اور باز آجاؤ۔لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ ہمارے رسولؐ پر

بس صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی۔(المائدہ۔92)

165۔ (اے محمدؐ)، یہ کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔تاکہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لاؤ،ان کے رب کی توفیق سے،اس خدا کے راستے پر جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے اور زمین اور آسمانوں کی ساری موجودات کا مالک ہے۔(ابراہیم۔1 تا2)

166۔ (اے محمد)، ہم نے تم سے پہلے بھی جب کبھی رسول بھیجے ہیں آدمی ہی بھیجے ہیں۔جن کی طرف اپنے پیغامات وحی کیا کرتے تھے۔اہلِ ذکر سے پوچھ لو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے۔پچھلے رسولوں کو بھی ہم نے روشن نشانیاں اور کتابیں دے کر بھیجا تھا،اور اب یہ ذکر تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس تعلیم کی تشریح و توضیح کرتے جاؤ جو ان کیلئے اتاری گئی ہیں۔اور تاکہ لوگ (خود بھی) غور و فکر کریں۔(النحل۔43 تا44)

167۔ ان سے کہو "پاک ہے میرا پروردگار،کیا میں ایک پیغام لانے والے انسان کے سوا اور بھی کچھ ہوں؟" لوگوں کے سامنے جب کبھی ہدایت آئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کسی چیز نے نہیں روکا مگر ان کے اِس قول نے کہ "کیا اللہ نے بشر کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا ہے؟" ان سے کہو اگر زمین پر فرشتے اطمینان سے چل پھر رہے ہوتے تو ہم ضرور آسمان سے کسی فرشتے ہی کو ان کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجتے۔ان سے (اے محمدؐ) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان بس ایک اللہ کی گواہی کافی ہے۔وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور سب کچھ دیکھ رہا ہے۔(بنی اسرائیل۔93 تا96)

168۔ اے نبیؐ ان سے کہو میں تو ایک بشر ہوں تم جیسا۔مجھے وحی کے ذریعے بتایا جاتا ہے کہ تمہارا خدا تو بس ایک ہی خدا ہے۔لہٰذا تم سیدھے اسی کا رخ اختیار کرو اور اس سے معافی چاہو۔تباہی ہے ان مشرکوں کیلئے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے منکر ہیں۔رہے وہ لوگ جنہوں نے مان لیا اور نیک اعمال کئے ان کے لئے یقیناً ایسا اجر ہے جسکا سلسلہ کبھی ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ (حٰمٓ السجدہ۔6 تا8)

169۔ ان سے کہو "میں کوئی نرالا رسولؐ تو نہیں ہوں۔میں نہیں جانتا کہ کل تمہارے ساتھ کیا ہونا ہے اور میرے ساتھ کیا۔میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے۔اور میں ایک صاف صاف خبردار کر دینے والے کے سوا اور کچھ نہیں"۔(الاحقاف۔9)

170۔ اے محمدؐ ان سے کہو کہ "میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔اللہ ہی جو کچھ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے۔اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں بہت سے فائدے اپنے لئے حاصل کر لیتا اور مجھے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچتا۔میں تو محض ایک خبردار کرنیوالا اور خوشخبری سنانے والا ہوں۔ان لوگوں کے لئے جو میری بات مانیں"۔

(الاعراف۔188)

171۔ اے نبیؐ کہو "میں تم لوگوں کے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا'' کہو'' مجھے اللہ کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکتا اور نہ میں اس کے سوا کوئی جائے پناہ پا سکتا ہوں۔میرا کام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ کی بات اور اس کے پیغامات پہنچا دوں۔اب جو بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات نہ مانے گا اس کے لئے جہنم کی آگ ہے اور

ایسے لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے "۔(الجن۔22 تا23) اس کے علاوہ دیکھیں 89 ,178 اور آیات نمبر 53 تا61

۱۸۔قرآن پڑھنا/غور کرنا/بطور نصیحت وہدایت /آداب

172۔ اور ہم نے خاص اپنے ہاں سے تم کو ایک "ذکر" (درس نصیحت یعنی قرآن) عطا کیا ہے۔ جو کوئی اس سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز سخت بارِ گناہ اٹھائے گا، اور ایسے لوگ ہمیشہ اس کے وبال میں گرفتار رہیں گے۔ اور قیامت کے دن ان کے لئے (اس جرم کی ذمہ داری کا بوجھ) بڑا تکلیف دہ ہوگا۔(طٰہٰ۔99 تا101)

173۔ پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں تاروں کے مواقع کی، اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے، کہ یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے۔ ایک محفوظ کتاب میں ثبت، جسے مطہرین کے سوا کوئی چھو نہیں سکتا۔ یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ پھر کیا اس کلام کے ساتھ بے اعتنائی برتتے ہو۔ اور اس نعمت میں اپنے حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے ہو۔ (الواقع۔75 تا82)

(نوٹ: بغیر وضو کے قرآن پاک یا اس کے کسی حصے کا ہاتھ لگانا منع ہے۔ بچوں کو تعلیم دینے کیلئے البتہ بچوں پر یہ ممانعت نہیں۔ قرآن جس میں اردو کا ترجمہ ہو یا تفسیر کی کتابوں پر یہ حکم لاگو نہیں ہوتا۔ ہم نے اس کتاب میں عربی نہیں لکھی تا کہ ہم اسے بطور کتاب پڑھ کر ہدایت حاصل کر سکیں، مگر آیتوں کے نمبر لکھ دیئے ہیں۔ آپ ان آیات کو از خود پڑھ لیں اور دیگر ترجمے بھی دیکھ لیں۔)

174۔ لوگو، تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے (یعنی قرآن) جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کیلئے رہنمائی اور رحمت ہے۔ اے نبیؐ کہو کہ "یہ اللہ کا فضل اور اسکی مہربانی ہے کہ یہ چیز اس نے بھیجی، اس پر تو لوگوں کو خوشی منانی چاہیئے، یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ سمیٹ رہے ہیں۔" (یونس۔57 تا58)

175۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ جو لوگ اسے مان کر بھلے کام کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کیلئے بڑا اجر ہے۔ اور جو لوگ آخرت کو نہ مانیں انہیں خبر دیتا ہے کہ ان کیلئے ہم نے دردناک عذاب مقرر کر رکھا ہے۔ انسان شر اس طرح مانگتا ہے جس طرح خیر مانگنی چاہیئے۔ انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔ (بنی اسرائیل۔9 تا11)

176۔ یہ ایک بڑی برکت والی کتاب ہے جو (اے محمدؐ) ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل اور فکر رکھنے والے اس سے سبق لیں۔(ص۔29)

(نوٹ: یہ بات قرآن پاک میں جگہ جگہ بتائی گئی ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھیں اور اس سے ہدایت اور سبق حاصل کریں، غور کریں، فکر کریں مگر ہم نے قرآن کو خوبصورت غلافوں میں بند کر کے اس کی عزت تو کی مگر ہدایت حاصل نہیں کی۔ میری یہ کوشش اسی سلسلے میں ہے کہ ہم خود پڑھیں اور سمجھیں اور اپنی زندگیاں اللہ کے احکام اور رضا کے مطابق گزاریں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین)

177۔ اے نبیؐ ہم نے اس کتاب کو تمہاری زبان میں سہل بنا دیا ہے تا کہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔(الدخان۔59)

(نوٹ: یہاں اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ قرآن کا مقصد لوگوں کو نصیحت دینا ہے اور یہ رسول اکرمؐ پر عربی میں اس لئے اترا

کیونکہ اس علاقے کی زبان عربی تھی۔ تاکہ لوگ اس سے پڑھ کر سمجھ سکیں۔ اب اگر ہمارے 95 فیصد لوگ اس ملک میں عربی نہیں جانتے اور ویسے بھی ۷۰ فیصد لوگ ناخوانداہ ہیں تو ان کو سمجھانے اور اللہ کی نصیحت اور احکام ان تک پہنچانے کا کام ترجموں سے لیا جا سکتا ہے۔ یہ کتاب اسی سمت میں ایک کوشش ہے۔ جو لوگ عربی سیکھ لیں تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے۔)

178۔ کہو یہ (قرآن) فرمان ہے جس کی آئتیں پختہ اور مفصل ارشاد ہوئی ہیں، ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے، کہ تم بندگی کرو صرف اللہ کی۔ میں اس کی طرف سے تم کو خبردار کرنے والا ہوں اور بشارت دینے والا بھی۔ (ھود۔1 تا 2)

179۔ پھر اے محمدؐ! ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی جو حق لے کر آئی ہے۔ اور الکتاب میں سے جو کچھ اس کے آگے موجود ہے۔ اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس کی محافظ اور نگہبان ہے۔ لہذا تم اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرو۔ اور جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس سے منہ موڑ کر ان کی خواہشات کی پیروی نہ کرو۔ (المائدہ۔48) اس کے علاوہ دیکھیں 14, 17, 23, 145, 165, 166

۱۹۔ انشاءاللہ / ماشاءاللہ / اسلام علیکم کہنا

180۔ کسی چیز کے بارے میں کبھی یہ نہ کہا کرو کہ میں کل یہ کام کر دوں گا۔ (تم کچھ نہیں کر سکتے) اِلّا یہ کہ اللہ چاہے۔ اگر بھولے سے ایسی بات زبان سے نکل جائے تو فوراً اپنے رب کی یاد کرو اور کہو۔ "امید ہے کہ میرا رب اس معاملے میں ہدایت سے قریب تر بات کی طرف میری رہنمائی فرما دے گا۔" (الکھف۔23 تا 24)

(نوٹ: اس کا مطلب ہے کہ کسی کام کو کرنے کا ارادہ کریں تو کہیں انشاءاللہ میں ایسا کروں گا۔)

181۔ اور جب تو اپنی جنت (اپنے لگائے ہوئے خوبصورت باغ) میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت تیری زبان سے یہ کیوں نہ نکلا کہ "ماشاءاللہ، لاقوّتَ اِلّا بِاللہ؟" (الکھف۔39)

182۔ جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو "تم پر سلامتی ہے (اسلام علیکم)۔ تمہارے رب نے رحم و کرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ (الانعام۔54)

۲۰۔ آسائشیں / بدلہ / عزت اللہ دیتا ہے / مصیبتوں سے بھی اللہ نکالتا ہے

183۔ اگر اللہ تجھے کسی مصیبت میں ڈالے تو خود اس کے سوا کوئی نہیں جو اس مصیبت کو ٹال دے۔ اور اگر وہ تیرے حق میں کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اُس کے فضل کو پھیرنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے اور وہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (یونس۔107)

184۔ اے نبیؐ! ایمان لانے والوں سے کہہ دو کہ جو لوگ اللہ کی طرف سے بُرے دن آنے کا کوئی اندیشہ نہیں رکھتے ان کی حرکتوں پر درگزر سے کام لیں تاکہ اللہ خود ایک گروہ کو اس کی کمائی کا بدلہ دے۔ جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی لئے کرے گا اور جو بُرائی کرے گا وہ آپ ہی اس کا خمیازہ بھگتے گا۔ پھر جانا تو سب کو اپنے رب ہی کی طرف ہے۔

(الجاثیہ۔14 تا15)

185۔ اگر اللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہیں اس نقصان سے بچا سکے، اور اگر وہ تمہیں کسی بھلائی سے بہرہ مند کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ اپنے بندوں پر کامل اختیارات رکھتا ہے اور دانا اور باخبر ہے۔(الانعام۔18 تا19)

186۔ اُن سے کہو ہمیں ہرگز کوئی (بُرائی یا بھلائی) نہیں پہنچتی مگر وہ جو اللہ نے ہمارے لئے رکھ دی ہے۔ اللہ ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ اور اہلِ ایمان کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔(التوبہ۔51)

187۔ اے نبیؐ اُن سے کہو، اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہارے لئے کچھ بھی نفع بخش نہ ہوگا۔ اس کے بعد زندگی کے مزے لوٹنے کا تھوڑا ہی موقع تمہیں مل سکے گا۔ اُن سے کہو! کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچا سکتا ہے اگر وہ نقصان پہنچانا چاہے؟ اور کون اس کی رحمت کو روک سکتا ہے۔ اگر وہ تم پر مہربانی کرنا چاہے؟ اللہ کے مقابلے میں تو یہ لوگ کوئی حامی و مددگار نہیں پا سکتے ہیں۔(الاحزاب۔16 تا17)

188۔ (اور وہ نیک اعمال اس لئے کرتے ہیں) تاکہ اللہ ان کے بہترین اعمال کے جزاء ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے نوازے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔(النور۔38)

189۔ اللہ جس رحمت کا دروازہ بھی لوگوں کیلئے کھول دے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ اور جسے وہ بند کر دے اسے اللہ کے بعد پھر کوئی دوسرا کھولنے والا نہیں۔ وہ زبردست اور حکیم ہے۔(فاطر۔2)

190۔ جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا اس کیلئے دس گنا اجر ہے۔ اور جو بدی لے کر آئے گا اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے قصور کیا ہے۔ اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا۔(الانعام۔160) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 157,122,60,32,21,5,

۲۱۔ بڑے گناہوں سے پرہیز/خداترسی/بھلائیوں/توبہ سے چھوٹے گناہ معاف

191۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو تمہاری چھوٹی موٹی بُرائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ختم کر دیں گے۔ اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے۔(النساء۔31)

192۔ اے ایمان لانے والو! اگر تم خداترسی اختیار کرو گے تو اللہ تمہارے لئے کسوٹی بہم پہنچا دے گا اور تمہاری برائیوں کو تم سے دُور کرے گا۔ اور تمہارے قصور معاف کرے گا۔ اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔(الانفال۔29)

193۔ ایسے لوگوں (توبہ کرنے والوں) کی بُرائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔ اور وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔(الفرقان۔70 تا71) اس کے علاوہ دیکھیں۔ 8,10,28,37,45,52,119,135,207

۲۲۔ جن وانس عبادت کیلئے پیدا کیئے۔

194۔ میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کیلئے پیدا نہیں کیا ہے کہ وہ میرے بندگی کریں۔ میں ان

سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تو خود ہی رازق ہے بڑی قوت والا اور زبردست۔
(الذریت۔ 56 تا 58)

۲۳۔ مصیبتیں / آسائشیں پہلے سے لکھی ہیں۔

195۔ کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب میں لکھ نہ رکھا ہو۔ ایسا کرنا اللہ کیلئے بہت آسان کام ہے۔ (یہ سب کچھ اس لئے ہے) تاکہ جو کچھ بھی نقصان تمہیں ہو اس پر تم دل شکستہ نہ ہو۔ اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھُول نہ جاؤ۔
(الحدید۔ 22 تا 23)

۲۴۔ نیت پر گرفت ہوگی۔

196۔ نادانستہ جو بات تم کہو اس کے لئے تم پر کوئی گرفت نہیں ہے لیکن اس بات پر ضرور گرفت ہے جس کا تم دل سے ارادہ کرو۔ اللہ درگزر کرنے والا رحیم ہے۔ (الاحزاب۔ 5)

۲۵۔ نشانیاں۔

197۔ زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کیلئے، اور خود تمہارے اپنے وجود میں ہیں کیا تمہیں سوجھتا نہیں؟ (الذریت۔ 20 تا 21) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 14

۲۶۔ احسان کرنا / نیک اعمال / خدا ترسی / اچھا سلوک۔

198۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (البقرہ۔ 195)

199۔ اور تم سب اللہ کی بندگی کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو، قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اور پڑوسی رشتہ دار سے، اجنبی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھ، اور مسافر سے اور ان لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں، احسان کا معاملہ رکھو۔ یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے خیال میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔ (النساء۔ 36)

200۔ نفس تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے اس طرزِ عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔ (النساء۔ 128)

201۔ اللہ عدل، احسان اور عزیزوں اور رشتہ داروں سے اچھے سلوک (صلہ رحمی) کا حکم دیتا ہے۔ (النحل۔ 90)

202۔ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو احسان کی روش رکھتے ہیں۔ (المائدہ۔ 13)

203۔ احسان نہ کرو زیادہ حاصل کرنے کیلئے اور اپنے رب کی خاطر صبر کرو۔ (المدثر۔ 6 تا 7)

204۔ اور جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر۔ اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔ احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔ اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر، اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔ (القصص۔ 77)

205۔ اگر تم ظاہر و باطن میں بھلائی ہی کیئے جاؤ یا کم از کم بُرائی سے درگذر کرو تو اللہ کی صفت بھی یہی ہے کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ حالانکہ سزا دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (النساء۔ 149)

206۔ یہ مال اور یہ اولاد محض دنیاوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہے۔ اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں۔ اور انہیں سے اچھی امیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں۔ (الکھف۔ 46)

207۔ درحقیقت نیکیاں بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ یہ ایک یاددہانی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ کو یاد رکھنے والے ہیں۔ اور صبر کر، اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔ (ھود۔ 114 تا 115)

208۔ آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو، تمہارے اعمال کو اللہ دیکھ رہا ہے۔ (البقرہ۔ 237)

209۔ بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ آخر کار تم سب کو اللہ کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتا دے گا جس میں تم اختلافات کرتے رہے ہو۔ (المائدہ۔ 48)

210۔ مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا اور جب وہ اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اُس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اُکساتے، اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو، اور مال کی محبت میں بُری طرح گرفتار ہو۔ (الفجر۔ 15 تا 20)

211۔ جو لوگ ایمان لے آئے اور نیک عمل کرنے لگے۔ انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہ ہوگی۔ بشرطیکہ وہ آئندہ ان چیزوں سے بچے رہیں جو حرام کی گئی ہیں اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اچھے کام کریں۔ پھر جس جس چیز سے روکا جائے اس سے رکیں اور جو فرمان الٰہی ہو اسے مانیں، پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھیں۔ اللہ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ (المائدہ۔ 93)

212۔ تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (خدا کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس سے بے خبر نہ ہوگا۔ (ال عمران 92)

213۔ آخر ان لوگوں پر کیا آفت آ جاتی اگر یہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے۔ اگر یہ ایسا کرتے تو اللہ سے ان کی نیکی کا حال چھپا نہ رہ جاتا۔ اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔ اگر کوئی ایک نیکی کرے تو اللہ اسے دوچند کرتا ہے اور پھر اپنی طرف سے بڑا اجر عطا فرماتا ہے۔ (النساء۔ 39 تا 40)

214۔ اُس روز لوگ متفرق حالت میں پلٹیں گے تا کہ ان کے اعمال ان کو دکھائے جائیں۔ پھر جس نے ذرہ

برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔(الزلزال۔6 تا8)

215۔ ہم اپنی رحمت سے جس کو چاہتے ہیں نوازتے ہیں، نیک لوگوں کا اجر ہمارے ہاں مارا نہیں جاتا۔اور آخرت کا اجر ان لوگوں کیلئے زیادہ بہتر ہے جو ایمان لے آئے اور خدا ترسی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ (یوسف۔56 تا57)

اسکے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 1,3,6,10,16,18,19,22,23,25,28,33,34,38,41,45,46,192

اِس کے علاوہ سلوک کے باب میں تفصیل دیکھیں لوگوں سے میل جول اور تعلقات کے بارے میں احکامات۔

۲۷۔امانت کا پاس کرنا۔

216۔ اگر تم سے کوئی شخص دوسرے پر بھروسہ کر کے ان کے ساتھ کوئی معاملہ کرے،تو جس پر بھروسہ کیا گیا ہے، اسے چاہیے کہ امانت ادا کرے اور اللہ اپنے رب سے ڈرے۔اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ جو شہادت چھپاتا ہے اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے۔اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔(البقرہ۔283)

217۔ یاد کرو جبکہ شعیبؑ نے ان سے کہا تھا ۔۔۔۔۔۔ پیمانے ٹھیک بھرو اور کسی کو گھاٹا نہ دو۔صحیح ترازو سے تولو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔(الشعراء۔177 تا183)

218۔ مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کرو۔(النساء۔58)

اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 24, 38, 57

۲۸۔تبلیغ دین/ ہدایت اور نصیحت

219۔ اور یہ کچھ ضروری نہ تھا کہ اہلِ ایمان سارے کے سارے ہی نکل کھڑے ہوتے۔مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے کچھ لوگ نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے۔اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تا کہ وہ (غیر مسلمانہ روش سے) پرہیز کرتے۔(التوبہ۔122)

(نوٹ: دین کی راہ میں لوگ جس طرح بھی کوشش کریں ہمیں ان کی حوصلہ افزائی اور مدد کرنی چاہیے۔ جو بھی نیکی، بھلائی، دیانت اور دین کی طرف بلا رہا ہو تو اسکی مخالفت کے بجائے اس کی مدد کرنا اور حوصلہ بڑھانا بھی ثواب کا کام ہے۔ہاں اگر دین کی آڑ میں کوئی تنگ نظری اور فرقہ پرستی کی ترغیب دیتا ہو۔دوسرے مسلمانوں کو بُرا بھلا کہتا ہو،قتل و غارت،خون خرابے پر ابھارتا ہو تو وہ دین حق سے دور ہو رہا ہے اس کی مدد کرنا جائز نہیں۔)

220۔ اے نبیؐ اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ۔اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔(النحل۔125)

(نوٹ: اللہ تعالی نے فرمایا کہ میرے طرف لوگوں کو بلاؤ تو بہترین طریقے سے۔ایک دوسرے کیلئے یا اپنے سے معمولی عقیدہ کے اختلاف رکھنے والوں کیلئے غلط الفاظ استعمال کرنا، بُرا بھلا کہنا، کسی طور پر اللہ کو پسند نہیں آئے گا۔اللہ تعالی بہتر جانتا ہے کہ کون بھٹکا ہوا ہے اور کون سیدھے راستے پر۔ یہ کام ہمارا نہیں کہ از خود لوگوں کے بارے میں فتوی دینے لگیں۔اور اس پر مزید یہ کہ ہم دین کے نام پر قتل و غارت

شروع کر دیں۔ اللہ تعالی نے اپنے نبیؐ سے کہا ہے کہ تمہارا کام حق بات پہنچانا ہے۔ اس سے زیادہ نبیؐ کا کام نہیں کہ لوگوں پر دین مسلط کرے چہ جائیکہ آج کے مسلمان آپس میں ایک دوسرے پر حاوی ہونے کی کوشش کریں اور قتل و غارت کا بازار گرم کر دیں۔)

221۔ تم میں کچھ لوگ ایسے ضرور ہی رہنے چاہئیں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں اور بُرائیوں سے روکتے رہیں۔ جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے۔ کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے۔ (الِ عمران۔ 104 تا 105)

222۔ اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لئے میدان میں لایا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (الِ عمران۔ 110)

223۔ ان اہل کتاب کو وہ عہد بھی یاد دلاؤ جو اللہ نے ان سے لیا تھا۔ کہ تمہیں کتاب کی تعلیمات کو لوگوں میں پھیلانا ہوگا، انہیں پوشیدہ رکھنا نہیں ہوگا۔ مگر انہوں نے کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اسے بیچ ڈالا۔ کتنا بُرا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ (الِ عمران۔ 187)

224۔ چھوڑو ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے۔ اور جنہیں دنیا کی زندگی فریب میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ ہاں مگر یہ قرآن سنا کر نصیحت اور تنبیہ کرتے رہو کہ کہیں کوئی شخص اپنے کئے کرتوتوں کے وبال میں گرفتار نہ ہو جائے۔ اور گرفتار بھی اس حال میں ہو کہ اللہ سے بچانے والا کوئی حامی و مددگار اور کوئی سفارشی اس کے لئے نہ ہو۔ (الانعام۔ 70)

(نوٹ: آج کل دین کا مذاق اڑانے کے مختلف طریقے نکل آئے ہیں۔ مثلاً عالموں پر تنقید، ان کا مذاق اڑانا، لطیفے گھڑنا، داڑھی کے متعلق باتیں بنانا وغیرہ۔ جہاں کم علم، کم فہم لوگوں کے بارے میں ہمیں اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کا حق ہے۔ وہاں دین کے کام میں لگے ہوئے لوگوں کا ہمیں مذاق نہیں اڑانا چاہیے۔ کیونکہ اس سے مجموعی طور پر دین کے مذاق کا پہلو نکلتا ہے۔ بعد میں انسان کو ہر عالم، محقق اور دین کا مذاق و تمسخر اڑانے کی عادت پڑ جاتی ہے۔) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 19

۲۹۔ نیکی کا حکم دیں / خدا ترسی میں تعاون کریں

225 ۔ جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو۔ اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں سے کسی سے تعاون نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو۔ اس کی سزا بہت سخت ہے۔ (المائدہ۔ 2)

226۔ اور دونوں نمایاں راستے اسے (نہیں) دکھا دیئے؟ مگر اس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہ کی اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟ کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔ پھر (اس کے ساتھ یہ کہ) آدمی ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر اور (اللہ کی مخلوق پر) رحم کی تلقین کی۔ (البلد 10 تا 17) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 27, 30, 33, 41

۳۰۔ کن لوگوں سے دوستی کرنی چاہیے۔

227۔　اور اپنے دل کو ان لوگوں کی معیت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلب گار بن کر صبح وشام اسے پکارتے ہیں اور ان سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو۔ کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو۔ جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہشِ نفس کی پیروی اختیار کر لی ہے اور جس کا طریقہ کار افراط وتفریط (☆) پر مبنی ہے۔ صاف کہہ دو کہ یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے اب جس کا جی چاہے مان لے اور جس کا جی چاہے انکار کر دے۔ (الکھف۔ 28 تا 29)

اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 12, 13, 18　(☆) افراط وتفریط کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جو حق کو پیچھے چھوڑ کر اخلاقی حدود کو توڑ کر بے لگام ہو جائے۔ دیکھیں نوٹ باب نمبر 2 آیت نمبر 42

۳۱۔ انصاف کرنا، عدل کرنا، سچی گواھی

228۔　اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اِنصاف کے علمبردار اور اللہ واسطے کے گواہ بنو، اگر چہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہی۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے۔ لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو، اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔ (النساء۔ 135)

229۔　اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والوں سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔ پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو۔ اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو۔ امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ (الحجرات۔ 9 تا 10)

(نوٹ:　اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہمیں لوگوں کے درمیان صلح وصفائی کروانی چاہیئے۔ نفرتیں ختم کریں، بھائی چارے، دوستی اور امن کو فروغ دیں۔ ہمیں چاہیئے کہ عداوتیں، رنجشیں اور جھگڑے بڑھانے میں کوئی حصہ نہ لیں۔ اس میں دین اور دنیا دونوں کے فائدے ہیں۔)

230۔　اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو، اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے۔ (النساء۔ 58)

231۔　اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (الممتحنہ۔ 8)

(نوٹ:　یہاں پر اللہ تعالیٰ نے غیر مسلم افراد سے نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرنے کی تاکید کی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شامل نہ ہوئے ہوں۔ ایسے غیر مسلموں کے ساتھ لین دین، تجارت اور تعلقات رکھنے کی اجازت ہے۔)

232۔ جب بات کہو انصاف کی کہو، خواہ معاملہ اپنے رشتہ داروں ہی کا کیوں نہ ہو۔(الانعام۔152)
اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 28, 38, 45, 100

۳۲۔صدقہ/ خیرات کرو

233۔ مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسن دیا ہے۔ ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور انکے لئے بہترین اجر ہے۔ (الحدید۔18)
اس کے علاوہ دیکھیں 7,10,22,25,26,31,34,35,38,46,52,86,120,123,134,136, 145,198,204,208. دیکھیں تفصیل باب نمبر 3

۳۳۔بحث اچھے طریقے سے کرو

234۔ اے محمدؐ میرے بندوں سے کہد و کہ زبان سے وہ بات نکالا کریں جو بہترین ہو۔ دراصل یہ شیطان ہے جو انسانوں کے درمیان فساد ڈلوانے کی کوشش کرتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔(بنی اسرائیل۔53)

(نوٹ: مسلمان کو بات چیت میں نرم خُو ہونا چاہیے۔ادب و آداب کو ہاتھ سے نہ چھوڑے، بدکلامی، بُری گفتگو اور بے حیائی سے بچے ورنہ شیطان ان کے درمیان نفاق اور فساد پیدا کردے گا) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 14

۳۴۔زندگی متعین ہے

235۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو، کافروں کی سی باتیں نہ کرو۔جن کے عزیز و اقارب اگر کبھی سفر پر جاتے ہیں یا جنگ میں شریک ہوتے ہیں (اور وہاں کسی حادثہ سے دوچار ہو جاتے ہیں) تو وہ کہتے ہیں کہ وہ اگر ہمارے پاس ہوتے تو نہ مارے جاتے اور نہ قتل ہوتے۔ اللہ اس قسم کی باتوں کو ان کے دل میں افسوس و رنج کا سبب بنا دیتا ہے، ورنہ دراصل مارنے اور جلانے والا تو اللہ ہی ہے اور تمہاری تمام حرکات پر وہی نگراں ہے۔(الِ عمران۔156)

236۔ موت تو جہاں بھی تم ہو وہ بہر حال تمہیں آ کر رہے گی خواہ تم کیسی ہی مضبوط عمارتوں میں ہو۔(النساء۔78)

237۔ کوئی عمر پانے والا عمر نہیں پاتا اور نہ کسی کی عمر میں کچھ کمی ہوتی ہے مگر یہ سب کچھ ایک کتاب میں لکھا ہوتا ہے۔اللہ کیلئے یہ بہت آسان کام ہے۔(فاطر 11) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 162 بھی

۳۵۔رشتہ داریاں کام نہیں آئیں گی / کوئی دوسرا بوجھ نہیں اٹھائے گا

238۔ قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں کسی کام آئیں گی نہ تمہاری اولاد۔اس روز اللہ تمہارے درمیان جدائی ڈال دے گا اور وہی تمہارے اعمال کا دیکھنے والا ہے۔(الممتحنہ۔3) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 144, 136, 131, 108

۳۶۔ رسولؐ پر درود بھیجیں

239۔ اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔اے لوگو جو ایمان لائے ہو،تم بھی ان پر درود وسلام بھیجو۔جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔(الاحزاب۔56 تا 58)

(نوٹ: جب ہم رسول اکرمؐ پر درود بھیجتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہم ان کی آل پر بھی رحم وکرم کی دعا کر رہے ہوتے ہیں۔آل اور اہل میں فرق ہے۔کسی شخص کی آل میں وہ سب لوگ سمجھے جاتے ہیں جو اس شخص کے ساتھی، مددگار اور پیروی کرنے والے ہوں خواہ وہ اس کے رشتہ دار ہوں یا نہ ہوں جیسے آلِ فرعون یا آلِ موسیٰ،اہلِ میں وہ سب لوگ آتے ہیں جو کہ اُس کے رشتہ دار ہوں خواہ وہ اس کے ساتھی اور پیروی کرنے والے ہوں یا نہ ہوں،اس طرح جب ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو ساری امت محمدیہؐ اور خود اپنے اوپر بھی رحم وکرم کیلئے دعا کر رہے ہوتے ہیں۔)

۳۷۔ کسی کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا۔

240. اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنی فکر کرو،کسی کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا،اگر تم خود راہِ راست پر ہو۔ اللہ کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے،پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔(المائدہ ۔105)

(نوٹ: اس کا مطلب ہے کہ کسی کو سمجھا دینے کے بعد ہماری ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔یہ ہماری ذمہ داری نہیں کہ ہم ڈنڈے لے کر، جتھے بندی کر کے،کفر کے فتوے دیکر ایک دوسرے کو قتل کریں اور ایک مملکت اسلامی میں انتشار پیدا کریں۔اس سے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے اور غیر مسلم قوتیں اسے اسلام کے خلاف استعمال کرتی ہیں۔جگ ہنسائی ہوتی ہے اور اسلام کی مسخ شدہ شکل غیروں کو نظر آتی ہے۔دیگر اقوام مسلمانوں اور اسلام سے متنفر ہوتے ہیں۔اس سے اسلام کی کوئی خدمت نہیں ہو رہی ہے۔ہمیں آپس کے اختلاف کا پرچار کرنے کے بجائے ان باتوں کا ذکر کرنا چاہیئے جو ہم میں مشترک ہیں۔) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 184

۳۸۔ زکوۃ

زکوۃ کے بارے میں دیکھیں باب نمبر 3 میں۔

۳۹۔حج

قرآن پاک میں دیکھیں سورۃ بقرہ آیات نمبر 158، 203 تا 196،، آل عمران 97 ،، المائدہ 94 تا 99 ،، الحج 29 تا 26، 36, 37

اس باب میں دیئے گئے نیک اعمال کے علاوہ مندرجہ ذیل نیک اعمال کا ذکر دوسرے ابواب میں شامل ہے۔

دوسرا باب

دوسرے باب کی فہرست مضامین میں شامل اور اس باب
کے آخر میں متفرق اعمال بد کے متضاد سب اعمال
نیک اعمال میں شامل ہوں گے۔

تیسرا باب

فیاضی/صدقہ/خیرات۔

زکوۃ دینا۔

سود نہ کھانا۔

رشوت نہ کھانا۔

احسان کرنا۔

رزق حلال کھانا۔

امانتوں کا خیال رکھنا۔

چوتھا باب

بیویوں کے ساتھ انصاف اور اچھا سلوک کرنا۔

اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرنا۔

طلاق کی صورت میں بھلے طریقے سے بیوی سے رخصت ہو۔

احسان اور خدا ترسی سے پیش آنا۔

بیووں کے درمیان عدل کرنا۔

پردہ کرنا۔

عورتوں کا فضول نہ پھرنا۔

پانچواں باب۔

سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ رکھو۔

اللہ کو قرض حسنہ دینا۔

جہاد کرنا / جہاد بالمال کرنا۔

چھٹا باب۔

ماں باپ/مسکینوں/حاجت مندوں/یتیموں سے اچھا سلوک کرنا۔

رشتہ داروں/عزیزوں/غلاموں/نوکروں/قیدیوں سے اچھا سلوک کرنا۔

قرض دار کو مہلت دینا۔

اگر مدد نہ کر سکتے ہوں تو نرم جواب دینا۔

پہلو کے ساتھی/سائل/تنگ دست لوگوں سے اچھا سلوک کرنا

رشتہ اور قرابت کے تعلقات کو نہ بگاڑنا۔

ساتواں باب

صلح کروائیں

ظلم وزیادتی کا مقابلہ کریں۔صبر ودرگذر کریں۔

متفرق احکامات دیگر متفرق ضروری احکامات جو اس باب میں دی گئی آیات میں موجود ہیں ان کی فہرست اور آیات کے نمبر جہاں پر یہ حکم موجود ہے۔

اللہ پر بھروسہ کرو۔60

اللہ ایمان والوں کی مدد دنیا میں بھی کرتا ہے۔32

اللہ کو کثرت سے یاد کریں۔31

اللہ معاف کرنے والا ہے۔205

اللہ سے شیطان کی پناہ مانگیں۔ 16, 23,33,158

اللہ کی یاد سے غافل انسان کی بات نہ مانو۔ 224, 227

اللہ کی رسی کو سب مل کر تھامے رکھو۔47,42

اللہ اپنے بندوں کے رویوں پر نظر رکھتا ہے۔7

اللہ بوجھ طاقت کے مطابق ڈالتا ہے. 46, 25

اللہ اور رسول کا فیصلہ مانیں۔54

اللہ کے قانون کے مطابق فیصلہ کریں۔ 50,54,56,61

اللہ والوں کو اپنے سے دُور نہ رکھو۔13

ایمان کے بغیر سب اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔11

ایمان کے ساتھ نیک اعمال ضروری ہیں۔ 68,41,23,21,20,3

ایمان والوں کا حامی اللہ ہے۔122

اسلام دین فطرت ہے۔47

اپنے کئے ہوئے غلط کام پر اصرار نہ کریں۔10

اپنی آواز پست رکھیں۔30

اچھائی رنیکی کا بدلہ کئی گنا زیادہ ہے۔45,190

انسان خسارے میں ہے۔41

انسان تھڑدِلا پیدا کیا گیا ہے۔38

دوسرا باب

اعمالِ بد

اس باب میں مندرجہ ذیل مضمون شامل ہیں

ا۔ بُرے لوگ/بُرائی/گناہ گار

1۔ جو بھی بدی کمائے گا اور اپنی خطا کاری کے چکر میں پڑے گا، وہ دوزخی ہے اور دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔ اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے وہ جنتی ہیں اور جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرہ 81 تا 82)۔

2۔ پھر ذرا یاد کرو ہم نے (اسرائیل کی اولاد) تم سے مضبوط عہد لیا تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کا خون نہ بہانا اور نہ ایک دوسرے کو گھر سے بے گھر کرنا۔ تم نے اس کا اقرار کیا تم خود اس پر گواہ ہو۔ مگر آج وہی تم ہو کہ اپنے بھائی بندوں کو قتل کرتے ہو۔ اپنی برادری کے کچھ لوگوں کو بے گھر کر دیتے ہو۔ ظلم و زیادتی کے ساتھ ان کے خلاف جھتے بندیاں کرتے ہو اور جب وہ لڑائی میں پکڑے ہوئے تمہارے پاس آتے ہیں تو ان کی رہائی کیلئے فدیہ کا لین دین کرتے ہو حالانکہ انہیں ان کے گھروں سے نکالنا ہی سرے سے تم پر حرام تھا۔ کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور

دوسرے پر کفر کرتے ہو؟ پھر تم میں سے جو لوگ ایسا کریں، ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہے کہ دنیا کی زندگی میں ذلیل و خوار ہو کر رہیں۔ اور آخرت میں شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیئے جائیں؟ اللہ ان حرکات سے بے خبر نہیں ہے، جو تم کر رہے ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت بیچ کر دنیا کی زندگی خرید لی ہے۔ لہذا نہ انکی سزا میں کوئی کمی ہوگی اور نہ انہیں کوئی مدد پہنچ سکے گی۔ (البقرہ 84 تا 86)

3۔ لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں۔ (البقرہ 168 تا 169)

4۔ انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں، اور اپنی نیک نیتی پر وہ بار بار اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے، مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق ہوتا ہے۔ جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لئے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔ حالانکہ اللہ (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر، تو اپنے وقار کا خیال اس کو گناہ پر جما دیتا ہے ایسے شخص کیلئے بس جہنم ہی کافی ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔ (البقرہ 204 تا 206)

(نوٹ۔ یہاں دو باتیں غور طلب ہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو ظاہراً بہت بھلے، نیک اور اللہ کے قریب معلوم ہوتے ہیں مگر ان کی اصل کچھ اور ہوتی ہے اور دوسرا یہ کہ اللہ کی صاف صاف ہدایات پر عمل کرو۔ یعنی وہ ہدایات جو اللہ نے قرآن میں دی ہیں ان پر عمل کرو۔)

5 وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، تو ان کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اللہ قیامت کے روز نہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا، اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ بلکہ ان کیلئے تو سخت دردناک سزا ہے۔ (اٰلِ عمران 76)

6۔ اور کافروں کے متعلق کہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں سے تو یہی زیادہ صحیح راستے پر ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور جس پر اللہ لعنت کر دے پھر تم اس کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے۔ کیا حکومت میں ان کا کوئی حصہ ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ دوسروں کو ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دیتے۔ پھر کیا یہ دوسروں سے اس لئے حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے نواز دیا؟ (النساء 50 تا 54) دیکھیں پہلا باب نوٹ آیت نمبر 104

7۔ جو بھلائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں سے حصہ پائے گا۔ اور جو بُرائی کی سفارش کرے گا وہ اس میں سے حصہ پائے گا۔ اور اللہ ہر چیز پر نظر رکھنے والا ہے۔ یہ لوگ انسانوں سے اپنی حرکات چھپا سکتے ہیں مگر اللہ سے نہیں چھپا سکتے۔ (النساء 85)

8۔ تم (اے نبیؐ) بددیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو، اور اللہ سے درگزر کی درخواست کرو، اور وہ بڑا درگزر فرمانے والا اور رحیم ہے۔ جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم ان کی حمایت نہ کرو۔ اللہ کو ایسا شخص پسند

نہیں ہے جو خیانت کار اور بڑا گناہ کرنے والا ہو۔(النساء 105 تا 107)

(نوٹ۔ اپنے نفس سے خیانت کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو پہلے وہ اپنے ضمیر کو دباتا ہے جو کہ برائی سے بچانے میں اس کا نگہبان ہے۔ جب وہ یہ کرتا ہے کہ تو وہ اپنے آپ سے خیانت کر رہا ہوتا ہے۔)

9۔ تم دیکھتے ہو کہ ان میں سے بکثرت لوگ گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں اور حرام کے مال کھاتے ہیں بہت بُری حرکات ہیں جو یہ کر رہے ہیں کیوں ان کے علماء اور مشائخ انہیں گناہ پر زبان کھولنے اور حرام کھانے سے نہیں روکتے ؟ یقیناً بہت ہی بُرا کارنامہ زندگی ہے جو وہ تیار کر رہے ہیں (المائدہ 62 تا 63)

(نوٹ۔ آج بھی بہت سے نام نہاد مذہبی رہنما، پیر اور مشائخ اپنے سپورٹروں (حواریوں) کے اعمال بد اور کرتوتوں اور حرام کی کمائی پر انہیں نہیں روکتے۔ وہ اپنا دائرہ اثر بڑھانے کی خاطر ظالم، بدکردار، بداعمال لوگوں کو منع نہیں کرتے بلکہ اُن سے تعلقات بڑھا کر ان کی طاقت اور حرام کی کمائی کا فائدہ اٹھاتے ہیں)

10۔ (اور اے مسلمانو) تم اپنی قسموں کو آپس میں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کا ذریعہ نہ بنالینا۔ کہیں ایسا نہ ہو کوئی قدم جمنے کے بعد اکھڑ جائے اور تم اس جرم کی سزا میں کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا، بُرا نتیجہ دیکھو اور سخت سزا بھگتو۔

(نوٹ: قدم جمنے کے بعد اکھڑ جانے کا مطلب ہے کہ کوئی شخص اسلام کی صداقت کا قائل ہو جانے کے بعد تمہارا طرزِ عمل دیکھ کر اس دین سے متنفر ہو جائے۔ دوسرے لوگ اسلام کی کتابوں سے واقفیت حاصل کرنے سے پہلے مسلمانوں کو دیکھتے ہیں۔ ان کی طرزِ زندگی، معاشرت، لین دین کے تعلقات اور عام طور پر پائی جانے والی شہرت اگر اچھی ہوگی تو وہ اسلام کی طرف راغب ہوگا اور مزید جاننا چاہے گا۔ اگر ہمارا طرزِ عمل بے ایمانی۔ جھوٹ، فریب، قتل، اغواء، توڑ پھوڑ اور تنگ نظری کی تصویر پیش کرے گا تو ہر کوئی اسلام سے متنفر ہوگا۔ کتنی بدنصیبی ہے کہ آج دوسرے تو کجا خود مسلمان اپنی گفتگو میں دوسروں کی تعریف اور اپنے بھائیوں کی بُرائی کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو اپنی عبادات کے ساتھ ساتھ اپنے اعمال کو بھی قرآن میں دیئے ضابطوں کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔)

11۔ اور اے محمدؐ! اگر تم ان لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلو جو زمین میں بستے ہیں تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔ وہ تو محض گمان پر چلتے اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ درحقیقت تمہارا رب زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس یک راستے سے ہٹا ہوا ہے اور کون سیدھی راہ پر ہے۔ (الانعام 117-116)

(نوٹ؛۔ اس آیت میں ہم سب کو غور کرنا چاہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر عوام کی مرضی کے مطابق ہر کام کیا جائے تو اکثریت اپنی آسانیوں۔ مفادات۔ پسند اور ناپسند۔ علاقائی۔ نسلی۔ لسانی تعصّبات کی وجہ سے معاشرے کے مشترکہ مفادات کے خلاف مشورہ دیں گے۔ اس کے علاوہ ان کا رجحان۔ آزاد خیالی اور بے راہ روی کی طرف مائل ہوگا۔ آج ٹی وی فلم اور اخباروں میں جو کچھ ہم دیکھ رہے ہیں۔ وہ اسی عوامی پسند اور عوامی ضرورت کے تحت ہو رہا ہے۔ حکومت یہ سب کچھ بند نہیں کرواسکتی۔ کیوں کہ ان پر عوامی دباؤ ہوگا اور آخر انہوں نے دوبارہ عوام سے ووٹ لینے ہیں۔ اس لئے جو معاشرہ اپنے اصول یا معاشرتی قدریں عوام کی پسند کے مطابق وضع کرے گا وہ اخلاقی طور پر تنزل پذیر ہوگا۔ جیسا کہ ہم ساری دنیا میں دیکھ رہے ہیں۔ اور جو مذہب کی اخلاقی اور معاشرتی قدروں کو اپنائے رکھے گا وہاں اخلاقی گراوٹ کم ہوگی۔)

12۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کوئی واسطہ نہیں، ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ جو اللہ کے حضور نیکی لے کر آئے گا اس کیلئے دس گنا اجر ہے اور جو بدی لے کر آئے گا اس کا اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا اس نے قصور کیا ہے۔ اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے

گا۔(الانعام 160-159)

13۔ منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں بُرائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ خیر سے روکے رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کو بھول گئے تو اللہ نے بھی انہیں بھلا دیا۔ یقیناً یہ منافق ہی فاسق ہیں ان منافق مردوں اور عورتوں اور کافروں کیلئے اللہ نے آتش دوزخ کا وعدہ کیا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہی ان کے لئے موزوں ہے۔ ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے۔ تم لوگوں کے رنگ ڈھنگ وہی ہیں جو تمہارے پیش روؤں کے تھے۔ وہ تم سے زیادہ زور آور اور تم سے بڑھ کر مال اور اولاد والے تھے۔ پھر انہوں نے دنیا میں اپنے حصے کے مزے لوٹ لئے اور تم نے بھی اپنے حصے کے مزے اس طرح لوٹے جیسے انہوں نے لوٹے تھے۔ اور ویسی ہی بحثوں میں تم بھی پڑے جیسی بحثوں میں وہ پڑے تھے سو ان کا انجام یہ ہوا کہ دنیا اور آخرت میں ان کا سب کیا دھرا ضائع ہو گیا اور وہی خسارے میں ہیں۔(التوبہ 67 تا 69)

14۔ اللہ عدل اور احسان اور عزیزوں اور رشتہ داروں سے اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔ اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہوا۔ اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو۔ اللہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے تمہاری حالت اس عورت کی سی نہ ہو جائے جس نے آپ ہی محنت سے سوت کا تا اور پھر آپ ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ تم اپنی قسموں کو آپس کے معاملات میں مکر و فریب کا ہتھیار بناتے ہو۔ تاکہ ایک قوم دوسری قوم سے بڑھ کر فائدے حاصل کرے۔ حالانکہ اللہ اس عہد و پیمان کے ذریعہ سے تم کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور ضرور وہ قیامت کے روز تمہارے اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دے گا۔(النحل 90-92)

15۔ انسان شر اس طرح مانگتا ہے جس طرح خیر مانگنی چاہئے۔ انسان بڑا ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔ (بنی اسرائیل 11)

16۔ لوگو کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترا کرتے ہیں؟ وہ ہر جعل ساز بدکار پر اترا کرتے ہیں جو سنی سنائی باتیں کانوں پھونکتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔(الشعراء 221 تا 223)

17۔ جو کوئی عزت چاہتا ہو اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ عزت ساری کی ساری اللہ کی ہے۔ اسکے ہاں جو چیز اوپر چڑھتی ہے وہ صرف پاکیزہ قول ہے، اور عمل صالح اسکو اوپر چڑھاتا ہے۔ رہے وہ لوگ جو بیہودہ چالبازیاں کرتے ہیں ' انکے لئے سخت عذاب ہے اور انکا مکر خود ہی غارت ہونے والا ہے۔(فاطر 10)

18۔ تو کیا یہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے' یہ خیال رکھتے ہیں کہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا کارساز بنا لیں؟ ہم نے ایسے کافروں کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ اے محمدؐ ان سے کہو، کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں؟ وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی و جہد راہ راست سے بھٹکی رہی اور سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کے حضور پیشی کا یقین نہ کیا۔ اسلئے انکے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔ قیامت کے روز ہم انہیں کوئی وزن نہ دیں گے، ان کی جزا

جہنم ہے اس کفر کے بدلے جو انہوں نے کیا اور اور اس مذاق کی پاداش میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کے ساتھ کرتے رہے۔(الکھف 106 -102)

19۔ اس روز حقیقی بادشاہی صرف رحمان کی ہوگی اور وہ منکرین کیلئے سخت دن ہوگا۔ظالم انسان اپنا ہاتھ چبائے گا اور کہے گا ''کاش میں نے رسولؐ کا ساتھ دیا ہوتا ہے ہائے میری کم بختی، کاش میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس کے بہکائے میں آ کر میں نے وہ نصیحت نہ مانی جو میرے پاس آئی تھی۔(الفرقان 29-26)

20۔ تباہی ہے ہر اس جھوٹے بد اعمال شخص کیلئے جس کے سامنے اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور وہ ان کو سنتا ہے پھر پورے استکبار کے ساتھ اپنے کفر پر اس طرح اڑا رہتا ہے کہ گویا اس نے انکو سنا ہی نہیں۔ایسے شخص کو دردناک عذاب کا مژدہ سنا دو ہماری آیات میں سے کوئی بات جب اس کے علم میں آتی ہے تو وہ ان کا مذاق بنا لیتا ہے، ایسے سب لوگوں کیلئے ذلت کا عذاب ہے ان کے آگے جہنم ہے جو کچھ بھی انہوں نے دنیا میں کمایا ہے اس میں سے کوئی چیز ان کے کسی کام نہ آئے گی، نہ ان کے وہ سرپرست ہی ان کیلئے کچھ کر سکیں گے جنہیں اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے اپنا ولی بنا رکھا ہے ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔(الجاثیہ 7-10)

21۔ جو کوئی نیک عمل کرے گا اپنے ہی لئے کرے گا اور جو بُرائی کرے گا وہ آپ ہی اس کا خمیازہ بھگتے گا۔پھر جانا تو سب کو اپنے رب ہی کی طرف ہے۔(الجاثیہ 15)

22۔ اس کے بعد اے نبیؐ ہم نے تم کو دین کے معاملہ میں ایک صاف شاہراہ (شریعت) پر قائم کیا ہے۔لہذا تم اسی پر چلو اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے۔اللہ کے مقابلے میں وہ تمہارے کچھ کام نہیں آ سکتے ۔ظالم لوگ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور متقیوں کا ساتھی اللہ ہے۔یہ بصیرت کی روشنیاں ہیں سب لوگوں کیلئے اور ہدایت اور رحمت ان لوگوں کیلئے جو یقین لائیں۔ (الجاثیہ 18-22)

23۔ ہرگز نہ دبو کسی ایسے شخص سے جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت آدمی ہے' طعنے دیتا ہے' چغلیاں کھاتا پھرتا ہے' بھلائی سے روکتا ہے' ظلم و زیادتی میں حد سے گزر جانے والا ہے' سخت بد اعمال ہے' جفا کار ہے' اور ان سب عیوب کے ساتھ بد اصل ہے۔اس بنا پر کہ وہ بہت مال و اولاد رکھتا ہے جب ہماری آیات اس کو سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو اگلے وقتوں کے افسانے ہیں عنقریب ہم اس کی سونڈ پر داغ لگائیں گے۔ (القلم 10-16)

24۔ ہر متنفس اپنے کسب کے بدلے رہن ہے' دائیں بازو والوں کے سوا جو جنتوں میں ہوں گے۔وہاں وہ مجرموں سے پوچھیں گے ''تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی''؟ وہ کہیں گے ''ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے' اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے' اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے، اور روز جزاء کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔یہاں تک کہ ہمیں اس یقینی چیز سے سابقہ پیش آ گیا'' اس وقت سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کے کسی کام نہ آئے گی۔ (المدثر 38-48)

25۔ مجرم لوگ دنیا میں ایمان والوں کا مذاق اڑاتے تھے' جب ان کے پاس سے گزرتے تو آنکھیں مار مار کر ان

کی طرف اشارے کرتے تھے' اپنے گھروں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے' اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں' حالانکہ وہ ان کے نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ آج ایمان لانے والے کفار پر ہنس رہے ہیں' مسندوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حال دیکھ رہے ہیں' مل گیا ناں کافروں کو ان کی حرکتوں کا ثواب جو وہ کیا کرتے تھے۔ (المطففین 29-36)

26۔ کیا یہ لوگ جنہوں نے بُرائیوں کا ارتکاب کیا ہے یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم اُنہیں اور ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایک جیسا کر دیں گے، ان کا جینا مرنا یکساں ہو جائے؟ بہت بُرے حکم ہیں جو یہ لوگ لگاتے ہیں۔ (الجاثیہ۔22)

27۔ انہیں دیکھو تو ان کے جثے تمہیں بڑے شاندار نظر آئیں، بولیں تو تم انکی باتیں سنتے رہ جاؤ۔ مگر اصل میں یہ گویا لکڑی کے کندے ہیں جو دیوار کے ساتھ چن کر رکھ دیئے گئے ہوں ہر زور کی آواز کو یہ اپنے خلاف سمجھتے ہیں۔ یہ پکے دشمن ہیں، ان سے بچ کر رہو۔ اللہ کی مار ان پر کدھر الٹے پھرائے جا رہے ہیں۔ (المنفقون 4)

28۔ جس نے بخل کیا اور (اپنے اللہ سے) بے نیازی برتی اور بھلائی کو جھٹلایا اس کو ہم سخت راستے کیلئے سہولت دیں گے اور اس کا مال آخر اس کے کس کام آئے گا جبکہ وہ ہلاک ہو جائے، بے شک راستہ بتانا ہمارے ذمہ ہے اور درحقیقت آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں پس میں نے تم کو خبردار کر دیا ہے بھڑکتی ہوئی آگ سے، اس میں نہیں جھلسے گا مگر وہ انتہائی بد بخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ (الیل 8- 16)

29۔ تباہی ہے ہر اس شخص کیلئے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور (پیٹھ پیچھے) بُرائیاں کرنے کا خوگر ہے جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا' وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اسکے پاس رہے گا۔ ہر گز نہیں' وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ (الھمزہ 1-4)

30۔ تم نے دیکھا اس شخص کو جو آخرت کی جزا اور سزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے' اور مسکین کو کھانا دینے پر نہیں اُکساتا۔ پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کیلئے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں' جو ریا کاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں (الماعون)

۲۔ دنیا کے طلب گار لوگ/ دنیا کی زندگی کھیل اور بہلاوہ ہے۔

31۔ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے' ان کیلئے دنیا کی زندگی بڑی محبوب و دل پسند بنا دی گئی ہے۔ ایسے لوگ ایمان کی راہ اختیار کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مگر قیامت کے روز پرہیز گار لوگ ہی ان کے مقابلے میں عالی مقام ہوں گے۔ (البقر 212)

32۔ اے نبیؐ! دنیا کے ملکوں میں اللہ کے نافرمان لوگوں کی چلت پھرت تمہیں کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ محض چندروزہ زندگی کا تھوڑا سا لطف ہے' پھر یہ سب جہنم میں جائیں گے، جو بدترین جائے قرار ہے۔ (ال عمران 196۔197)

33۔ دنیا کا سرمایہ زندگی تھوڑا ہے' اور آخرت ایک خدا ترس انسان کیلئے زیادہ بہتر ہے' اور تم پر ظلم ایک شمہ برابر بھی نہ کیا جائے گا۔ موت تو جہاں بھی تم ہو وہ بہرحال تمہیں آ کر رہے گی۔ خواہ تم کیسی ہی مضبوط عمارتوں میں ہو۔ (النساء 77-78)

34۔ چھوڑ و ان لوگوں کو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشہ بنا رکھا ہے اور جنہیں دنیا کی زندگی فریب میں مبتلا کئے ہوئے ہے۔ ہاں مگر یہ قرآن سنا کر نصیحت اور تنبیہ کرتے رہو کہ کہیں کوئی شخص اپنے کئے کرتوتوں کے وبال میں گرفتار نہ ہو جائے۔ اور گرفتار بھی اس حال میں ہو کہ اللہ سے بچانے والا کوئی حامی و مددگار اور کوئی سفارشی اس کیلئے نہ ہو۔ (الانعام 70)

35۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو' تمہیں کیا ہو گیا کہ جب تم سے اللہ کی راہ میں نکلنے کے لئے کہا گیا تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے؟ کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ ایسا ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ دنیا کی زندگی کا یہ سب سرو سامان آخرت میں بہت تھوڑا نکلے گا۔ تم نہ اٹھو گے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ کسی اور گروہ کو اٹھائے گا' اور تم اللہ کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (التوبہ 38-39)

36۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی ہی پر راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں اور جو لوگ ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہوگا۔ ان بُرائیوں کی سزا میں جن کو حاصل وہ (اپنے اس غلط عقیدے اور غلط طرزِ عمل کی وجہ سے) کرتے رہے۔ (یونس 7-8)

37۔ جو لوگ بس اسی دنیا کی زندگی اور اس کی خوشنمائیوں کے طالب ہوتے ہیں ان کی کارگزاری کا سارا پھل ہم یہیں ان کو دے دیتے ہیں۔ اور اس میں ان کے ساتھ کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ مگر آخرت میں ایسے لوگوں کیلئے آگ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (وہاں معلوم ہو جائے گا کہ) جو کچھ انہوں نے دنیا میں بنایا وہ سب ملیامیٹ ہو گیا۔ اور اب ان کا سارا کیا دھرا محض باطل ہے۔ (ہود 15-16)

38۔ یہ لوگ دنیا کی زندگی میں مگن ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک تھوڑی سی پونجی کے سوا کچھ بھی نہیں (الرعد 26۔)

39۔ جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر کرے (وہ اگر) مجبور کیا گیا ہو اور دل اس کا ایمان پر مطمئن ہو (تب تو خیر) مگر جس نے دل کی رضامندی سے کفر کو قبول کر لیا اس پر اللہ کا غضب ہے، اور ایسے سب لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے اور اللہ کا قاعدہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا جو اس کی نعمت کا کفران کرتے ہیں۔ (النحل 106-107)

40۔ جو کوئی جلدی کا خواہشمند ہو اسے یہیں ہم دے دیتے ہیں۔ جو کچھ بھی جسے دینا چاہیں' پھر اس کے نصیب میں جہنم لکھ دیتے ہیں جسے وہ تاپے گا ملامت زدہ اور رحمت سے محروم ہو کر۔ اور جو آخرت کا خواہشمند ہو اور اس کیلئے کوشش کرے جیسی کہ اس کیلئے کوشش کرنی چاہئے اور ہو وہ مومن' تو ایسے ہر شخص کی کوشش پسندیدہ ہوگی۔ ان کو بھی' اور ان کو بھی

دونوں فریقوں کو ہم (دنیا میں) سامان زندگی دیئے جا رہے ہیں۔ (بنی اسرائیل 18- 19)

41۔ واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ سروسامان بھی زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے تا کہ ان لوگوں کو آزمائیں ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے آخر کار اس سب کو ہم ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں۔ (الکھف 7-8)

42۔ اور اپنے دل کو ان لوگوں کی معیت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلب گار بن کر صبح و شام اسے پکارتے ہیں۔ اور ان سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو۔ کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جسکے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی اختیار کر لی۔ (لکھف 28)

(نوٹ۔ اللہ تعالی نے نیک پارساء اور دین دار لوگوں کی صحبت میں رہنے کی تاکید کی ہے۔ اچھے انسانوں کے ساتھ رہنے سے اچھائی کی ترغیب ملتی ہے اور بُرے لوگوں کی صحبت بُرائی کی طرف لے جاتی ہے)

43۔ اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیاوی زندگی کی اس شان و شوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کیلئے دی ہے۔ (طہٰ 131)

44۔ وہ اپنے یہ کرتوت کئے چلے جائیں گے یہاں تک کہ جب ہم ان کے عیاشوں کو عذاب میں پکڑ لیں گے تو پھر وہ ڈکرانا شروع کر دیں گے۔ اب بند کرو اپنی فریاد و فغان، ہماری طرف سے کوئی مدد نہیں ملنی۔ (المومنون 63-65)

45۔ تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی تر ہے، کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔ بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو اور وہ اسے پانے والا ہو کبھی اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف حیات و دنیا کا سروسامان دے دیا ہو، اور پھر وہ قیامت کے روز سزا کیلئے پیش کیا جانے والا ہے۔ (القصص 60-61)

46۔ اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل بہلاوا، اصل زندگی کا گھر تو دارِ آخرت ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے۔ (العنکبوت 64)

47۔ لوگو، اللہ کا وعدہ یقیناً برحق ہے، لہذا دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے' اور نہ وہ بڑا دھوکے باز تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دینے پائے۔ (فاطر 6)

48۔ جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چند روزہ زندگی کا سروسامان ہے. اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے اور پائیدار بھی وہ ان لوگوں کے لئے ہے جو ایمان لائے ہیں او اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (الشوری۔ 36)

49۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سارے لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو ہم اللہ رحمٰن سے کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اور ان کی سیڑھیاں جن سے وہ اپنے بالا خانوں پر چڑھتے ہیں اور ان کے دروازے اور ان کے تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں' سب چاندی اور سونے کے بنوا دیتے یہ تو محض حیات دنیا کی پونجی ہے اور آخرت تیرے رب کے ہاں صرف متقین کیلئے ہے۔ (الزخرف۔ 33-35)

50۔ خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہوگئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشتکار خوش ہو گئے پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہوگئی، پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے۔ اس کے برعکس آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اسکی خوشنودی ہے۔ دنیا کی زندگی مغالطہ دینے والی چیز کے سوا کچھ نہیں ہے۔ دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان وزمین جیسی ہے۔ جو مہیا کی گئی ہے ان لوگوں کیلئے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔ (الحدید 20-21)

51۔ تم لوگ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ یہی بات پہلے آئے ہوئے صحیفوں میں بھی کہی گئی تھی، ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔ (اعلیٰ 16-19)

52۔ تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھکر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ یہاں تک کہ (اسی فکر میں) تم لب گور تک پہنچ جاتے ہو۔ ہرگز نہیں عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر (سن لو کہ) ہرگز نہیں۔ اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اس روش کے انجام کو) جانتے ہوتے (تو تمہارا یہ طرز عمل نہ ہوتا)۔ تم دوزخ کو دیکھ کر رہو گے پھر (سن لو کہ) تم بالکل یقین کے ساتھ اسے دیکھ لو گے۔ پھر ضرور اس روز تم سے ان نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی (التکاثر)

۳۔ اللہ کے مخالفوں سے دوستیاں کرنا

53۔ مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور دوست ہرگز نہ بنائیں۔ جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں یہ معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے کیلئے بظاہر ایسا طرز عمل اختیار کر جاؤ۔ مگر اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے تمہیں اس کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ (ال عمران 28)

(نوٹ: آگے نمبر 60 پر اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ بعض علماء اور مترجم عربی لفظ ''اولیاء'' کا ترجمہ رفیق اور دوست کے بجائے ''لڑائی کے دوران طرفدار'' یا انگریزی لفظ ''Ally'' استعمال کرتے ہیں۔)

54۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنی جماعت کے لوگوں کے سوا دوسروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری خرابی کے کسی موقع سے فائدہ اٹھانے میں نہیں چوکتے۔ تمہیں جس چیز سے نقصان پہنچے وہی ان کو محبوب ہے۔ ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے شدید تر ہے۔ ہم نے تمہیں صاف صاف ہدایات دے دی ہیں، اگر تم عقل رکھتے ہو (تو ان سے تعلق رکھنے میں احتیاط برتو گے)۔ تم ان سے محبت

رکھتے ہومگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے۔ (ال عمران 118-119)

55۔ اور جو منافق اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں انہیں یہ مژدہ سنا دو کہ ان کیلئے دردناک سزا تیار ہے، کیا یہ لوگ عزت کی طلب میں ان کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کیلئے ہے۔ اللہ اس کتاب میں تم کو پہلے ہی حکم دے چکا ہے کہ جہاں تم سنو کہ اللہ کی آیات کے خلاف کفر بکا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اب گر تم ایسا کرتے ہو تو تم بھی انہی کی طرح ہو۔ (النساء 138-140)

56۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کو اپنے خلاف صاف دلیل دے دو؟ یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نیچے طبقے میں جائیں گے۔ اور تم کسی کو ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ (النساء 144-145)

57۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے۔ یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔ (المائدہ 51)

58۔ اے لوگو جو ایمان ہوئے ہو اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔ تم میں سے جو اُن کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے (التوبہ 23)

59۔ تم کبھی یہ نہ پاؤ گے کہ جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی ہے۔ خواہ وہ ان کے باپ ہوں یا ان کے بیٹے ان کے بھائی ہوں یا ان کے اہل خاندان۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنی طرف سے ایک روح عطا کر کے ان کو قوت بخشی ہے۔ (المجادلہ 22)

60۔ اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے معاملہ میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ تمہیں جس چیز سے روکتا ہے وہ تو یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے دوستی کرو جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہارے اخراج میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے۔ ان سے جو لوگ دوستی کریں وہی ظالم ہیں۔ (الممتحنہ 9 تا8)

نوٹ: (یہاں پر اللہ تعالی نے غیر مسلم افراد سے نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرنے کی تاکید کی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شامل نہ ہوئے ہوں۔ ایسے غیر مسلموں کے ساتھ لین دین، تجارت اور تعلقات رکھنے کی اجازت ہے۔) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 19۔

۴۔ اللہ کے خلاف جھوٹ گھڑنا۔

61۔ اور اس شخص سے بڑا کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے؟ ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے اور

گواہ شہادت دیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا تھا۔ (ہود 18)

دیکھیں نوٹ آیت نمبر 109 باب نمبر 1

62۔ اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جبکہ وہ اس کے سامنے آ چکا ہو؟ کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم ہی نہیں ہے؟ (العنکبوت 68)

63۔ شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں۔ (البقرہ 168-169)

64۔ اور انسانوں ہی میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو کلام دلفریب خرید کر لاتا ہے تا کہ لوگوں کو اللہ کے راستہ سے علم کے بغیر بھٹکا دے اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دے۔ ایسے لوگوں کیلئے سخت ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ اسے جب ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو وہ بڑے گھمنڈ کے ساتھ اس طرح رخ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے انہیں سنا ہی نہیں، گویا کہ اس کے کان بہرے ہیں اچھا، مژدہ سنا دو اسے ایک دردناک عذاب کا۔ (لقمان 6-7)

(نوٹ: کلام دلفریب سے مراد ایسی بات جو آدمی کو اپنے اندر مشغول کر کے ہر دوسری چیز سے غافل کر دے۔ لغت کے اعتبار سے تو ان الفاظ میں کوئی برائی کا پہلو نہیں ہے لیکن استعمال میں ان کا اطلاق بری۔ فضول اور بیہودہ باتوں پر ہی ہوتا ہے۔ مثلاً فضول خرافات دوسروں کا مذاق اڑانا۔ بے تکی داستانیں عورتوں کا ڈانس گانا بجانا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں۔ رسول اکرمؐ کی ایک حدیث ہے کہ قیامت والے دن پگھلا ہوا سیسہ اُس آدمی کے کان میں ڈالا جائے گا جو گانے والی کے پاس بیٹھے گا۔) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 3۔

۵۔ اللہ کی رحمت سے مایوسی

65۔ (یعقوبؑ نے کہا) اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اس کی رحمت سے تو بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔ (یوسف 87)

۶۔ احکام الٰہی یا سچ چھپانا / جھٹلانا

66۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو، نماز قائم کرو، زکوۃ دو۔ اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں ان کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ تم دوسروں کو تو نیکی کا راستہ اختیار کرنے کیلئے کہتے ہو، مگر اپنے آپ کیلئے بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔ کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے؟ (البقرہ 42-44)

67۔ جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، جبکہ ہم انہیں سب انسانوں کی رہنمائی کیلئے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یقین جانو کہ اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ البتہ جو اس روش سے باز آ جائیں اور اپنے طرز عمل کی اصلاح کر لیں اور جو کچھ چھپاتے تھے اسے

بیان کرنے لگیں، ان کو معاف کردوں گا اور میں بڑا درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔ (البقرہ 159-160)

(نوٹ: یہ آیات اس وقت کے یہودی علماء کے متعلق نازل ہوئی تھیں مگر یہ آج بھی ہمارے اوپر لاگو ہوتی ہیں۔ہم میں سے کچھ لوگ اسی روش میں گامزن ہیں، جو قرآن اور مستند حدیثوں میں دیئے گئے صاف صاف بیان کو چھوڑ کر قصے کہانیوں، غیر مستند روایتوں اور مختلف لوگوں کی اپنی طرف سے بنائی ہوئی کہاوتوں یا انکے خوابوں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔)

68۔ حق یہ ہے کہ جو لوگ ان احکام کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں اور تھوڑے سے دنیاوی فائدوں پر انہیں بھینٹ چڑھاتے ہیں، وہ دراصل اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں قیامت کے روز اللہ ہرگز ان سے بات نہ کرے گا، نہ انہیں پاکیزہ ٹھہرائے گا اور ان کیلئے دردناک سزا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے ذلالت خریدی اور مغفرت کے بدلے عذاب مول لے لیا۔ (البقرہ 174-175)

(نوٹ: یہ اس وقت کے اہل کتاب کے متعلق کہا گیا تھا مگر اب بھی ہم میں سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے راستے سے ہٹ کر نئے نئے طریقے نکال کر غلط رسموں اور طریقوں پر لوگوں کو چلاتے ہیں اور انہیں غلط طریقوں سے منع نہیں کرتے۔ سمجھ رکھنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں کو غلط کاموں سے منع کریں اگر وہ خاموش رہیں گے تو اللہ نے ایسے لوگوں کیلئے ذلالت لکھ دی ہے)

69۔ پس (اے یہود) تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو اور میری آیات کو ذرا ذرا سے معاوضے لے کر بیچنا چھوڑ دو۔ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔(المائدہ 44)

70۔ اللہ کی دعوت پر لبیک کہے جانے کے بعد جو لوگ (لبیک کہنے والوں سے) اللہ کے دین کے معاملے میں جھگڑے کرتے ہیں ان کی حجت بازی ان کے رب کے نزدیک باطل ہے۔ اور ان پر اس کا غضب ہے اور ان کیلئے سخت عذاب ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا ہے۔ (الشوریٰ 16-17)

71۔ آگ ان کے چہروں کی کھال چاٹ جائے گی اور ان کے جبڑے باہر نکل آئیں گے ''کیا تم وہی لوگ نہیں ہو کہ میری آیات تمہیں سنائی جاتی تھیں تو تم ان کو جھٹلاتے تھے؟'' وہ کہیں گے ''اے ہمارے رب ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔ اے پروردگار! اب ہمیں یہاں سے نکال دے پھر ہم ایسا قصور کریں تو ظالم ہوں گے۔ (المومنون۔104-107)

۷۔ احسان جتانا۔احسان اپنے مطلب کیلئے کرنا

72۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر احسان نہیں جتاتے، نہ دکھ دیتے ہیں ،ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کیلئے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں (البقرہ 261-262)

73۔ ایک میٹھا بول اور کسی ناگوار بات پر ذراسی چشم پوشی اس خیرات سے بہتر ہے، جس کے پیچھے دکھ ہو۔ اللہ بے نیاز ہے اور بردباری اس کی صفت ہے۔ اے ایمان لانے والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو، جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے، نہ آخرت پر۔ (البقرہ 263-264)

(نوٹ: یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تمہیں کسی کی طرف سے کوئی خفگی ہو یعنی کسی کی کوئی بات ناگوار گزری ہو یا کسی نے کوئی معمولی زیادتی کی ہو تو چشم پوشی کر لیں۔ یعنی اس کو نہ جتائیں اور ایسے تعلق رکھیں جیسے آپ کو علم ہی نہیں۔ یہ بات خیرات سے بہتر ہے۔)

74۔ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور اس وقت وہ کہے کہ ''اے میرے رب کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا'' حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل پوری ہونے کا وقت آ جاتا ہے تو اللہ اس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے (المنفقون 10-11)

75۔ اور (آگ) سے دور رکھا جائے گا وہ نہایت پرہیزگار جو پاکیزہ ہو، نیکی کی خاطر اپنا مال دیتا ہے۔ اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے۔ جس کا بدلہ اسے دینا ہو۔ تو وہ صرف اپنے رب برتر کی رضا جوئی کیلئے یہ کام کرتا ہے۔ اور ضرور وہ اس سے خوش ہوگا۔ (الیل 17-21)

۸۔ ایمان والوں کا مذاق اڑانا / رسولوں اور قرآن کا مذاق

76۔ (وہ خوب جانتا ہے ان کنجوس دولت مندوں کو) جو برضا و رغبت دینے والے اہل ایمان کی مالی قربانیوں پر باتیں چھانٹتے ہیں اور ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جن کے پاس (راہ خدا میں دینے کیلئے) اس سے سوا کچھ نہیں ہے۔ وہ اپنے اوپر مشقت برداشت کر کے دیتے ہیں اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے اور ان کیلئے دردناک سزا ہے اے نبیؐ تم خواہ ایسے لوگوں کیلئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو اگر تم ستر دفعہ بھی ان کو معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسولؐ کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا۔ (التوبہ 79-80) اس کے علاوہ دیکھیں 34,31,25,20,

۹۔ ایک دوسرے کا مذاق اڑانا

77۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ میں نام پیدا کرنا بہت بُری بات ہے۔ جو لوگ روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔ (الحجرات 11)

۱۰۔ باپ دادا کا راستہ اپنانا

78۔ ان سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ نے احکام نازل کیئے ہیں ان کی پیروی کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اسی طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اچھا اگر ان کے باپ دادا نے عقل سے کچھ بھی کام نہ لیا ہو اور راہ راست نہ پائی ہو تو کیا پھر بھی یہ انہی کی پیروی کیئے چلے جائیں گے؟ یہ لوگ جنہوں نے اللہ کے بتائے

ہوئے طریقے پر چلنے سے انکار کر دیا ہے ان کی حالت بالکل ایسی ہے جیسے چرواہا جانوروں کو پکارتا ہے اور وہ ہانک پکار کی صدا کے سوا کچھ نہیں سنتے ۔یہ بہرے ہیں ،گونگے ہیں، اندھے ہیں، اس لئے کوئی بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی ۔(البقرہ 170-171)

79۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس قانون کی طرف جو اللہ نے نازل کیا ہے اور آؤ پیغمبر کی طرف تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارے لئے تو بس وہی طریقہ کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے کیا یہ باپ دادا ہی کی تقلید کئے چلے جائیں گے خواہ وہ کچھ نہیں جانتے ہوں اور صحیح راستہ کی ان کو خبر نہ ہو۔ (المائدہ 104)

80۔ یہ لوگ جب کوئی شرمناک کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ سے پایا ہے اور اللہ ہی نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ان سے کہو اللہ بے حیائی کا حکم کبھی نہیں دیا کرتا۔کیا تم اللہ کا نام لے کر وہ باتیں کہتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے۔ (الاعراف 28)

(نوٹ: یہ ہمارے معاشرے کی بدقسمتی ہے کہ جس غلط ڈگر پر دوسرے چل پڑتے ہیں یا ہمارے بزرگ چلے اس کی ہم تقلید شروع کر دیتے ہیں۔ہم میں اتنی اخلاقی جرات نہیں کہ ان رسموں سے جان چھڑائیں۔ہم رسم ورواج اور باپ دادکی غلط رسموں کے قیدی بن کر رہ گئے ہیں۔جب کوئی دوسرا کرتا ہے تو یہ غلط لگتا ہے مگر جب اپنا وقت آتا ہے تو ہم بھی وہی کچھ معاشرتی مجبوریوں کی وجہ سے کرنے لگتے ہیں)

۱۱۔ بدگوئی /لغویات

81۔ اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بُرائی کا ڈھنڈورا پیٹے۔اِلّا یہ کہ کسی پر پر ظلم کیا گیا ہو۔اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے (مظلوم ہونے کی صورت میں اگر چہ تم کو بدگوئی کا حق ہے)لیکن اگر تم ظاہر و باطن میں بھلائی ہی کئے جاؤ یا کم از کم بُرائی سے درگزر کرو تو اللہ کی صفت بھی یہی ہے۔کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے، حالانکہ سزا دینے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (النساء۔ 148-149)

(نوٹ: اس آیت میں بُرائی کا ڈھنڈورا پیٹنے سے منع کیا گیا ہے۔ہمارے اخبار ورسائل فلمیں اور ڈرامے قتل و غارت، چوری اور دوسری بے راہ روی کا اتنا ڈھنڈوا پیٹتے ہیں کہ لگتا ہے کہ سارا معاشرہ برائی اور گندگی کی اتھاہ گہرائی میں گرا ہوا ہے۔اس سے لوگوں کو اپنے معاشرے، مذہب ،تہذیب وتمدن سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ ہمارے دانشوروں صحافیوں کو اس پر غور کرنا چاہئے ، جو اپنی اخباری کی بکری بڑھانے کی خاطر یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔اچھائی کے پرچار سے اچھائی جنم لیتی ہے اور برائی کے پرچار سے بُرائی عام ہوتی ہے۔)

82۔ اور اہل کتاب سے بحث نہ کرو مگر عمدہ طریقہ سے،سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظالم ہوں۔اور ان سے کہو''ہم ایمان لائے ہیں اس چیز پر جو ہماری طرف بھیجی گئی ہے اور اُس چیز پر بھی جو تمہاری طرف بھیجی گئی تھی، ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی کے مسلم (فرمانبردار) ہیں''۔ العنکبوت۔46)

83۔ یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی اختیار کرتے ہیں لغویات سے دور رہتے ہیں۔(المومنون 1-2)

۱۲۔ باہمی عداوت یا ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دھن

84۔ تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دُھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے یہاں تک کہ (اسی فکر میں) تم لب گور تک پہنچ جاتے ہو۔ (التکاثر 2-1) دیکھیں نمبر شمار 50 بھی۔

۱۳۔ بھلائی سے یا اللہ کے راستے سے روکنا۔

85۔ اور (زندگی کے) ہر راستے پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو خوفزدہ کرنے اور ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے روکنے لگو۔ اور سیدھی راہ کو ٹیڑھا کرنے کے درپے ہو جاؤ۔ (الاعراف 86)

86۔ اور ان لوگوں کے سے رنگ ڈھنگ اختیار نہ کرو جو اپنے گھروں سے اتراتے اور لوگوں کو اپنی شان دکھاتے ہوئے نکلے اور جن کی روش یہ ہے کہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ جو کچھ وہ کر رہے ہیں وہ اللہ کی گرفت سے باہر نہیں ہے۔ (الانفال 47)

(نوٹ: اگر کوئی اللہ کی راہ میں جدوجہد کر رہا ہو تو ہمیں اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے نہ کہ اس میں غلطیاں نکالیں اور مذاق اڑائیں۔ دراصل ہم اپنی کم ہمتی اور بے رخی کو چھپانے کیلئے دوسروں کی اچھائیوں اور نیک کوشش میں غلطیاں نکال کر اپنے لئے اس جدوجہد میں شامل نہ ہونے کا جواز پیدا کرتے رہتے ہیں)۔ اس کے علاوہ دیکھیں پہلے باب میں مضمون ''تبلیغ دین''۔ دیکھیں نوٹ آیت نمبر 219 باب نمبر 1

۱۴۔ بہتان لگانا

87۔ پھر جس نے کوئی خطا یا گناہ کر کے اس کا الزام کسی بے گناہ پر تھوپ دیا، اس نے تو بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بار سمیٹ لیا (النساء 112)

۱۵۔ بے حیائی / فحاشی / بدکاری / عیاشی

88۔ بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی۔ (الانعام 151)

89۔ اے محمدؐ ان سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں، بے شرمی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے۔ (الاعراف 33) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 80,14,3 اور چوتھا باب آیات 46,45,44,43

۱۶۔ تفرقہ / گروہ بندی۔

90۔ کہیں تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور کھلی کھلی واضح ہدایات پانے کے بعد پھر اختلافات میں مبتلا ہوئے۔ (ال عمران 105)

91۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ (ال عمران 102-103)

92۔ کیسا عجیب ہے ان کا حوصلہ کہ جہنم کا عذاب برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں! یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ نے تو ٹھیک ٹھیک حق کے مطابق کتاب نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف نکالے وہ جھگڑوں میں بہت

دور نکل گئے۔ (البقرہ 175-176)

93۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے یقیناً ان سے تمہارا کچھ واسطہ نہیں ان کا معاملہ تو اللہ کے سپرد ہے، وہی ان کو بتائے گا کہ انہوں نے کیا کچھ کیا ہے (الانعام 159)

94۔ اور نہ ہو جاؤ ان مشرکین میں سے جنہوں نے اپنا اپنا دین الگ بنا لیا ہے اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں ہر ایک گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں وہ مگن ہے (الروم 31-32)

(نوٹ: یہاں اللہ تعالیٰ نے گروہ بندی یا فرقہ بندی سے منع فرمایا ہے۔ مگر آج کل بعض لوگ سب سے زیادہ زور گروہ بندی پر دیتے ہیں۔ انہوں نے جہاں تعلیم پائی یا جس مسلک پر اپنے والدین کو پایا اسی پر لگ گئے اور باقی سب کی مخالفت شروع کر دی یہ معلوم کئے بغیر کہ دوسرے کیا کہتے ہیں۔ وہ بھی قرآن و حدیث کی بات کرتے ہیں تو ان کی بات سن لیں اور جو قرآن کی تعلیمات کے زیادہ نزدیک ہے اس کو اپنائیں۔ اگر ہم خود قرآن با ترجمہ پڑھ لیں اور حدیث کی چند مستند کتابیں مثلاً صحیح بخاری صحیح مسلم پڑھ لیں تو دین کے بارے میں عمومی طور پر صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو لوگ کہاوتوں۔ کہانیوں اور دیگر غیر مستند کتابوں کو پڑھ کر (جو فرقہ بندی کو ہوا دینے کیلئے لکھی گئی ہیں) فرقہ بندی کے راستے پر کاربند ہو جاتے ہیں اور اسی کو دین سمجھنے لگتے ہیں وہ اپنے آپ پر زیادتی کرتے ہیں۔ چونکہ چاروں آئمہ کرام نے قرآن و حدیث کو ہی اپنا ماخذ بنا کر ہر مسئلے کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کیا ہے اس لئے کسی دوسرے مسلمان کو اپنے سے مختلف کام کرتے دیکھ کر فوراً ہمیں اس پر تنقید نہیں کرنی چاہیئے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم نعوذ باللہ رسول اکرمؐ کے کسی فعل پر تنقید کے مرتکب ہوں گے۔ اگر وہ فعل حدیث سے ثابت ہو تو۔ یہ اس لئے ہے کہ ہر امام کا طریقہ قرآن پاک اور رسول اکرمؐ کی احادیث کو سامنے رکھ کر اپنایا گیا ہے۔ یہاں سوال اُٹھتا ہے کہ پھر ان کے فیصلوں میں فرق کیوں ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ 20 سال سے زائد مدت میں قرآن اُترا اور اسلام کی تعلیمات بھی رسول اکرمؐ اتنے ہی عرصہ میں دیتے رہے۔ اس دوران عبادت کے طریقوں میں معمولی تبدیلی آتی رہی۔ اب نماز کو ہی لے لیں۔ رسول اکرمؐ نے کبھی ایک طریقے سے نماز پڑھی کبھی دوسرے طریقے سے۔ اسی طرح باقی احکامات میں وقت کے ساتھ ساتھ مزید بہتری اور نکھار آتا رہا۔ مدینہ منورہ ایک طرح سے اسلامی درسگاہ تھا جس میں مختلف علاقوں کے لوگ کچھ مدت کے لئے آتے اور تعلیم حاصل کر کے اپنے علاقوں میں اس کی تعلیم دینے واپس چلے جاتے تھے۔ ان لوگوں نے اپنے علاقے میں اسی تعلیم کو رائج کیا جو انہوں نے دیکھا اور سنا۔ بعد میں اگر کوئی نکھار یا بہتری کی خاطر اس میں معمولی تبدیلی آئی تو اس سے وہ واقف نہیں تھے۔ احادیث کو جمع کرنے والے اصحاب نے ہر علاقے کے لوگوں سے احادیث حاصل کیں اس لئے احادیث میں فرق آ گیا۔ ایک امام نے ایک قسم کی احادیث کو سنا اور اس کو زیادہ اہمیت دی اور اس پر کاربند ہونے کی تلقین کی اور دوسرے امام کو دوسری حدیث زیادہ مستند معلوم ہوئی اور انہوں نے اس کو اپنایا لیکن انہوں نے جس بھی عمل کو اپنایا وہ عمل تھا رسول اکرمؐ کا ہی۔

ان حقائق کی روشنی میں دیکھا جائے تو اختلاف بہت معمولی ہیں کسی نے نمازوں کی تعداد کم یا زیادہ نہیں کی۔ کسی نے روزوں کی تعداد کو کم یا زیادہ نہیں کیا اور نہ ہی زکوٰۃ کو کم یا زیادہ کیا۔ جو اختلافات ہیں وہ سب بہت معمولی قسم کے ہیں اس سے دین کے بنیادی ارکان یا عبادات میں کوئی فرق نہیں۔ ان معمولی قسم کی باتوں کو اچھال کر مختلف لوگ اپنی لیڈری' زورِ کلام اور فصاحت و بلاغت کی دکان چمکانے کی کوشش کرتے ہیں اور مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کے جرم کا ارتکاب کرتے ہیں اور فرقہ بندی کو ہوا دیتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں منع فرمایا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اگر واقعی کوئی پیچیدہ مسئلہ ہے تو اس کے بارے میں چاروں اماموں کی رائے معلوم کر کے مناسب راستہ اختیار کریں۔ خود اماموں کا ایک دوسرے کے بارے میں کیا سلوک تھا وہ ان واقعات سے اچھی طرح واضح ہو جائے گا۔

حضرت امام شافعیؒ کا قول ہے ''ہمارا نقطہ نظر درست ہے لیکن یہ غلط بھی ہو سکتا ہے۔ اس نظریے کے مخالف نظریئے غلط ہیں لیکن وہ صحیح بھی ہو سکتے ہیں''۔ یعنی اگر بہتر دلیل سامنے آ جائے تو اپنا نقطہ نظر تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ حضرت امام مالکؒ کا قول ہے کہ تم کسی عالم کی کچھ باتوں کو اپنا سکتے ہو اور کچھ چھوڑ سکتے ہو مگر رسول اکرمؐ کے تمام احکامات کو اپنانا ضروری ہے۔ ایک دفعہ حضرت امام مالکؒ سفر کے دوران بغداد پہنچے تو حضرت امام ابوحنیفہؒ

کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کیلئے گئے۔ وہیں نماز کا وقت ہوگیا، آپ نے وہاں نماز حنفی طریقہ سے پڑھائی۔ شاگردوں نے عرض کی کہ حضرت کیا آپ نے اپنی رائے بدل دی ہے۔ وہ بولے نہیں ایسا تو نہیں مگر قبر والے کی عزت کا خیال رکھنا ہے۔ یعنی دوسرے طریقے سے نماز پڑھنے سے آدمی کافر نہیں ہو جاتا۔

خلیفہ ابو جعفر المنصور تمام مسلکوں سے واقفیت رکھتے تھے انہوں نے امام مالکؒ کے ساتھ سب موضوعات پر لمبی چوڑی بحث کی آخر میں خلیفہ نے کہا کہ وہ امام مالکؒ کے فقہ کو اپنے سارے صوبوں میں رائج کرنا چاہتا ہے، اور یہ کہ اس کے بعد تمام فیصلے ان کی آراء کے مطابق ہوں گے۔ امام مالکؒ نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔ حالانکہ یہ بہت بڑا اعزاز تھا اور اس طرح امام مالکؒ کی شہرت بہت بڑھ جاتی۔ مگر انہوں نے کہا' رسول اکرمؐ کے صحابہ ان سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مختلف صوبوں میں وہ تعلیم جو انہوں نے حاصل کی تھی پھیلا گئے ہیں۔ اگر اب ہم نے ایک ہی طرح کی تعلیم اور فیصلے رائج کر دیئے تو ان پر بہت جھگڑا ہوگا اور لوگوں میں چہ موگوئیاں ہوں گی۔ انہوں نے اپنا موقف بار بار دھرایا جس پر خلیفہ نے ان کی رائے کی قدر کرتے ہوئے اپنا فیصلہ بدل دیا۔ بعض دور اندیش اور اصلیت کو سمجھنے اور ماننے والے علماء کہتے ہیں کہ ہر مسلمان کی زندگی میں ایک دفعہ ہر طریقے سے نماز پڑھنی چاہیے۔ یہ واجب ہے۔ ہاتھ چھوڑ کر بھی رفع یدین کے طریقے سے بھی۔ آمین اونچی کہہ کر بھی اور دل میں کہہ کر بھی۔ اور باقی جو بھی طریقے چاروں مسلکوں کے ہیں ان کے مطابق۔ کیونکہ یہ سب رسول اکرمؐ کی سنت ہیں)۔

95۔　مگر بعد میں لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر لیا ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے اسی میں مگن ہے۔ اچھا تو چھوڑ و انہیں، ڈوبے رہیں اپنی غفلت میں ایک خاص وقت تک۔ (المومنون 53۔56)

96۔　یہ تمہاری امت حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں' پس تم میری عبادت کرو۔ مگر (یہ لوگوں کی کارستانی ہے کہ) انہوں نے آپس میں اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ سب کو ہماری طرف پلٹنا ہے۔ پھر جو نیک عمل کرے گا اس حال میں کہ وہ مومن ہو' تو اس کے کام کی ناقدری نہ ہوگی' اور اسے ہم لکھ رہے ہیں۔ (الانبیاء 92-94) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 12

۱۷۔　تکبر رغرور۔فخر کرنا

97۔　یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے خیال میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔ (النساء 36)

98۔　اللہ یقیناً انکے سب کرتوت جانتا ہے، چھپے ہوئے بھی اور کھلے ہوئے بھی۔ وہ ان لوگوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا جو غرور نفس میں مبتلا ہوں۔ (النحل 23)

99۔　وہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کیلئے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں۔ اور انجام کی بھلائی متقین ہی کیلئے ہے۔ جو کوئی بھلائی لے کر آئے گا اس کیلئے اس سے بہتر بھلائی ہے اور جو بُرائی لے کر آئے تو بُرائیاں کرنے والوں کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے عمل وہ کرتے تھے۔ (القصص 83-84)

(نوٹ:　اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے کہ جو نیکی لے کر آئے گا اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا اور جو بدی لے کر آئے گا اس کو اُس بدی کا بدلہ دیا جائے گا۔ حقوق اللہ کے ضمن میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ نیکیوں، خیرات، عبادات اور توبہ کی وجہ سے گناہِ صغیرہ کم ہو سکتے ہیں یا اللہ معاف کر دے گا اگر وہ چاہے تو۔ لیکن حقوق العباد، جن کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا ہے ان کی مرضی سے ہی اللہ معاف کرے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے سب مسلمانوں کی بخشش کلمہ پڑھنے پر ہی کر دینی ہوتی تو پھر یہ نماز، روزے، زکوۃ، حج، حقوق العباد کے متعلق تاکید کس لئے۔ کلمہ پڑھیں اور باقی سارے

کام رسول اکرمؐ کے ہیں۔ وہ جانیں اور اللہ جانے۔ دراصل جو لوگ دوسرے مذاہب سے اثر لیتے ہیں وہ یہ سوچتے ہیں کہ ہمارا رسولؐ کسی سے کم کیوں ہو۔ وہ اپنے رسول کو دوسروں سے بڑا ثابت کرنے کیلئے ان کے غلط عقائد کو اپنے دین میں شامل کر رہے ہیں۔ مثلاً عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ پر ایمان لانا کافی ہے انہوں نے سولی پر چڑھ کر سب ماننے والوں کی مغفرت کر دی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ رسول اکرمؐ شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت سنی جائے گی۔ لیکن اللہ اور اس کا رسول کسی کلیے، قاعدے، انصاف کے ترازو کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں گے۔ عقل میں جو بات آتی ہے وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنے اعمال اور ایمان کی بدولت جنت کے حقدار ہوں گے اور باقی دوزخ میں چلے جائیں گے۔ ان کے متعلق رسولِ کرمؐ سفارش کریں گے اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مرضی ومشیت، رحمت اور شفاعت اور ان کے گناہوں کی مقدار کو دیکھتے ہوئے مختلف اوقات میں ان مجرمین کو دوزخ سے رہائی دیں گے۔ سفارش کرنے والے بھی ان کی سفارش کریں گے جن کی سفارش کی اجازت اللہ تعالیٰ دے گا۔ نیز ان لوگوں کی سفارش کی جائے گی جن میں جوہرِ توحید اور اللہ کا ڈر موجود تھا۔ جیسا کہ سورۃ حج میں ارشاد ربانی ہے کہ ''وہ شفاعت نہیں کریں گے مگر جن کیلئے اللہ چاہے گا اور جو اللہ سے لرزاں رہتے تھے۔)

100۔ لقمان نے بیٹے کو نصیحت کی...... ''اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر' نہ زمین میں اکڑ کر چل' اللہ کسی خود پسند اور فخر جتانے والے شخص کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی چال میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو ذرا پست رکھ۔ سب آوازوں سے زیادہ بُری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے'' (لقمان 16-19)

101۔ زمین میں اکڑ کر نہ چلو تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔ (بنی اسرائیل 37)

(نوٹ: اکڑ کر نہ چلو کا مطلب ہے تکبر اور غرور سے بچو۔ خواہ وہ چال، لباس، پارٹیوں، تقریبات، رتبے، دولت، اولاد، سواری، بات چیت یا خرچ کر کے ظاہر کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں ہے)

102۔ اگر کوئی اللہ کی بندگی کو اپنے لئے شرم کا کام سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب اللہ سب کو گھیر کو اپنے سامنے حاضر کرے گا۔ اس وقت وہ لوگ جنہوں نے ایمان لا کر نیک طرزِ عمل اختیار کیا ہے اپنے اجر پورے پورے پائیں گے۔ اور اللہ اپنے فضل سے ان کو مزید اجر عطا فرمائے گا۔ اور اللہ کے سوا جن لوگوں نے بندگی کو شرم کا کام سمجھا اور تکبر کیا ہے ان کو اللہ دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا جن جن کی سرپرستی و مددگاری پر وہ بھروسہ رکھتے ہیں ان میں سے کسی کو بھی وہ وہاں نہ پائیں گے۔ (النساء 172-173) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار۔ 135,110,86,64,50,4

۱۸۔ جادوگردی/آستانے/پانسے

103۔ کفر کے مرتکب تو وہ شاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ پیچھے پڑے اس چیز کے جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت اور ماروت پر نازل کی گئی تھی۔ حالانکہ وہ (فرشتے) جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے' تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیتے تھے کہ ''دیکھ ہم محض ایک آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو'' پھر بھی یہ لوگ اُن سے وہ چیز سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال دیں۔ ظاہر تھا کہ اذن الٰہی کے بغیر وہ اس کے ذریعے سے کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے تھے مگر اس کے باوجود وہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو خود ان کیلئے نفع بخش نہیں بلکہ نقصان دہ تھی۔ اور انہیں خوب معلوم تھا کہ جو اس چیز کا خریدار بنا اس کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ کتنی بُری پونجی تھی جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا، کاش انہیں معلوم ہوتا۔ اگر وہ ایمان اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے ہاں اس کا جو بدلہ ملتا وہ ان کیلئے زیادہ بہتر تھا

کاش انہیں خبر ہوتی۔ (البقرہ102-103)

(نوٹ: جب بنی اسرائیل پر اخلاقی اور مادی کمزوری کا دور آیا اور غلامی، جہالت' غربت اور ذلت و پستی نے ان کے اندر کوئی بلند حوصلگی باقی نہ چھوڑی تو ان کی توجہ جادو۔ٹونے، عملیات اور تعویذ گنڈوں کی طرف چلی گئی۔ وہ ایسی تدبریں ڈھونڈنے لگے جس سے بغیر کسی مشقت اور جدو جہد کے صرف پھونکوں اور منتروں کے زور پر سارا کام چل جائے۔ اس وقت شیطان نے انہیں بہکایا کہ حضرت سلیمانؑ کی سلطنت اور طاقتیں تو سب چند نقوش اور منتروں کا نتیجہ تھیں۔ وہ تم بھی کرو پھر نہ انہیں کتاب اللہ سے دلچسپی رہی اور نہ کسی نصیحت کرنے والے کی نصیحت کی۔ جادوگری سخت ناپسندیدہ فعل ہے اس کے بارے میں حدیث ہے کہ جادو کرنے والا اور جادو کرانے والا دونوں دوزخی ہیں۔)

۱۹۔ جلد فائدے کے طالب (جلد باز)

104۔ اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ جلدی حاصل ہو جانے والی چیز (یعنی دنیا) سے محبت رکھتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔ (القیمہ 20-21) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 40,15

۲۰۔ جؤا

105۔ پوچھتے ہیں: شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ کہو: ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی ہے اگر چہ ان میں لوگوں کیلئے کچھ منافع بھی ہے، مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔ (البقرہ219)

(نوٹ: یہ پہلا حکم ہے۔ آیت نمبر 122 میں جؤا پر مکمل پابندی لگا دی گئی ہے۔)

۲۱۔ چوری

106۔ اور چور خواہ عورت ہو یا مرد' دونوں کے ہاتھ کاٹ دو' یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا۔ اللہ کی قدرت سب پر غالب ہے اور وہ دانا و بینا ہے۔ پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کر لے تو اللہ کی نظر عنایت پھر اس پر مائل ہو جائے گی۔ اللہ بہت درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (المائدہ38-39)

۲۲۔ حد سے بڑھ جانا / پابندیاں

107۔ زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس اصلاح ہو چکی ہے اور اللہ ہی کو پکارو خوف کے ساتھ اور چاہت کے ساتھ یقیناً اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں سے قریب ہے (الاعراف55-56)

(نوٹ: اللہ تعالیٰ عبادات اور پکار کو سنتا ہے خواہ ہم اسے چپکے چپکے سے ہی کیوں نہ پکاریں۔ ہمیں اپنی عبادت کے ذریعے دوسروں کے آرام، تعلیم اور عبادت میں خلل نہیں ڈالنا چاہئے لاؤڈ سپیکر کا بے جا استعمال جائز نہیں ہے۔)

108۔ جب ان پر (ایمان والوں پر) زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ بُرائی کا بدلہ ویسی ہی بُرائی ہے پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں ان کو ملامت نہیں کی جاسکتی۔ ملامت کے مستحق تو وہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب ہے۔ (الشوریٰ۔39-42)

109۔ ہر گز نہ دبو کسی ایسے شخص سے جو بہت قسمیں کھانے والا اور بے وقعت آدمی ہے۔ طعنے دیتا ہے چغلیاں کھاتا پھرتا ہے، بھلائی سے روکتا ہے، ظلم وزیادتی میں حد سے گزر جانے والا ہے (القلم 10-11)

110۔ تو اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود نہ بنا ورنہ ملامت زدہ اور بے یار و مددگار بیٹھا رہ جائے گا۔ تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ۔۔۔تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو، مگر صرف اسکی۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو نہ انہیں جھڑک کر جواب، بلکہ ان کے ساتھ احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو اور دعا کیا کرو کہ ''پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت وشفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔'' تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کیلئے درگزر کرنے والا ہے جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویے کی طرف پلٹ آئیں۔ رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اسکا حق۔ فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔ اگر ان سے (یعنی حاجت مند رشتہ دارو، مسکینوں اور مسافروں سے) تمہیں کترانا ہو اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو تو انہیں نرم جواب دے دو۔ نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ تیرا رب جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے۔ اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ درحقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔ زنا کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت بُرا فعل ہے اور بڑا ہی بُرا راستہ۔ قتل نفس (خودکشی اور دوسروں کے قتل) کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے۔ پس چاہیئے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے اس کی مدد کی جائے گی۔ مال یتیم کے پاس نہ پھٹکو مگر احسن طریقے سے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائے۔ عہد کی پابندی کرو بیشک عہد کے بارے میں تم کو جواب دہی کرنی ہوگی۔ پیمانے سے دو تو بھر کر دو، اور تولو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی بہتر ہے۔ کسی ایسی چیز کے پیچھے نہ لگو جسکا تمہیں علم نہ ہو یقیناً آنکھ کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہونی ہے (☆)۔ زمین میں اکڑ کر نہ چلو تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو نہ پہاڑوں کی بلندی کو پہنچ سکتے ہو۔ (بنی اسرائیل 22--37)

(☆) اس کا مطلب ہے کہ لوگوں کی جاسوسی میں مت لگ جاؤ کہ کوئی کیا کرتا ہے یا اسکے اعمال کیسے ہیں افواہیں پھیلانے، تہمت اور الزام تراشی، غیبت اور بدگمانی سے منع کیا گیا ہے)

111۔ اے محمدؐ ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہے۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔ اور بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ کھلی ہوں یا چھپی۔ اور کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو، مگر حق کے ساتھ۔ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم

سمجھ بوجھ سے کام لو۔ اور یہ کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے۔ ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔ ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اسکے امکان میں ہے ۔ جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ داروں ہی کا کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ ان باتوں کی ہدایت اللہ نے تمھیں کی ہے شائد کہ تم نصیحت قبول کرو۔ نیز اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔ لہذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستے پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹ کر تمھیں پراگندہ کر دیں گے۔ یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمھیں کی ہے' شائد کہ تم بدی کے راستے سے بچو۔ (الانعام 151-153) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 85,9۔

حلال اور حرام کھانے کی چیزوں کے بارے میں دیکھیں باب نمبر 8

۲۳۔　مال۔ اولاد اور دیگر خواہشات نفس۔

112۔　لوگوں کیلئے مرغوبات نفس، عورتیں، اولاد' سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں، بڑی خوش آئند بنا دی گئی ہیں۔ مگر یہ سب دنیا کی چندروزہ زندگی کے سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے، وہ تو اللہ کے پاس ہے۔ (ال عمران 14)

113۔　اے ایمان لانے والو۔ جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہو اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد حقیقت میں سامان آزمائش ہیں اور اللہ کے پاس اجر دینے کیلئے بہت کچھ ہے۔ (الانفال 27-28)

114۔　اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں ان سے ہوشیار رہو۔ اور اگر تم عفو و درگزر سے کام لو اور معاف کر دو تو اللہ غفور و رحیم ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔ لہذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو، اور سنو اور اطاعت کرو، اور اپنے مال خرچ کرو، یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے۔ جو اپنے دل کی تنگی (کنجوسی) سے محفوظ رہ گئے بس وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (التغابن 14-16)　دیکھیں چوتھا باب آیت نمبر 48 کا نوٹ

115۔　یہ مال اور یہ اولاد محض دنیاوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہے' اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور انہیں سے اچھی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔ فکر اس دن کی ہونی چاہئے جبکہ ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور تم زمین کو بالکل برہنہ پاؤ گے۔ اور ہم تمام انسانوں کو اس طرح گھیر کر جمع کریں گے کہ (اگلوں پچھلوں میں سے) ایک بھی نہ چھوٹے گا۔ اور سب کے سب تمہارے رب کے حضور صف در صف پیش کئے جائیں گے۔ (الکھف-48۔46)

116۔　کبھی تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا ہے جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا اللہ بنا لیا ہو؟ کیا تم ایسے شخص کو راہ

راست پر لانے کا ذمہ لے سکتے ہو؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سنتے اور سمجھتے ہیں؟ یہ تو جانوروں کی طرح ہیں' بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔ (الفرقان 43-44)

117۔ پھر جب وہ ہنگامہ عظیم بر پا ہو گا جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی تھی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی' دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہو گی۔ اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بُری خواہشات سے باز رکھا تھا' جنت اس کا ٹھکانا ہو گی۔ (النزعت 34-41) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 42,43

۲۴۔ خیانت

118۔ (یوسفؑ نے کہا) جو خیانت کرتے ہیں ان کی چالوں کو اللہ کامیابی کی راہ نہیں لگاتا ہے۔ میں کچھ اپنے نفس کی بچت نہیں کر رہا ہوں نفس بدی پر اکساتا ہی ہے اِلّا یہ کہ کسی پر میرے رب کی رحمت ہو' بیشک میرا رب بڑا غفور و رحیم ہے۔ (یوسف 52-53) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 113۔ دیکھیں تیسرے باب میں ''امانتوں کا خیال رکھیں''۔

۲۵۔ خسارے والے لوگ

119۔ زمانے کی قسم انسان درحقیقت بڑے خسارے میں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔ (العصر)

۲۶۔ رشوت

120۔ اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناروا طریقہ سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض کیلئے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔ (البقرہ 188) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 9۔

۲۷۔ شراب رنشہ کا استعمال

121۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔ نماز اس وقت پڑھنی چاہیے جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو۔ (النساء 43)

122۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ یہ شراب اور جوُا اور یہ آستانے اور پانسے، یہ سب گندے شیطانی کام ہیں ان سے پرہیز کرو امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟ اللہ اور اس کے رسولؐ کی بات مانو اور باز آ جاؤ۔ لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ رسولؐ پر بس صاف صاف حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی۔ (المائدہ 90-92)

(نوٹ ؛ آستانوں سے مراد وہ مقامات ہیں جن کو غیر اللہ کی نذر یا نیاز چڑھانے کیلئے لوگوں نے مخصوص کر رکھا ہو' خواہ وہاں کوئی پتھر یا لکڑی کی مورت ہو یا نہ ہو۔ ہماری زبان میں اس کا ہم معنی لفظ آستانہ ہے جو کسی بزرگ یا دیوتا سے' یا کسی خاص مشرکانہ اعتقاد سے وابستہ ہو۔ پانسوں کی مندرجہ ذیل تین بڑی قسمیں دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ (ا)۔ مشرکانہ فال گیری۔ جیسے اُس زمانے میں ہبل بت کے اندر سات تیر رکھے ہوئے تھے۔ لوگ جا کر متولی کو نذرانہ دیتے، دعا مانگتے اور پھر متولی ایک تیر نکالتا جس پر لکھے ہوئے لفظ (جو پہلے سے لکھے ہوتے) کو ہبل کا فیصلہ مان لیتے۔ (2)۔ توہم پرستانہ فال گیری۔ زندگی کے معاملات کا فیصلہ یا قسمت کا حال رمل۔ نجوم۔ جفر۔ شگونوں اور فال گیری کے دیگر بے شمار طریقوں سے معلوم کرنا۔ (3)۔ جوئے کی قسم کے کھیل۔ لاٹری اور معمہ قسم کے کھیل جن میں اتفاقی طور پر انعام کسی ایک آدمی کا نکل آتا ہے۔ مگر پیسے باقی سب کی جیب سے چلے جاتے ہیں۔ قرعہ اندازی کی سادہ صورت اسلام میں جائز رکھی گئی ہے جس میں دو برابر کے جائز کاموں یا دو برابر کے حقوق کے درمیان فیصلہ کرنا ہو۔ مثلاً اگر دو آدمیوں کا حق ہر حیثیت سے بالکل برابر ہو اور فیصلہ کرنے والے کیلئے ان میں کسی کو ترجیح دینے کی معقول وجہ موجود نہ ہو۔ اس صورت میں دونوں کے رضامندی سے قرعہ اندازی پر فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ یا مثلاً دو کام یکساں درست ہیں اور عقلی حیثیت سے آدمی ان دونوں کے درمیان تذبذب ہو گیا ہے کہ ان میں سے کس کو اختیار کرے۔ اس صورت میں ضرورت ہو تو قرعہ اندازی کی جا سکتی ہے۔) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 105

۲۸۔ علم کے بغیر بحثیں

123۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو علم کے بغیر اللہ کے بارے میں بحثیں کرتے ہیں اور ہر شیطان سرکش کی پیروی کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ اس کے تو نصیب ہی میں یہ لکھا ہے کہ جو اس کو دوست بنائے گا اسے وہ گمراہ کر کے چھوڑے گا اور عذاب جہنم کا راستہ دکھائے گا۔ (الحج 3 تا 4)

124۔ بکثرت لوگوں کا حال یہ ہے علم کے بغیر محض اپنی خواہش کی بناء پر گمراہ کن باتیں کرتے ہیں ان حد سے گزرنے والوں کو تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ تم کھلے گناہ گاروں سے بچو اور چھپے گناہوں سے بھی، جو لوگ جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں وہ اپنی کمائی کا بدلہ پا کر رہیں گے۔ (الانعام 119-120) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 13,63

۲۹۔ غیبت

125۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ بہت شک کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض شک گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کرو اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے ۔ (الحجرات 12)

(نوٹ: علماء نے غیبت کی حسب ذیل صورتیں جائز قرار دیں۔

(1) ظالم کے خلاف مظلوم کی شکایت ہر اس شخص کے سامنے جس سے وہ توقع رکھتا ہو کہ وہ ظلم کو دفع کرنے کیلئے کچھ کر سکتا ہے۔

(2) اصلاح کی نیت سے کسی شخص کی بُرائیوں کا ذکر ایسے لوگوں کے سامنے جن سے یہ امید ہو کہ وہ ان بُرائیوں کو دور کرنے کیلئے کچھ کر سکیں گے

(3) فتویٰ کی خاطر مفتی کے سامنے صورت واقع بیان کرنا جس میں کسی شخص کے کسی غلط فعل کا ذکر آ جائے۔

(4)　لوگوں کو کسی شخص یا اشخاص کے شر سے خبردار کرنا تا کہ وہ اس کے نقصان سے بچ سکیں۔ مثلاً راویوں، گواہوں اور مصنفین کی کمزوریاں بیان کرنا۔ باالاتفاق جائز ہی نہیں واجب ہے کیونکہ اس کے بغیر شریعت کو غلط روائیتوں کی اشاعت سے، عدالتوں کو بے انصافی سے اور عوام یا طالبان علم کو گمراہیوں سے بچانا ممکن نہیں ہے مثلاً کوئی شخص کسی سے شادی بیاہ کا رشتہ کرنا چاہتا ہو یا کسی کے پڑوس میں مکان لینا چاہتا ہو یا کسی سے شراکت کا معاملہ کرنا چاہتا ہو یا کسی کو اپنی امانت سونپنا چاہتا ہو اور آپ سے مشورہ لے تو آپ کیلئے واجب ہے کہ اس کا عیب اور اچھائی اسے بتا دیں تا کہ ناواقفیت میں وہ دھوکہ نہ کھا جائے۔

(5)　ایسے لوگوں کے خلاف علی الاعلان آواز بلند کرنا یا ان کی بُرائیوں پر تنقید کرنا جو فسق و فجور پھیلا رہے ہوں یا بدعات اور گمراہیوں کی اشاعت کر رہے ہوں یا خلق خدا کو بے دینی اور ظلم و جور کے فتنوں میں مبتلا کر رہے ہوں۔

(6)　جو لوگ کسی بُرے لقب سے اس قدر مشہور ہو چکے ہوں کہ وہ اس لقب کے سوا کسی اور لقب سے پہچانے نہ جا سکتے ہوں تو ان کیلئے وہ لقب استعمال کرنا بغرض تعریف نہ کہ نقص نکالنے کے طور پر۔) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 29

۳۰۔　فعل قوم لوط

126۔　لوطؑ کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔ یاد کرو جبکہ ان کے بھائی لوطؑ نے ان سے کہا تھا'' کیا تم ڈرتے نہیں؟ میں تمہارے لئے ایک امانت دار رسول ہوں، لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں اس کام پر تم سے کسی اجر کا طالب نہیں ہوں، میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے کیا تم دنیا کی مخلوق میں سے مردوں کے پاس جاتے ہو اور تمہاری بیویوں میں تمہارے رب نے تمہارے لئے جو کچھ پیدا کیا ہے اسے چھوڑ دیتے ہو؟ بلکہ تم لوگ تو حد سے ہی گزر گئے ہو''۔ (الشعراء 160-166)

127۔　اور لوطؑ کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا' پھر یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا؟ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔ (الاعراف 80-81)

۳۱۔　کانا پھوسی / سرگوشیاں کرنا

128۔　لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی نیک کام کیلئے یا لوگوں کے معاملات میں اصلاح کرنے کیلئے کسی سے کچھ کہے تو یہ البتہ بھلی بات ہے۔ اور جو کوئی اللہ کی رضا جوئی کیلئے ایسا کرے گا اسے ہم بڑا اجر عطا کریں گے (النساء 114)

129۔　کانا پھوسی تو ایک شیطانی کام ہے اور وہ اس لئے کی جاتی ہے کہ ایمان لانے والے لوگ اس سے رنجیدہ ہوں۔ حالانکہ بے اذن اللہ وہ انہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ (المجادلہ 10)

۳۲۔　گواہی / شہادت چھپانا

130۔　اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ۔ جو شہادت چھپاتا ہے اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے

بے خبر نہیں ہے۔ (البقرہ283)

131۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور اللہ واسطے کے گواہ بنو' اگر چہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریق معاملہ خواہ مالدار ہو یا غریب' اللہ تم سے زیادہ انکا خیر خواہ ہے۔ لہذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو۔ اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہوئے اللہ کو اس کی خبر ہے۔ (النساء135)

۳۳۔ گواہ کو تنگ کرنا۔

132۔ ہاں جو تجارتی لین دین دست بدست تم لوگ آپس میں کرتے ہو اسکو نہ لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں، مگر تجارتی معاملے طے کرتے وقت گواہ کر لیا کرو۔ کاتب اور گواہ کو ستایا نہ جائے۔ ایسا کرو گے تو گناہ کا کام کرو گے۔ اللہ کے غضب سے بچو وہ تم سے صحیح طریق عمل کی تعلیم دیتا ہے اور اسے ہر چیز کا علم ہے۔ (البقرہ282)

۳۴۔ ناشکرے لوگ۔

133۔ انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس پر کوئی سخت وقت آتا ہے تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہم کو پکارتا ہے۔ مگر جب ہم اس کی مصیبت ٹال دیتے ہیں تو ایسا چل نکلتا ہے کہ گویا اس نے کبھی اپنے کسی بُرے وقت پر ہم کو پکارا ہی نہ تھا۔ اس طرح حد سے گزر جانے والوں کیلئے ان کے کرتوت خوشنما بنا دیئے گئے ہیں۔ (یونس12)

134۔ اگر کبھی ہم انسان کو اپنی رحمت سے نوازنے کے بعد پھر اس سے محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس ہوتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے۔ اور اگر اس مصیبت کے بعد جو اُس پر آئی تھی ہم اسے نعمت کا مزا چکھاتے ہیں تو کہتا ہے میرے تو سارے دکھ درد ختم ہو گئے۔ پھر وہ پھولا نہیں سماتا اور اکڑنے لگتا ہے۔ اس عیب سے پاک اگر کوئی ہیں تو بس وہ لوگ جو صبر کرنے والے اور نیکوکار ہیں اور وہی ہیں جن کیلئے درگزر بھی ہے اور بڑا اجر بھی۔ (ہود9-11)

135۔ انسان کبھی بھلائی کی دعا مانگتے نہیں تھکتا اور جب کوئی آفت اس پر آ جاتی ہے تو مایوس و دل شکستہ ہو جاتا ہے۔ مگر جوں ہی کہ سخت وقت گزر جانے کے بعد ہم اسے اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں یہ کہتا ہے کہ ''میں اسی کا مستحق ہوں اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت کبھی آئے گی۔ لیکن اگر واقعی میں اپنے رب کی طرف پلٹایا گیا تو وہاں بھی مزے کروں گا'' حالانکہ کفر کرنے والوں کو لازماً ہم بتا کر رہیں گے کہ وہ کیا کر کے آئے ہیں اور انہیں ہم بڑے گندے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ انسان کو جب ہم نعمت دیتے ہیں تو وہ منہ پھیرتا ہے اور اکڑ جاتا ہے اور جب اسے کوئی آفت چھُو جاتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگتا ہے۔ (حم السجدہ49-51)

136۔ انسان پر جب کوئی آفت آتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتا ہے۔ پھر اسکا رب اپنی

نعمت سے نواز دیتا ہے تو وہ اس مصیبت کو بھول جاتا ہے جس پر وہ پہلے پکار رہا تھا اور دوسروں کو اللہ کے برابر ٹھہراتا ہے تا کہ اسکی راہ سے گمراہ کرے۔(الزمر 8)۔

۳۵۔ مومنوں کو اذیت دینا

137۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کیلئے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔ (الاحزاب 57-58)

۳۶۔ جھوٹی قسمیں کھانا۔

138۔ اللہ کے نام کو ایسی قسمیں کھانے کیلئے استعمال نہ کرو' جن سے مقصود نیکی اور تقویٰ اور اللہ کے بندوں کو بھلائی کے کاموں سے باز رکھنا ہو۔ اللہ تمہاری ساری باتیں سن رہا ہے' اور سب کچھ جانتا ہے۔ جو بے معنی قسمیں تم بلا ارادہ کھا لیا کرتے ہو' ان پر اللہ گرفت نہیں کرتا مگر جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو ان کی باز پرس وہ ضرور کرے گا۔ اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے۔(البقرہ 224-225)

139۔ تم لوگ جو مہمل قسمیں کھا لیتے ہو ان پر اللہ گرفت نہیں کرتا مگر جو قسمیں تم جان بوجھ کر کھاتے ہو ان پر وہ ضرور تم سے باز پرس کرے گا۔ (ایسی قسمیں توڑنے کا) کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو وہ اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ جو تم اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے پہناؤ یا ایک غلام آزاد کرو اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے' یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھا کر توڑ دو۔ اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو اس طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لئے واضح کرتا ہے شائد کہ تم شکر ادا کرو۔(المائدہ 89) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 5,14,23,109

(نوٹ: احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے کسی بات کی قسم کھائی ہو اور بعد میں اس پر واضح ہو جائے ہ اس قسم کے توڑ دینے میں ہی خیر اور بھلائی ہے تو اسے قسم توڑ دینی چاہئے اور اس آیت میں دیا ہوا کفارہ ادا کرنا چاہئے۔ قسم کھا کر اس پر اپنی شان اور اناء کی خاطر اڑ جانا صحیح نہیں ہے)

۳۷۔ مسلمان کہلوانے والے کو کافر کہنا

140۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو' جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے نکلو تو دوست دشمن میں تمیز کرو اور جو تمہاری طرف سلام سے پہل کرے اسے فوراً نہ کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے۔ اگر تم دنیاوی فائدہ چاہتے ہو تو اللہ کے پاس تمہارے لئے بہت سے اموال غنیمت ہیں۔ آخر اسی حالت میں تم خود بھی تو اس سے پہلے مبتلا رہ چکے ہو پھر اللہ نے تم پر احسان کیا. لہذا تحقیق سے کام لو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (النساء 94)

۳۸۔ خدا کی ساخت میں ردو بدل کرنا۔

141۔وہ (کافر) اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے۔ (وہ اس شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں) جس نے اللہ سے کہا تھا کہ ''میں تیرے بندوں میں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا۔ میں انہیں بہکاؤں گا' میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا' میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے اور میں انہیں حکم دوں گا اور وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردو بدل کریں گے'' اس شیطان کو جس نے اللہ کے بجائے ولی و سرپرست بنالیا وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔(النساء116119-)

۳۹۔　شک کرنا۔تجسس کرنا/جاسوسی

142۔　اے لوگو جو ایمان لائے ہو بہت شک کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض شک گناہ ہوتے ہیں۔تجسس (جاسوسی) نہ کرو۔(الحجرات12)

۴۰۔　غفلت میں کھوئے ہوئے لوگ۔

143۔اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کیلئے پیدا کیا ہے۔ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں۔ (الاعراف179)

ان بُرے اعمال کے علاوہ مندرجہ ذیل بُرے کام دوسرے ابواب میں بھی شامل ہیں۔جو نیک اعمال پہلے باب میں دیئے گئے ہیں ان کے خلاف ہر عمل بد کہلائے گا۔دوسرے ابواب میں دیئے گئے اعمال بد کی تفصیل۔

پہلا باب

اللہ کی آیات کا مذاق اڑانا۔

اپنے کیئے پر اصرار کرنا۔

تکبر۔

شرک۔

تیسرا باب

یتیموں کا مال کھانا۔

حرام مال کھانا۔

دوسروں کا مال کھانا/رشوت و حرام کھانا۔

کم تولنا۔

دکھاوے کیلئے خرچ یا احسان کرنا۔

زکوۃ نہ دینا۔

کنجوسی/بخیلی/تنگ دلی۔

سود کھانا۔

فضول خرچی۔

خیانت۔

مرغوبات نفس میں گرفتار۔(اولاد،دولت،مویشی،زمینیں)۔

مال کی ہوس/محبت۔

غریبوں کا مذاق اڑانا/سائل کو جھڑکنا۔

چوتھا باب

عورتوں کو اذیت دینا۔

بدکاری/زناء/فحاشی۔

اولاد کا قتل۔

عورتوں پر تہمت/الزام لگانا۔

یتیموں کا مال کھانا۔

اولاد کی عنایت کو کسی اور سے منسوب کرنا۔

بے شرمی/بے حیائی۔

پانچواں باب

دشمن کے مقابلے میں پیٹھ دکھانا۔

دوسروں (دشمنوں) کو اپنا راز دار بنانا۔

فتنہ برپا کرنا۔

ساتواں باب

خودکشی۔قتل۔

حد سے گذر جانے والے۔

لوگوں کو خوف زدہ کرنا۔

آٹھواں باب

حرام کھانے کی چیزیں۔

بُرائی کا ڈھنڈورا پیٹنا۔

متفرق احکامات جو اس باب میں شامل ہیں۔ دیگر متفرق ضروری احکامات جو اس باب میں دی گئی آیات میں موجود ہیں ان کی فہرست اور آیات کے نمبر جہاں پر یہ حکم موجود ہے۔

اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔4

اللہ کی لعنت۔ 67

اللہ بے حیائی اور ظلم سے منع کرتا ہے۔ 14

اے نبی بد دیانت لوگوں کی سفارش نہ کرو۔ 8

اقتدار میں آکر لوگ فساد پھیلاتے ہیں۔ 4

ایمان کے بغیر سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ 18,96

آزمائش۔ 113,43,41

اکثریت کے کہنے پر چلنا۔ 11

اولاد کا قتل۔ 110,111

ایمان لانے کے بعد کفر کرنا۔ 39

بُرائی کرنے والے سے درگذر کریں ۔ 81

بدی کا بدلہ اتنا ہے جتنا قصور کیا۔ 12,99

بے علم لوگوں کی پیروی نہ کریں۔ 22

بُرائی کا ڈھنڈورا پیٹنا۔81

کافروں کو ایمان والوں کی بنسبت اچھا کہنا۔6

گناہ اور ظلم اور زیادتی۔ 9 دیکھیں ساتواں باب

منافق ایک دوسرے کے ہم رنگ ہیں۔13

مال اور اولاد پر فخر کرنا/آزمائش ہیں۔23,50,113

موت ہر حال میں آئے گی۔ 33

ناکام اور نامراد لوگ۔18

نیک اور بد برابر نہیں ہو سکتے۔26

نفس بدی پر اکساتا ہے۔118

وقار کا خیال گناہ پر جما دیتا ہے۔4

یتیموں کو دھتکارنا۔ 30

تیسرا باب

رزق کی تقسیم۔زکوٰۃ۔وراثت۔لین دین اور خرچ

مضامین۔اس باب میں شامل مضامین کی فہرست۔ بریکٹ میں دیئے ہؤا نمبر اُس صفحہ کا ہے جہاں اس مضمون کی آیات ہیں۔

ا۔ اللہ کی راہ میں خرچ۔فیاضی/خیرات/صدقہ

1۔ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخرت کو اور ملائیکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر مسکینوں اور مسافروں پر، مدد کے لیے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے' نماز قائم کرے اور زکوۃ دے۔ (البقرہ 177)

2۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔احسان کا طریقہ اختیار کرو کہ اللہ محسنوں کو پسند کرتا ہے۔(البقرہ195)

3۔ لوگ پوچھتے ہیں ہم کیا خرچ کریں؟ جواب دو کہ جو مال بھی تم خرچ کرو، اپنے والدین پر، رشتے داروں پر ،یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو۔اور جو بھلائی بھی تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہوگا۔ (البقرہ215)

4۔ پوچھتے ہیں: ہم راہِ اللہ میں کیا خرچ کریں؟ کہو جو کچھ تمھاری ضرورت سے زیادہ ہو۔اس طرح اللہ تمھارے لئے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے، شائد کہ تم دینا اور آخرت دونوں کی فکر کرو۔(البقرہ219 تا 220)

5۔ تم نے دیکھا اس شخص کو جو آخرت کی جزا اور سزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے، اور مسکین کو کھانا دینے پر نہیں اُکساتا۔پھر تباہی ہے ان نماز پڑھنے والوں کیلئے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں۔(الماعون)

6۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو کچھ مال متاع ہم نے تم کو بخشا ہے، اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ دن آئے، جس میں نہ خرید وفروخت ہوگی، نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش چلے گی۔اور ظالم اصل میں وہی ہیں، جو کفر کی روش اختیار کرتے ہیں۔(البقرہ 254)

7۔ اور جو مال اللہ نے تجھے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دنیا میں سے بھی اپنا حصہ فراموش نہ کر۔ احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر، اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔ (القصص 77)

8۔ مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسن دیا ہے ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا۔ اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔ (الحدید 18)

9۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جو مال تم نے کمائے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے زمین سے تمہارے لئے نکالا ہے، اس میں سے بہتر حصہ راہ اللہ میں خرچ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی راہ میں دینے کے لئے بُری سے بُری چیز چھانٹنے کی کوشش کرنے لگو، حالانکہ وہی چیز اگر کوئی تمہیں دے تو تم ہرگز اسے لینا گوارا نہ کرو گے۔ اِلّا یہ کہ اس کو قبول کرنے میں تم بے پرواہی برت جاؤ۔ تمہیں جان لینا چاہیے کی اللہ بے نیاز ہے اور بہترین صفات سے تعریف کیا گیا ہے۔ شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرزِ عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے، مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے۔ اللہ بڑا فراخ دست اور دانا ہے۔ (البقرہ 267 تا 268)

10۔ تم نے جو کچھ بھی خرچ کیا ہو اور جو نذر بھی مانی ہو، اللہ کو اس کا علم ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اگر اپنے صدقے علانیہ دو، تو یہ بھی اچھا ہے، لیکن اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ تمہاری بہت سی بُرائیاں اس طرزِ عمل سے دور ہو جاتی ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو بہرحال اس کی خبر ہے۔ لوگوں کو ہدایت بخش دینے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔ ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ اور خیرات میں جو مال تم خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے لیے بھلا ہے۔ آخر تم اسی لئے تو خرچ کرتے ہو کہ اللہ کی رضا حاصل ہو۔ تو جو کچھ مال تم خیرات میں خرچ کرو گے اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا۔ اور تمہاری حق تلفی ہرگز نہ ہوگی۔ (البقرہ۔ 270 تا 272)

11۔ خاص طور پر مدد کے مستحق وہ تنگ دست لوگ ہیں جو اللہ کے کام میں ایسے گھر گئے ہیں کہ اپنی ذاتی روٹی کمانے کے لئے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے۔ ان کی خودداری دیکھ کر ناواقف آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ خوشحال ہیں۔ تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو۔ مگر وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ مانگیں۔ ان کی مدد میں جو کچھ مال تم خرچ کرو گے وہ اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں۔ (البقرہ 273 تا 274)

12۔ تمہارا قرضدار تنگ دست ہو، تو ہاتھ کھلنے تک اسے مہلت دو، اور جو صدقہ کر دو، تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے، اگر تم سمجھو۔ اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو، جبکہ تم اللہ کی طرف واپس ہو گے۔ وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا۔ اور کسی پر ظلم ہرگز نہ ہوگا۔ (البقرہ 280 تا 281)

13۔ لوگوں کے لئے مرغوباتِ نفس عورتیں، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، چیدہ گھوڑے، مویشی اور زرعی زمینیں بڑی خوش آیند بنادی گئی ہیں۔ مگر یہ سب دنیا کی چند روزہ زندگی کے سامان ہیں۔ حقیقت میں جو بہتر ٹھکانا ہے، وہ اللہ کے

پاس ہے۔ کہو میں تمہیں بتاؤں کہ ان سے زیادہ اچھی چیز کیا ہے؟ جو لوگ تقویٰ کی روش اختیار کریں ان کیلئے ان کے رب کے پاس باغ ہیں۔ (ال عمران 14 تا 15)

14۔ تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (خدا کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو۔ اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس سے بے خبر نہ ہوگا۔ (الِ عمران 91 تا 92)

15۔ دوڑ کر چلو اس راہ پر جو تمہارے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جاتی ہے۔ جس کی وسعت زمین اور آسمانوں جیسی ہے اور وہ ان نیک دل لوگوں کے لئے مہیا کی گئی ہے جو ہر حال میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں خواہ بدحال ہوں یا خوش حال، جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسرں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ایسے نیک لوگ اللہ کو بہت پسند ہیں۔ (ال عمران 133 تا 134)

16۔ اور ایسے لوگ بھی اللہ کو پسند نہیں ہیں جو کنجوسی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی ہدایت کرتے ہیں۔ اور جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اسے چھپاتے ہیں۔ ایسے کافر نعمت لوگوں کے لئے ہم نے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ بھی اللہ کو ناپسند ہیں جو اپنے مال محض لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور در حقیقت نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ روز آخر پر۔ سچ یہ ہے کہ شیطان جس کا رفیق ہوا اُسے بہت ہی بُری رفاقت میسر آئی۔ آخر ان لوگوں پر کیا آفت آ جاتی اگر یہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے۔ اگر یہ ایسا کرتے تو اللہ سے ان کی نیکی کا حال چھپا نہ رہ جاتا۔ (النساء 37 تا 39)

17۔ آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو۔ تمہارے اعمال کو اللہ دیکھ رہا ہے۔ (البقرہ۔ 236 تا 237)

18۔ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ وہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اور ان کی خیرات کو قبولیت عطا فرماتا ہے اور یہ کہ اللہ بہت معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔ (التوبہ 104)

19۔ اُن (دانشمند لوگوں) کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کیلئے صبر سے کام لیتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں اور بُرائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔ آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لئے ہے یعنی ایسے باغ جو ان کی ابدی قیام گاہ ہوں گے۔ وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور انکے آباؤ اجداد اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو صالح ہیں وہ بھی ان کے ساتھ وہاں جائیں گے۔ (الرعد 22 تا 23)

20۔ اے نبیؐ میرے جو بندے ایمان لائے ہیں ان سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں، اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کھلے اور چھپے (راہ خیر میں) خرچ کریں قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوست نوازی ہو سکے گی۔ (ابراہیم 31)

21۔ سچے اہل ایمان تو وہ لوگ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر لرز جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیات ان کے پاس پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر اعتماد رکھتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ حقیقی مومن ہیں ان کے رب کے پاس بڑے

درجے ہیں قصوروں سے درگذر اور بہترین رزق ہے۔(الانفال 2 تا 4)

22۔ بالیقین جو مرد اور جو عورتیں مسلم ہیں، مومن ہیں، مطیع فرمان ہیں، راست باز ہیں، صابر ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، صدقہ دینے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں۔اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔(الاحزاب 35)

23۔ البتہ متقی لوگ اس روز باغوں اور چشموں میں ہوں گے جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکو کار تھے، راتوں کو کم ہی سوتے تھے، پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے اور ان کے مالوں میں حق تھا سائل اور ان غریبوں کا جو مانگتے نہیں۔ زمین میں بہت سی نشانیاں ہیں یقین لانے والوں کیلئے، اور خود تمہارے اپنے وجود میں ہیں، کیا تم کو سوجھتا نہیں؟ آسمان ہی میں ہے، تمہارا رزق بھی اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ پس قسم ہے آسمان اور زمین کے مالک کی، یہ بات حق ہے، ایسی ہی یقینی جیسے تم بول رہے ہو۔ (الذریت 15 تا 23)

24۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دیں۔ جو لوگ ایسا کریں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور اس وقت وہ کہے کہ: اے میرے رب کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا: حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل پوری ہونے کا وقت آ جاتا ہے تو اللہ اس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (المنٰفقون 9 تا 11)

25۔ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور خرچ کرو ان چیزوں میں سے جن پر اس نے تم کو خلیفہ بنایا ہے۔ جو لوگ ایمان لائیں گے اور مال خرچ کریں گے ان کے لئے بڑا اجر ہے۔(الحدید 7)

26۔ دیکھو، تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرو۔ اس پر تم میں سے کچھ لوگ جو بخل کر رہے ہیں، حالانکہ جو بخل کرتا ہے وہ درحقیقت اپنے آپ سے ہی بخل کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ غنی ہے، تم ہی اس کے محتاج ہو۔ اگر تم منہ موڑو گے تو اللہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ تم جیسے نہ ہوں گے۔(محمد 38)

27۔ یہ (جنت والے) وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوگی، اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔(اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے جو سخت مصیبت کا طویل دن ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے بچا لے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا۔(الدھر 7 تا 11)

نوٹ: فقہاء نے نذر کی چار قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ سے یہ عہد کرے کہ وہ اس کی رضا کی خاطر نیک کام کرے گا۔ دوسری قسم یہ ہے کہ اگر اللہ نے اس کی فلاں حاجت پوری کر دی تو میں شکرانے میں فلاں نیک کام کروں گا۔ یہ دونوں نیکی کی نذریں ہیں۔ انہیں

پورا کرنا واجب ہے۔ تیسری قسم کی نذر اس لئے مانی جاتی ہے کہ آدمی ناجائز کام کرنے یا واجب کام نہ کرنے کا عہد کرے۔ چوتھی قسم میں آدمی کوئی مباح کام کرنے کو اپنے اوپر لازم کرے یا مستحب کام نہ کرنے کا عہد کرے۔ یہ دونوں جہالت یا ضد کی نذریں ہیں۔ تیسری قسم لاگو نہیں ہوتی اور چوتھی کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں لاگو نہیں ہوتی بعض کہتے ہیں پورا کرنا چاہیے اور بعض کہتے ہیں کہ کفارہ ادا کیں۔ حنفیوں کے نزدیک آخری دونوں پر کفارہ لازم ہے۔ نذر کے بارے میں ایک حدیث ہے کہ کسی ہونے والی چیز کو نذر پھیر نہیں سکتی البتہ اس کے ذریعہ سے کچھ مال بخیل سے نکلوا لیا جاتا ہے۔ جس کام میں از خود کوئی نیکی نہیں ہے اسے کرنے کی نذر ماننا مناسب نہیں۔ مثلاً پیدل حج کرنے کی نذر ماننا جب کہ سواری موجود ہو۔ اگر کسی نے نذر مانی ہو یا کسی بات کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائی ہو اور بعد میں دیکھے کہ اس سے بہتر بات دوسری ہے تو وہ دوسری بات کرے۔ یہی اس کا کفارہ ہے۔ نذر کا پھر بھی اگر کوئی کفارہ دینا چاہے تو اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم توڑنے کا ہے۔ دیکھیں آیت نمبر 139 دوسرا باب۔

28۔ مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا۔ اور جب وہ اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے، اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اُکساتے، اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو، اور مال کی محبت میں بُری طرح گرفتار ہو۔ (الفجر 15 تا 20)

29۔ اور دونوں نمایاں راستے اسے (نہیں) دکھا دیئے؟ مگر اس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہ کی اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟ کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا، یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔ پھر (اس کے ساتھ یہ کہ) آدمی ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر اور (اللہ کی مخلوق پر) رحم کی تلقین کی۔ (البلد 10 تا 17)

30۔ درحقیقت تم لوگوں کی کوششیں مختلف قسم کی ہیں۔ تو جس نے (راہ اللہ میں) مال دیا اور (اللہ کی نافرمانی سے) پرہیز کیا، اور بھلائی کو سچ مانا، اس کو ہم آسان راستے کیلئے سہولت دیں گے۔ (الیل 4 تا 7)

31۔ پس میں نے تم کو خبردار کر دیا ہے بھڑکتی ہوئی آگ سے۔ اس میں نہیں جھلسے گا مگر وہ انتہائی بدبخت جس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔ اور اس سے دور رکھا جائے گا وہ نہایت پرہیزگار جو پاکیزہ ہو، نیکی کی خاطر اپنا مال دیتا ہے، اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے جس کا بدلہ اسے دینا ہو۔ تو وہ صرف اپنے رب برتر کی رضا جوئی کیلئے یہ کام کرتا ہے اور ضرور وہ (اس سے) خوش ہو گا۔ (الیل 16 تا 21) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 83,84

۲۔ اللہ کی راہ میں خرچ کو اللہ کئی گنا بڑھا کر واپس کرتا ہے

32۔ تم میں کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے تا کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟ گھٹانا بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور بڑھانا بھی، اور اس کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ 244 تا 245)

33۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں صرف کرتے ہیں ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے، جیسے ایک دانہ بویا جائے۔ اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں۔ اسی طرح اللہ جس کے عمل کو چاہتا ہے، اضافہ عطا فرماتا ہے۔

وہ سخی بھی ہے اور علیم بھی۔ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر احسان جتاتے، نہ دکھ دیتے ہیں، ان کا اجران کے رب کے پاس ہے اور ان کیلئے کسی رنج اور خوف کا موقع نہیں۔ (البقرہ 261 تا 262)

(نوٹ؛۔ کوئی خیرات اللہ کے ہاں قبول نہ ہوگی اگر آدمی اپنے ماں باپ، بال بچوں، اور بھائی بہنوں کی ضروریات تو پوری نہ کرے اور باہر خیرات کرتا پھرے۔ زکوۃ سے بھی آدمی کو پہلے اپنے غریب رشتہ داروں کی مدد کرنی چاہیئے۔ پھر دوسرے مستحقین کی۔ میراث لازماً ان لوگوں کو ملے گی جیسا قرآن میں حکم دیا گیا ہے۔)

34۔　اور کافروں (☆) کو سیدھی راہ دکھانا اللہ کا دستور نہیں ہے بخلاف اس کے جو لوگ اپنے مال محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے دل کی پوری ثابت قدمی و قرار کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔ ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ ہو۔ اگر زور کی بارش ہو جائے تو دو گنا پھل لائے اور اگر زور کی بارش نہ بھی ہو تو ایک ہلکی پھوار ہی اس کے لئے کافی ہو جائے۔ تم جو کچھ کرتے ہو سب اللہ کی نظر میں ہیں۔ (البقرہ 264 تا 265) (☆) ۔ یہاں کافر کا لفظ ناشکرے اور منکر نعمت کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔

35۔　اے نبیؐ ان سے کہو! میرا رب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے۔ جو کچھ تم خرچ کر دیتے ہو اس کی جگہ وہی تم کو اور دیتا ہے۔ وہ سب رازقوں سے بہتر رازق ہے۔ (سبا 39)

36۔　اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اگر کوئی ایک نیکی کرے تو اللہ اسے دو چند کرتا ہے اور پھر اپنی طرف سے بڑا اجر عطا فرماتا ہے۔　(النسا 40)

37۔　اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہاری طرف پلٹایا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہرگز ظلم نہ ہوگا۔ (لانفال 60)

38۔　مردوں اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسن دیا ہے ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا۔ اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان کیلئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخی ہیں۔ الحدید 18 تا 19)

39۔　اگر تم اللہ کو قرض حسن دو تو وہ تمہیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا۔ اللہ بڑا قدردان اور بردبار ہے۔ حاضر اور غائب ہر چیز کو جانتا ہے۔ زبردست اور دانا ہے۔ (التغابن 17 تا 18) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 8,10.

۳۔ زکوٰۃ

40۔　باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشتبہ نہ بناؤ اور نہ جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش کرو۔ نماز قائم کرو، زکوۃ دو، اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں ان کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ (البقرہ 42 تا 43)

41۔ اور کھاؤ ان کی پیداوار (کھیتوں اور باغوں کی) جب کہ یہ پھلیں، اور اللہ کا حق ادا کرو۔ جب ان کی فصل کاٹو، اور حد سے نہ گزرو کہ اللہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (الانعام 141)

نوٹ: یہ حکم عشر کے متعلق ہے۔ زکوۃ کی طرح فصل کی زکوۃ یعنی عشر دینا بھی فرض ہے۔

42۔ یقیناً فلاح پائی ہے ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ لغویات سے دور رہتے ہیں، زکوۃ کے طریقے پر عمل کرتے ہیں۔ (المومنون۔1 تا4)

43۔ یاد کرو، اسرائیل کی اولاد سے ہم نے پختہ وعدہ لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا، لوگوں سے بھلی بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا۔ (البقرہ 83)

44۔ (نیکی یہ ہے کہ آدمی)......... نماز قائم کرے، اور زکوۃ دے، اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں تو وفا کریں اور تنگی اور مصیبت کے وقت میں اور حق اور باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔ (البقرہ 177)

45۔ وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں، اور زکوۃ دیں ان کا اجر بیشک ان کے رب کے پاس ہے۔ اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔ (البقرہ 277) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 1,46,48

۴۔ سود

46۔ مگر جو لوگ سود کھاتے ہیں، ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے شیطان نے چھو کر باؤلا کر دیا ہو۔ اس حالت میں ان کے مبتلا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں 'تجارت بھی تو آخر سود ہی جیسی چیز ہے'۔ حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام۔ لہٰذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچے اور آئندہ کے لئے وہ سود خوری سے باز آ جائے، تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا، سو کھا چکا، اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جو اس حکم کے بعد پھر اسی حرکت کا اعادہ کرے، وہ جہنمی ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اللہ سود کا مٹھ مار دیتا ہے اور صدقات کو نشو ونما دیتا ہے۔ اور اللہ کسی ناشکرے بدعمل انسان کو پسند نہیں کرتا۔ ہاں وہ لوگ جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں، ان کا اجر بے شک ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو، اگر واقعی تم ایمان لائے ہو۔ لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اب بھی توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حقدار ہو۔ نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ (البقرہ۔ 275 تا 279)

47۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو یہ بڑھتا اور چڑھتا سود کھانا چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے مہیا کی گئی ہے اور اللہ اور رسولؐ کا حکم مان لو۔ توقع ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ (ال

عمران 130 تا 132)

48۔ جو سود تم دیتے ہو، تا کہ لوگوں کے اموال میں شامل ہو کر وہ بڑھ جائے، اللہ کے نزدیک وہ نہیں بڑھتا، اور جو زکوۃ تم اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے ارادے سے دیتے ہو، اس کے دینے والے درحقیقت میں اپنا مال بڑھاتے ہیں۔(الروم 39)

۵۔ وراثت/ میراث کی تقسیم

49۔ مردوں کے لئے اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو۔ اور عورتوں کیلئے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو، خواہ تھوڑا ہو یا بہت، اور یہ حصہ (اللہ) کی طرف سے مقرر ہے۔ اور جب تقسیم کے موقع پر کنبہ کے لوگ اور یتیم اور مسکین آئیں تو اس مال میں سے ان کو بھی کچھ حصہ دو، اور ان کے ساتھ بھلے مانسوں کی سی بات کرو۔ لوگوں کو اس بات کا خیال کر کے ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ خود اپنے پیچھے بے بس اولاد چھوڑتے تو مرتے وقت انہیں اپنے بچوں کے حق میں کیسے کچھ اندیشے لاحق ہوتے۔ پس چاہئے کہ وہ اللہ کا خوف کریں اور راستی کی بات کریں۔ جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں،
درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں، اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔
(النساء 7 تا 10)

50۔ تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے، اگر (میت کی وارث) دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔ اگر میت صاحب اولاد ہو (؟) تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہئے۔ اور اگر وہ صاحب اولاد نہ ہو، اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے۔ اور اگر میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو ماں چھٹے حصے کی حقدار ہوگی۔ یہ سب حصے اس وقت نکالے جائیں گے جب کہ وصیت جو میت نے کی ہو پوری کر دی جائے، اور قرض جو اس پر ہو ادا کر دیا جائے تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون بلحاظ نفع تم سے قریب تر ہے۔ یہ حصے اللہ نے مقرر کر دیئے ہیں، اور اللہ یقیناً سب حقیقتوں سے واقف اور ساری مصلحتوں کا جاننے والا ہے۔(النساء 11)

(؟)۔ یعنی بیٹے یا بیٹیاں یا دونوں ہوں تو والدین میں سے ہر ایک کو 6 /1 حصہ ملے گا۔ اُس کے بعد باقی جائیداد میں دوسرے رشتہ دار شریک ہوں گے۔

(نوٹ۔ وصیت کل جائداد کا ایک تہائی حصہ تک کی جا سکتی ہے۔ اس کے ذریعے دادا اور نانا اپنے مرے ہوئے، بچوں اور بچیوں کی اولاد کو اپنی جائداد سے وصیت کر سکتے ہیں۔ جن کا ویسے جائیداد میں حصہ نہیں بنتا۔ وصیت کے بارے میں مزید احکام دیکھیں۔ آیت نمبر 97,96,95,52, اور نوٹ آیت نمبر 52

51۔ اور تمہاری بیویوں نے جو کچھ چھوڑا ہو اس کا آدھا حصہ تمہیں ملے گا اگر وہ بے اولاد ہوں، ورنہ اولاد کی

صورت میں ترکہ کا ایک چوتھائی حصہ تمہارا ہے جب کہ وصیت جو انہوں نے کی ہو پوری کر دی جائے اور قرض جو انہوں نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے۔ اور وہ تمہارے ترکہ میں سے چوتھائی کی حقدار ہوں گی، اگر تم بے اولاد ہو۔ ورنہ صاحب اولاد ہونے کی صورت میں ان کا حصہ آٹھواں ہوگا۔ بعد اسکے کہ جو وصیت تم نے کی ہو وہ پوری کر دی جائے۔ اور جو قرض تم نے چھوڑا ہو وہ ادا کر دیا جائے۔(النساء12)

52۔ اور اگر وہ مرد یا عورت (جس کی میراث تقسیم طلب ہے) بے اولاد بھی ہو اور اس کے ماں باپ بھی زندہ نہ ہوں، مگر اس کا ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی اور بہن ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں، تو کل ترکہ کے ایک تہائی میں سب شریک ہوں گے، جب کہ وصیت کی گئی ہو پوری کر دی جائے، اور قرض جو میت نے چھوڑا ہو ادا کر دیا جائے۔ بشرطیکہ وہ ضرر رساں نہ ہو۔ یہ حکم ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ دانا و بینا اور نرم خُو ہے۔ یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا اسے اللہ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کرے گا اسے اللہ آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن سزا ہے۔(النساء12 تا 13)

(نوٹ:۔ وصیت میں ضرر رسانی یہ ہے کہ ایسے طریقے سے وصیت کی جائے جس سے مستحق رشتہ داروں کے حقوق تلف ہوتے ہوں، ایسا کرنا بڑا گناہ ہے۔ وصیت کل جائیداد کا 1/3 حصہ کی جا سکتی ہے۔ جن رشتہ داروں کو جائیداد میں سے حصہ مل رہا ہوتا ہے ان کے لئے وصیت کی اجازت نہیں ہے۔ انہیں اللہ کے بتائے ہوئے حساب سے حصہ ملے گا۔ وصیت ان رشتہ داروں کے لئے کی جا سکتی ہے جنہیں میراث میں سے کچھ نہیں مل سکتا۔ اس کے علاوہ کسی مستحق کو عاق بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا کرنا بڑا گناہ ہے۔ زندگی کے دوران آدمی اپنی جائیداد کو جیسے چاہے اور جس پر چاہے خرچ کر سکتا ہے۔ اس میں سے وارثوں اور غیر وارثوں کو تحفے کے طور پر جو کچھ چاہے دے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اور ضرورت مند رشتہ داروں، صدقہ، خیرات، فلاحی کاموں، غریبوں اور یتیموں کی نگہداشت میں دولت صرف کرے تو اللہ اجر دینے والا ہے۔ جائیداد میں سے بیٹیوں اور بہنوں کو حصہ نہ دینا اللہ کے حکم کے خلاف ورزی ہے۔ ان سے لکھوا لینا بھی زیادتی اور اللہ کے حکم کے خلاف ہے۔ انہیں ہر حال میں حصہ دینا ضروری ہے۔ خاندانی روایات اللہ کے حکم کے خلاف ہوں تو انہیں ختم کر دینا چاہیئے۔)

53۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تمہارے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو اور نہ یہ حلال ہے کہ انہیں تنگ کر کے اس مہر کا حصہ اڑا لینے کی کوشش کرو جو تم انہیں دے چکے ہو۔(النساء 19)

54۔ جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ۔ ہاں اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اور ہم نے ہر اس ترکے کے حقدار مقرر کر دیئے ہیں جو والدین اور رشتہ دار چھوڑیں۔ اب رہے وہ لوگ جن سے تمہارے عہد و پیمان ہوں ان کا حصہ انہیں دو یقیناً اللہ ہر چیز پر نگران ہے۔(النساء 32 تا 33) عورتوں کی کمائی کے بارے میں دیکھیں چوتھا باب آیت نمبر 26۔

55۔ لوگ تم سے کلالہ کے معاملہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہو اللہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص بے اولاد مر جائے اور اس کی ایک بہن ہو تو وہ اس کے ترکہ میں سے نصف پائے گی۔ اور اگر بہن بے اولاد مرے تو بھائی اس کا وارث

ہوگا۔ اگر میت کی وارث دو بہنیں ہوں تو وہ ترکے میں سے دو تہائی کی حقدار ہوں گی اور اگر کئی بھائی بہنیں ہوں تو عورتوں کا اکہرا اور مردوں کا دوہرا حصہ ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے احکام کی وضاحت کرتا ہے۔ تاکہ تم بھٹکتے نہ پھرو۔ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ (النساء 176)

(نوٹ۔ کلالہ کا مطلب ایسا شخص ہے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ بھی مر چکے ہوں۔ اس آیت میں جہاں مرنے والے کی بہن یا بھائی کے وارث ہونے کا حکم ہے تو وہ اس صورت میں ہوگا کہ باقی جن کا حصہ بنتا ہے وہ حصہ نکال کر باقی حصہ میں بھائی اور بہن وارث ہوں گے۔ مثلاً اگر مرنے والی عورت کا شوہر ہے یا مرنے والے مرد کی بیوی ہے تو ان کا حصہ نکال کر باقی بہن اور بھائی کو ملے گا۔ اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 28

۶۔ رزق کی تقسیم اور درجہ بندی

56۔ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی' ان کیلئے دنیا کی زندگی بڑی محبوب و دل پسند بنا دی گئی ہے ایسے لوگ ایمان کی راہ اختیار کرنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں، مگر قیامت کے روز پرہیز گار لوگ ہی ان کے مقابلے میں عالی مقام ہوں گے۔ رہا دنیا کا رزق' تو اللہ کو اختیار ہے' جسے چاہے بے حساب دے۔ (البقرہ 212)

57۔ اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا رزق دیتا ہے۔ یہ لوگ دنیا کی زندگی میں مگن ہیں۔ حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک تھوڑی سی پونجی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (الرعد 26)

58۔ اور دیکھو اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت عطا کی ہے۔ پھر جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ ایسے نہیں ہیں کہ اپنا رزق اپنے غلاموں کی طرف پھیر دیا کرتے ہوں۔ تاکہ دونوں اس رزق میں برابر کے حصہ دار بن جائیں۔ تو کیا اللہ ہی کا احسان ماننے سے ان لوگوں کو انکار ہے۔ (النحل 71)

نوٹ:۔ (یہاں اللہ تعالیٰ انسانوں سے فرماتا ہے کہ تم خود اپنے مال میں اپنے غلاموں اور نوکروں کو جب برابر کا درجہ نہیں دیتے۔ حالانکہ یہ مال اللہ کا دیا ہوا ہے۔ تو آخر کس طرح یہ بات تم صحیح سمجھتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اس کے بے اختیار بندوں کو بھی شریک کرلو۔ یعنی اللہ اپنی دولت، اپنی حکومت اور شان میں کسی اور کو کیوں کر شامل کرے گا۔ اور تم اپنی جگہ یہ کیوں سمجھ بیٹھے ہو کہ اختیارات اور حقوق میں اللہ کے یہ بندے بھی اللہ کے برابر کے حصہ دار ہیں؟)۔

59۔ جو کوئی جلدی کا خواہش مند ہو اسے یہیں ہم دے دیتے ہیں جو کچھ بھی جسے دینا چاہیں' پھر اس کے نصیب میں جہنم لکھ دیتے ہیں جسے وہ تاپے گا ملامت زدہ اور رحمت سے محروم ہو کر۔ اور جو آخرت کا خواہشمند ہو اور اس کیلئے کوشش کرے، جیسی کہ اس کیلئے کوشش کرنی چاہئے' اور ہو وہ مومن' تو ایسے ہر شخص کی کوشش پسندیدہ ہوگی۔ ان کو بھی' اور اُن کو بھی دونوں فریقوں کو ہم (دنیا میں) سامان زندگی دیئے جا رہے ہیں۔ یہ تیرے رب کا عطیہ ہے اور تیرے رب کی عطا کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ مگر دیکھ لو دنیا ہی میں ہم نے ایک گروہ کو دوسرے پر کیسی فضیلت دے رکھی ہے اور آخرت میں اس کے درجے اور بھی زیادہ ہوں گے۔ اور اس کی فضیلت اور بھی زیادہ بڑھ چڑھ کر ہوگی۔ (بنی اسرائیل 18 تا 21)

(نوٹ۔ فضیلت دے رکھی ہے سے مراد یہ نہیں کہ ان کے لباس مکان یا سواریوں میں ٹھاٹھ زیادہ ہے بلکہ وہ جو کچھ پاتے ہیں صداقت اور دیانت اور امانت سے پاتے ہیں۔ اعتدال سے خرچ کرتے ہیں حقداروں کے حقوق دیتے ہیں اور سائل اور محروم کا حصہ بھی ان کے

پاس ہے۔ آخرت کے طلب گاروں کی زندگی خداترسی اور پاکیزہ اخلاق کا نمونہ ہوتی ہے عام انسانوں میں ان کیلئے سچی عزت اور محبت اور عقیدت ہوتی ہے۔)

60۔ ایک روز وہ اپنی قوم کے سامنے اپنے پورے ٹھاٹھ میں نکلا۔ جو لوگ حیات دنیا کے طالب تھے وہ اسے دیکھ کر کہنے لگے'' کاش ہمیں بھی وہی کچھ ملتا جو قارون کو دیا گیا ہے یہ تو بڑا نصیبے والا ہے''۔ مگر جو لوگ علم رکھنے والے تھے وہ کہنے لگے''افسوس تمہارے حال پر'اللہ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کیلئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور یہ دولت نہیں ملتی مگر صبر کرنے والوں کو'' آخر کار ہم نے اسے اور اسکے گھر کو زمین میں دھنسا دیا۔ پھر کوئی اس کے حامیوں کا گروہ نہ تھا جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کو آتا اور نہ ہی وہ خود اپنی مدد کر سکا۔ اب وہی لوگ جو کل اس کی منزلت کی تمنا کر رہے تھے کہنے لگے افسوس ہم بھول گئے تھے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا دیتا ہے۔ اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ افسوس ہم کو یاد نہ رہا کہ کافر فلاح نہیں پایا کرتے''(القصص 79 تا 82)

61۔ اگر اللہ اپنے سب بندوں کو کھلا رزق دے دیتا تو وہ زمین میں سرکشی کا طوفان برپا کر دیتے مگر وہ ایک حساب سے جتنا چاہتا ہے نازل کرتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور ان پر نگاہ رکھتا ہے۔ (الشوریٰ 27)

62۔ کیا تیرے رب کی رحمت یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کی گزر بسر کے ذرائع تو ہم نے ان کے درمیان تقسیم کئے ہیں۔ اور ان میں سے کچھ لوگوں کو کچھ دوسرے لوگوں پر ہم نے بدرجہا فوقیت دی ہے تا کہ ایک دوسرے سے خدمت لیں۔ اور تیرے رب کی رحمت اس دولت سے زیادہ قیمتی ہے جو (ان کے رئیس) سمیٹ رہے ہیں۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سارے لوگ ایک ہی طریقے کے ہو جائیں گے تو ہم اللہ رحمٰن سے کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اور ان کی سیڑھیاں، جن سے وہ اپنے بالا خانوں پر چڑھتے ہیں، ان کے دروازے اور ان کے تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں' سب چاندی اور سونے کے بنوا دیتے۔ یہ تو محض حیات دنیا کی پونجی ہے اور دارِ آخرت تیرے رب کے ہاں صرف متقین کیلئے ہے۔ (الزحزف 32 تا 35) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 114,73,32,25

۷۔ پاک اور ناپاک برابر نہیں

63۔ اے پیغمبر! اُن سے کہہ دو کہ پاک اور ناپاک بہر حال یکساں نہیں ہیں۔ خواہ ناپاک کی بہتات تمہیں کتنا ہی فریفتہ کرنے والی ہو' پس اے لوگو جو عقل رکھتے ہو اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو۔ امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہو گی۔ (المائدہ 100)

۸۔ اللہ کے پاس بہتر چیز ہے/تمہارے پاس ختم ہونے والا/امتحان/دکھاوا ہے

64۔ اللہ کے عہد کو تھوڑے سے فائدے کے بدلے نہ بیچ ڈالو۔ جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ خرچ ہو جانے والا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا

ہے۔اور ہم ضرور صبر سے کام لینے والوں کو ان کا اجر ان کے بہترین اعمال کے مطابق دیں گے۔ (النحل 95 تا 96)

65۔ تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے۔اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر ہے اور باقی تر ہے، کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔ بھلا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہو اور وہ اسے پانے والا ہو کبھی اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے صرف حیات و دنیا کا سروسامان دے دیا ہو اور پھر وہ قیامت کے روز سزا کیلئے پیش کیا جانے والا ہے۔ (القصص 60 تا 61)

66۔ جو کچھ بھی تم لوگوں کو دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی چندروزہ زندگی کا سروسامان ہے اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے وہ بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔وہ ان لوگوں کیلئے ہے جو.......... ہم نے جو کچھ بھی رزق انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (الشوریٰ 36 تا 38)

۹۔ دوسروں کا مال کھانا / رشوت اور حرام مال کھانا

67 تم دیکھتے ہو کہ ان میں سے بکثرت لوگ گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں اور حرام کے مال کھاتے ہیں۔ بہت بُری حرکات ہیں جو یہ کر رہے ہیں۔ کیوں ان کے علماء اور مشائخ انہیں گناہ پر زبان کھولنے اور حرام کھانے سے نہیں روکتے؟ یقیناً بہت ہی بُرا کارنامہ زندگی ہے جو وہ تیار کر رہے ہیں۔ (المائدہ 62 تا 63)

68۔ اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو۔ (النساء 32)

69۔ اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناروا طریقہ سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض سے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔ (البقرہ 188)

70۔ اے لوگوں جو ایمان لائے ہو آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ۔ لین دین ہونا چاہئے آپس کی رضامندی سے۔اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔ جو شخص ظلم و زیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور اللہ کیلئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو تمہاری چھوٹی موٹی بُرائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ختم کر دیں گے اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے (النساء 29 تا 31)

71۔ اے ایمان لانے والو! جانتے بوجھتے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو۔ اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہو۔ اور جان رکھو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد حقیقت میں سامان آزمائش ہیں۔ اور اللہ کے پاس اجر دینے کیلئے بہت کچھ ہے۔ (الانفال 27 تا 28)

۱۰۔ دکھاوے کیلئے خرچ یا احسان کرنا

72۔ اے ایمان لانے والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو، جو

اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہو، اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے نہ آخرت پر۔ اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی، جس پر مٹی کی تہہ جمی ہوئی تھی اس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کرکے جو نیکی کماتے ہیں اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا۔ (البقرہ 264)
اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 16

۱۱۔ دنیاوی مال واسباب آزمائش / اور بہلاوہ ہے

73۔ اور نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو دنیاوی زندگی کی اس شان وشوکت کو جو ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے لوگوں کو دے رکھی ہے۔ وہ تو ہم نے انہیں آزمائش میں ڈالنے کیلئے دی ہے۔ اور تیرے رب کا دیا ہوا رزق حلال ہی بہتر اور پائندہ تر ہے۔ اپنے اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے، رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں اور انجام کی بھلائی تقویٰ ہی کیلئے ہے (طہ 129 تا 132)

74۔ اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور بہلاوہ، اصل زندگی کا گھر تو دار آخرت ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے (العنکبوت 64)

75۔ خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ۔ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے پر فخر جتانا اور مال واولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہوگئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشتکار خوش ہوگئے۔ پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہوگئی ہے۔ پھر بھُس بن کر رہ جاتی ہے۔ (الحدید 20)

76۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ سروسامان زمین پر ہے اس کو ہم نے زمین کی زینت بنایا ہے۔ تاکہ ان لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ آخر کار اس سب کو ہم ایک چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں۔ (الکھف 7 تا 8)

77۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو انہیں مال واولاد سے مدد دیئے جارہے ہیں تو گویا انہیں بھلائیاں دینے میں سرگرم ہیں؟ نہیں اصل معاملے کا انہیں شعور نہیں ہے۔ (المومنون 55 تا 56) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 28,71,83.

78۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کیلئے ایک شریعت اور ایک راہ عمل مقرر کی۔ اگرچہ تمہارا اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بھی بنا سکتا تھا۔ لیکن اس نے یہ اس لئے کیا کہ جو کچھ اس نے تم لوگوں کو دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ لہذا بھلائیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ آخر کار تم سب کو اللہ کی طرف پلٹ کر جانا ہے پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتا دے گا جس میں تم اختلافات کرتے رہے ہو۔ (المائدہ 48)

۱۲۔ رزق حلال کھائیں / بہتر ہے۔

79۔ لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو وہ

تمہارا کھلا دشمن ہے' تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھا تا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ وہ اللہ نے فرمائی ہیں۔(البقرہ 168 تا 169)۔ حلال اور حرام گوشت کے بارے میں دیکھیں آٹھواں باب۔

۱۳۔ فضول خرچی

80۔ اے بنی آدم ہر عبادت کے موقع پر خوبصورتی سے آراستہ رہو اور کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا (الاعراف 51)

81۔ فضول خرچی نہ کرو فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔
(بنی اسرائیل 26 تا 27)

82۔ رحمان کے (اصلی بندے) وہ ہیں............ جو خرچ کرتے ہیں نہ تو فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخل۔ بلکہ ان کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔(الفرقان 63 تا 67)

۱۴۔ مال اور اولاد کا بیان

83۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں ان سے ہوشیار رہو۔ اور اگر تم عفو درگزر سے کام لو اور معاف کر دو تو اللہ غفور و رحیم ہے تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں۔ اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔ لہٰذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو' اور سنو اور اطاعت کرو' اور اپنے مال خرچ کرو' یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے۔ جو اپنے دل کی تنگی (کنجوسی) سے محفوظ رہ گئے بس وہی فلاح پانے والے ہیں۔(التغابن 14 تا 16) نوٹ: دیکھیں نوٹ آیت نمبر 48 چوتھے باب میں۔

84۔ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور اس وقت وہ کہے کہ ''اے میرے رب کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا'' (المنفقون ۔ 10)

85۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے' اور وہ خود اس پر گواہ ہے' اور وہ مال و دولت کی محبت میں بُری طرح مبتلا ہے۔ تو کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا جب قبروں میں جو کچھ (مدفون) ہے اسے نکال لیا جائے گا اور سینوں میں جو کچھ (مخفی) ہے اسے برآمد کر کے اس کی جانچ پڑتال کی جائے گی؟ یقیناً ان کا رب اس روز اُن سے خوب باخبر ہوگا۔(العدیت 6 تا 11) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 24, 28,71,75,78,114

۱۵۔ ناپ تول میں ڈنڈی نہ ماریں

86۔ پیمانے ٹھیک بھرو اور کسی کو گھاٹا نہ دو۔ صحیح ترازو سے تولو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔ زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو اور اس ذات کا خوف کرو جس نے تمہیں اور گزشتہ نسلوں کو پیدا کیا ہے۔(الشعراء 181 تا 184)

87۔ اے محمدؐ ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، ناپ تول میں پورا انصاف کرو، ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہے۔ (الانعام 151 تا 152)

88۔ تباہی ہے ڈنڈی مارنے والوں کیلئے جن کا حال یہ ہے کہ جب لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں۔ اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو انہیں گھاٹا دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ ایک بڑے دن یہ اٹھا کر لائے جانے والے ہیں؟ ان دن جبکہ سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے ۔(المطففین 1 تا 6)

89۔ پیمانے سے دو تو پورا بھر کر دو، تو لو تو ٹھیک ترازو سے تولو۔ یہ اچھا طریقہ ہے اور بلحاظ انجام بھی یہی بہتر ہے۔ (بنی اسرائیل 35)

90۔ لہذا وزن اور پیمانے پورے کرو۔ لوگوں کو ان کی چیزوں میں گھاٹا نہ دو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اسی میں تمہاری بھلائی ہے اگر تم واقعی مومن ہو۔ (الاعراف 85)

۱۶۔ وصیت

91۔ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آئے اور وہ اپنے پیچھے مال چھوڑ رہا ہو تو والدین کے لئے معلوم طریقے سے وصیت کرے۔ یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔ پھر جنہوں نے وصیت سنی اور بعد میں اُسے بدل ڈالا تو اُس کا گناہ اُن بدلنے والوں پر ہوگا۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ البتہ جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وصیت کرنے والے نے نادانستہ یا قصداً حق تلفی کی ہے، اور پھر معاملے سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان وہ اصلاح کرے، تو اُس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (البقرہ 182 تا 180)

(نوٹ۔ یہ حکم اُس وقت تک لاگو تھا جب تک میراث کی تقسیم کے احکام نہیں آئے تھے۔ میراث کی تقسیم کے احکام آنے کے بعد وصیت فرض نہیں رہی۔ وارث کو وصیت کے ذریعے زیادہ مال دینا جائز نہیں۔ اُسے قرآن میں دیئے ہوئے حق کے مطابق وراثت میں حصہ ملے گا۔ ہاں زندگی کے دوران کسی ایسے بیٹے یا بیٹی کو جو مالی طور پر کمزور ہو اُس کو تحفے کے طور پر جو کچھ چاہیں دے سکتے ہیں، مگر اِس میں بھی انصاف کے تقاضے سامنے رکھیں۔ جو وارث نہیں ہیں ان کے لیئے یا رفاہِ عامہ کے کاموں کے لیئے کل مال کا 1/3 حصہ وصیت کیا جا سکتا ہے۔ البتہ زندگی کے دوران جتنا چاہیں دیں۔) مزید دیکھیں اس باب میں وراثت رمیراث اور باب نمبر 8 میں نوٹ آیت نمبر 25)

92۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آ جائے اور وہ وصیت کر رہا ہو تو اس کیلئے شہادت کا نصاب یہ ہے کہ تمہاری جماعت میں سے دو صاحب عدل آدمی گواہ بنائے جائیں۔ یا اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہاں موت کی مصیبت پیش آ جائے تو غیر مسلموں ہی میں سے دو گواہ لے لئے جائیں۔ پھر اگر کوئی شک پڑ جائے تو نماز کے بعد دونوں گواہوں کو (مسجد میں) روک لیا جائے اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ''ہم کسی ذاتی فائدے کے عوض شہادت بیچنے والے نہیں ہیں اور خواہ کوئی ہمارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو (ہم اس کی رعایت کرنے والے نہیں) اور نہ اللہ واسطے کی گواہی کو ہم چھپانے والے ہیں۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو گناہ گاروں میں شامل ہوں گے''۔ لیکن اگر پتہ چل جائے

کہ ان دونوں نے اپنے آپ کو گناہ میں مبتلا کیا ہے تو پھر ان کی جگہ دو اور شخص جو اُن کی بہ نسبت شہادت دینے کیلئے اہل تر ہوں ان لوگوں میں سے کھڑے ہوں جن کی حق تلفی ہوئی ہو۔ اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ''ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ برحق ہے اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے اگر ہم ایسا کریں تو ظالموں میں سے ہوں گے''۔ اس طریقہ سے توقع کی جاسکتی ہے کہ لوگ ٹھیک ٹھیک شہادتیں دیں گے۔ یا کم از کم اس بات ہی کا خوف کریں گے کہ ان کی قسموں کے بعد دوسری قسموں سے کہیں ان کی تردید نہ ہو جائے۔ اللہ سے ڈرو اور سنو! اللہ نافرمانی کرنے والوں کو اپنی راہنمائی سے محروم کر دیتا ہے (المائدہ 106 تا 108) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 55,52,51,50

۱۷۔ یتیموں کا مال / مدد

93۔ یتیموں کے مال ان کو واپس دو۔ اچھے مال کو بُرے مال سے نہ بدل لو، اور ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھا جاؤ۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (النساء 2)

94۔ مال یتیم کے پاس نہ پھٹکو مگر احسن طریقے سے یہاں تک کہ وہ اپنے شباب کو پہنچ جائے۔ (بنی اسرائیل 34)

95۔ اور یتیموں کی آزمائش کرتے رہو یہاں تک کے وہ نکاح کے قابل عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر تم کے اندر اہلیت پاؤ تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ ایسا کبھی نہ کرنا کہ حد انصاف سے تجاوز کر کے اس خوف سے ان کے مال جلد جلد کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو کر اپنے حق کا مطالبہ کریں گے۔ یتیم کا جو سرپرست مالدار ہو وہ پرہیزگاری سے کام لے اور جو غریب ہو وہ نیک طریقہ سے کھائے۔ پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو لوگوں کو اس پر گواہ بنا لو اور حساب لینے کیلئے اللہ کافی ہے۔ (النسا 6)

96۔ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقہ سے جو بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائیں (الانعام 152)

97۔ پوچھتے ہیں: یتیموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ کہو: جس طرز عمل میں ان کیلئے بھلائی ہو وہی اختیار کرنا بہتر ہے۔ اگر تم اپنا اور ان کا خرچ اور رہنا سہنا مشترک رکھو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ آخر وہ تمہارے بھائی بند ہی تو ہیں۔ بُرائی کرنے والے اور بھلائی کرنے والے دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے۔ اللہ چاہتا تو اس معاملے میں تم پر سختی کرتا، مگر وہ صاحب اختیار ہونے کے ساتھ صاحب حکمت بھی ہے۔ (البقرہ 220) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 1,3,5,27,28,29,49,

۱۸۔ کنجوسی / بخیلی

98۔ تباہی ہے ہر اس شخص کیلئے جو (منہ در منہ) لوگوں پر طعن اور (پیٹھ پیچھے) بُرائیاں کرنے کا خوگر ہے۔ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھا، وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اس کے پاس رہے گا۔ ہر گز نہیں، وہ شخص تو چکنا چور کر دینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا۔ (الھمزہ 1 تا 4)

99۔ نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ تیرا رب جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ (بنی اسرائیل۔29 تا30)

100۔ جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل سے نوازا ہے اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں۔ وہ اس خیال میں نہ رہیں کہ یہ بخیلی ان کیلئے اچھی ہے۔نہیں' یہ ان کے حق میں نہائیت بُری ہے۔ جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ زمین اور آسمان کی میراث اللہ ہی کیلئے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (ال عمران180)

101۔ جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھول نہ جاؤ۔ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں، جو خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کرنے پراُکساتے ہیں ۔(الحدید 23 تا 24)

102۔ جس نے بخل کیا اور (اپنے اللہ سے) بے نیازی برتی اور بھلائی کو جھٹلایا اس کو ہم سخت راستے کیلئے سہولت دیں گے۔ اور اس کا مال آخر اس کے کس کام آئے گا جبکہ وہ ہلاک ہو جائے، بے شک راستہ بتانا ہمارے ذمہ ہے، اور در حقیقت آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں۔ پس میں نے تم کو خبردار کیا۔ (الیل 8 تا 14) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 111,83,28,26,16

۱۹۔ رشتہ دار دوسروں کی نسبت زیادہ حقدار ہیں

103۔ بلاشبہ نبی تو اہل ایمان کیلئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے اور نبیؐ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ مگر کتاب اللہ کی رو سے عام مومنین و مہاجرین کی بہ نسبت رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ البتہ اپنے رفیقوں کے ساتھ تم اگر کوئی بھلائی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ یہ حکم کتاب الٰہی میں لکھا ہے۔(الاحزاب 6) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 1,3.

۲۰۔ امانتوں کا خیال رکھیں/خیانت سے پرہیز کریں

104۔ اگر تم میں سے کوئی شخص دوسرے پر بھروسہ کر کے ان کے ساتھ کوئی معاملہ کرے' تو جس پر بھروسہ کیا گیا ہے اسے چاہئے کہ امانت ادا کرے۔ اور اللہ' اپنے رب سے ڈرے۔ اور شہادت ہرگز نہ چھپاؤ، جو شہادت چھپاتا ہے اس کا دل گناہ میں آلودہ ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ (البقرہ 283)

105۔ یقیناً فلاح پائی ہے ایمان والوں نے جو............اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا پاس رکھتے ہیں۔ (المومنون 1 تا8)

106۔ مسلمانو! اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل امانت کے سپرد کر دو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔ اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔ (النساء 58)

107۔ تم (اے نبیؐ) بد دیانت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو، اور اللہ سے درگزر کی درخواست کرو' اور وہ بڑا درگزر فرمانے والا اور رحیم ہے۔ جو لوگ اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں تم ان کی حمایت نہ کرو۔ اللہ کو ایسا شخص پسند

نہیں ہے جو خیانت کار اور بڑا گناہ کرنے والا ہو۔ (النساء 106 تا 107)

108۔ (یوسفؑ نے کہا) جو خیانت کرتے ہیں ان کی چالوں کو اللہ کامیابی کی راہ نہیں لگاتا ہے۔ میں کچھ اپنے نفس کی بچت نہیں کر رہا ہوں' نفس تو بدی پر اُکساتا ہی ہے۔ اِلّا یہ کہ کسی پر میرے رب کی رحمت ہو' بے شک میرا رب بڑا غفورو رحیم ہے۔ (یوسف 52 تا 53) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 111,71

۲۱۔ نفس تنگ دِلّی کی طرف مائل ہوتا ہے

109۔ نفس تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آ ؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا (النساء 128)

110۔ اے محمدؐ ان سے کہو' اگر کہیں میرے رب کی رحمت کے خزانے تمہارے قبضے میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے اندیشے سے ضرور ان کو روک رکھتے۔ واقعی انسان بڑا تنگ دل واقع ہوا ہے (بنی اسرائیل 100)

111۔ انسان تھڑ دِلا پیدا کیا گیا ہے جب اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ مگر وہ لوگ (اس عیب سے بچے ہوئے ہیں) جو نماز پڑھنے والے ہیں اور اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔ جن کے مالوں میں مانگنے والوں کا اور ان غریبوں کا جو مانگتے نہیں، کا ایک مقرر حق ہے۔ جو روز جزا کو حق مانتے ہیں اور اپنی امانتوں کی حفاظت اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں۔ (المعارج 19 تا 32)

۲۲۔ غریبوں/مسکینوں کا مذاق نہ اڑائیں/مدد کریں۔

112۔ (وہ خوب جانتا ہے ان کنجوس دولت مندوں کو) جو برضا ورغبت دینے والے اہل ایمان کی مالی قربانیوں پر باتیں چھانٹتے ہیں۔ اور ان لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جن کے پاس (راہ خدا میں دینے کیلئے) اس کے سوا کچھ نہیں ہے جو وہ اپنے اوپر مشقت برداشت کر کے دیتے ہیں۔ اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے اور ان کیلئے دردناک سزا ہے۔ اے نبیؐ تم خواہ ایسے لوگوں کیلئے معافی کی درخواست کرو یا نہ کرو اگر تم ستر دفعہ بھی ان کو معاف کر دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ اسلئے کہ انہوں نے اللہ اور رسولؐ کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسق لوگوں کی راہ نجات نہیں دکھاتا (التوبہ 79 تا 80) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 1,3,5,23,27,28,29,49,111.

۲۳۔ خوشحال لوگ نافرمانی کرتے ہیں

113۔ جو کوئی راہِ راست اختیار کرے اس کی راست روی اس کے اپنے لئے ہی مفید ہے۔ اور جو گمراہ ہو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ اور ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کہ (لوگوں کو حق و باطل کا فرق سمجھانے کیلئے) ایک پیغام بر نہ بھیج دیں۔ جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اُس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں۔ تب عذاب کا فیصلہ اس بستی پر

چسپاں ہو جاتا ہے اور ہم اسے برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔(بنی اسرائیل 15-16)

114۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی بستی میں ایک خبردار کرنے والا بھیجا ہو اور اس بستی کے کھاتے پیتے لوگوں نے یہ نہ کہا ہو کہ جو پیغام تم لے کر آئے ہو اس کو ہم نہیں مانتے۔انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ ہم تم سے زیادہ مال اور اولاد رکھتے ہیں اور ہم ہرگز سزا پانے والے نہیں ہیں۔اے نبیؐ ان سے کہو میرا رب جسے چاہتا ہے کشادہ رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے نپا تلا عطا کرتا ہے۔مگر اکثر لوگ اس کی حقیقت نہیں جانتے۔یہ تمہاری دولت اور تمہاری اولاد نہیں ہے جو تمہیں ہم سے قریب کرتی ہو۔ہاں مگر جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔یہی لوگ ہیں جن کیلئے ان کے عمل کی دوہری جزا ہے اور وہ بلند و بالا عمارتوں میں اطمینان سے رہیں گے۔رہے وہ لوگ جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کیلئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں وہ عذاب میں مبتلا ہوں گے۔(سبا 38 تا34)

۲۴۔ تمہیں مشکل حالات میں ڈال کر آزمایا جائے گا

115۔ اور ہم ضرور تمہیں خوف وخطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ان حالات میں جو لوگ صبر کریں گے اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں گے''ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہمیں اللہ ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے''انہیں خوشخبری دے دو ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی۔اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رو ہیں۔ (البقرہ155 تا157)

116۔ آخرکار ہر شخص کو مرنا ہے اور تم سب اپنے اپنے پورے اجر قیامت کے روز پانے والے ہو۔کامیاب دراصل وہ ہیں جو وہاں آتش دوزخ سے بچ جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے۔رہی یہ دنیا تو محض ایک ظاہر فریب چیز ہے ۔مسلمانو،تمہیں مال و جان دونوں کی آزمائشیں پیش آکر رہیں گی۔اور تم اہل کتاب اور مشرکین سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے۔اگر ان سب حالات میں تم صبر اور خدا ترسی کی روش پر قائم رہو تو یہ بڑے حوصلے کا کام ہے۔(ال عمران 187-185) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار۔ 71,28

۲۵۔ مذہبی راہنماؤں کو حرام مال کھانے سے منع کرنا چاہیئے۔

117۔ تم دیکھتے ہو کہ ان میں سے بکثرت لوگ گناہ اور ظلم وزیادتی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں اور حرام کے مال کھاتے ہیں۔بہت بُری حرکات ہیں جو یہ کر رہے ہیں۔کیوں ان کے علماء اور مشائخ انہیں گناہ پر زبان کھولنے اور حرام کھانے سے نہیں روکتے؟یقیناً بہت ہی بُرا کارنامہ زندگی جو وہ تیار کر رہے ہیں۔ (المائدہ63-62)

(نوٹ۔ایک مسلمان کو چاہئے کہ اپنے میل جول کے لوگوں میں اگر کوئی غلط راستے پر چل رہا ہے تو اسے نیکی اور اچھائی کے راستے کی ترغیب دیں اور بُرائی کے کاموں سے اسے اچھے طریقے سے روکیں۔ہمیں بے حس نہیں ہونا چاہئے اور بے راہ، بے ایمان، ظالم، راشی، غاصب اور جھوٹے انسانوں سے میل جول کم رکھنا چاہئے، ان سے دوستی کا راستہ یا ان کی سرپرستی اور عقیدت کا راستہ ان کی حوصلہ افزائی کرے گا۔حق بات ہمیشہ کرتے رہنا چاہئے اور ناحق کو ناحق بہرحال کہنا چاہیئے۔اس سے معاشرے میں اچھائی اور نیکی کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔)

۲۶۔ لین دین کے اصول

118۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب کسی مقررہ مدت کیلیئے تم آپس میں قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔ فریقین کے درمیان انصاف کے ساتھ ایک شخص دستاویز تحریر کرے۔ جسے اللہ نے لکھنے پڑھنے کی قابلیت بخشی ہو اُسے لکھنے سے انکار نہ کرنا چاہیئے۔ وہ لکھے اور املا وہ شخص کرائے جس پر حق آتا ہے (یعنی قرض لینے والا) اور اسے اللہ اپنے رب سے ڈرنا چاہیئے کہ جو معاملہ طے ہوا اس پر کوئی کمی بیشی نہ کرے۔ لیکن اگر کوئی قرض لینے والا نادان یا ضعیف ہو یا املا نہ کرا سکتا ہو تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ املا کرائے۔ پھر اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی اس پر گواہی کرالو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں تاکہ ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے۔ یہ گواہ ایسے لوگوں میں سے ہونے چاہئیں جن کی گواہی تمہارے درمیان مقبول ہو۔ گواہوں کو جب گواہ بننے کیلیئے کہا جائے تو انہیں انکار نہ کرنا چاہیئے۔ معاملہ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا معیاد کی تعین کے ساتھ اس کی دستاویز لکھوا لینے میں سستی نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ طریقہ تمہارے لئے زیادہ مبنی بر انصاف ہے۔ اس سے شہادت قائم ہونے میں زیادہ سہولت ہوتی ہے اور تمہارے شکوک وشبہات میں مبتلا ہونے کا امکان کم رہ جاتا ہے۔ (البقرہ 282)

119۔ ہاں جو تجارتی لین دین دست بدست تم لوگ آپس میں کرتے ہو اس کو نہ لکھا جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ مگر تجارتی معاملے طے کرتے وقت گواہ لے لیا کرو کاتب اور گواہ کو ستایا نہ جائے۔ ایسا کرو گے تو گناہ کا کام کرو گے۔ اللہ کے غضب سے بچو وہ تم کو صحیح طریقہ عمل کی تعلیم دیتا ہے۔ اسے ہر چیز کا علم ہے (البقرہ 282)

120۔ اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور دستاویز لکھنے کیلیئے کوئی کاتب نہ ملے تو رہن بالقبض پر معاملہ کرو۔ اگر تم سے کوئی شخص دوسرے پر بھروسہ کر کے ان کے ساتھ کوئی معاملہ کرے تو جس پر بھروسہ کیا گیا ہے اسے چاہیئے کہ امانت ادا کرے اور اللہ اپنے رب سے ڈرے۔ (البقرہ 283)

۲۷۔ جہاد بالمال

121۔ ان لوگوں نے گھر بیٹھنے والیوں میں شامل ہونا پسند کیا (بجائے جہاد کے) اور ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا گیا اسلیئے ان کی سمجھ میں اب کچھ نہیں آتا۔ بخلاف اس کے رسولؐ نے اور ان لوگوں نے جو رسولؐ کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی جان و مال سے جہاد کیا۔ اور اب ساری بھلائیاں انہی کیلیئے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (التوبہ 88-87)

122۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تم پر نہایت شفیق اور مہربان ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کیلیئے ہے۔ تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ اور جہاد کریں گے وہ کبھی ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کیا ہے، ان کا درجہ بعد میں خرچ اور جہاد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے۔ اگرچہ اللہ نے دونوں سے ہی اچھے وعدے فرمائے ہیں۔ (الحدید 10-9)

123۔ نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔(التوبہ 41)

124۔ مسلمانو! اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور خوب جان رکھو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔تم میں کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے تا کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟ گھٹانا بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور بڑھانا بھی۔ اور اس کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ 245-244)

125۔ اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ بڑا ہے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑے اور جان و مال سے جہاد کیا' وہی کامیاب ہیں۔ ان کا رب اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جہاں ان کیلئے پائیدار عیش کے سامان ہیں۔ (التوبہ 21-20)

126۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے۔ (التوبہ 111)

127۔ یقیناً اللہ کے ہاں محسنوں کا حق الخدمت مارا نہیں جاتا ہے۔ اس طرح یہ بھی کبھی نہ ہو گا کہ (راہ خدا میں) تھوڑا یا بہت کوئی خرچ وہ اٹھائیں اور (سعی جہاد میں) کوئی وادی وہ پار کریں اور ان کے حق میں اسے لکھ نہ لیا جائے۔ تا کہ اللہ ان کے اس اچھے کارناموں کا صلہ انہیں عطا کرے۔ (التوبہ 121) اس کے علاوہ دیکھیں باب 'جہاد' مضمون 'جہاد بالمال'

اس باب میں دیئے گئے نیک اعمال کے علاوہ مندرجہ ذیل نیک اعمال کا ذکر دوسرے ابواب میں شامل ہے۔

دوسرا باب

دوسرے باب کی فہرست مضامین میں شامل اور اس باب
کے آخر میں متفرق اعمال بد کے متضاد سب اعمال
نیک اعمال میں شامل ہوں گے۔

تیسرا باب

فیاضی/صدقہ/خیرات۔

زکوۃ دینا۔

سود نہ کھانا۔

رشوت نہ کھانا۔

احسان کرنا۔

رزق حلال کھانا۔

امانتوں کا خیال رکھنا۔

چوتھا باب

بیویوں کے ساتھ انصاف اور اچھا سلوک کرنا۔

اہل وعیال کو نماز کی تلقین کرنا۔

طلاق کی صورت میں بھلے طریقے سے بیوی سے رخصت ہو۔

احسان اور خدا ترسی پیش آنا۔۔

متفرق احکامات

دیگر متفرق ضروری احکامات جو اس باب میں دی گئی آیات میں موجود ہیں ان کی فہرست اور آیات کے نمبر جہاں پر یہ حکم موجود ہے

اللہ کی راہ میں خرچ کو چھپانا یا دکھانا۔ 20,19,11,10

اللہ کی راہ میں اچھی چیزیں دیں۔ 14,9

اللہ کی راہ میں والدین، یتیموں ، مسکینوں، سائلوں، مسافروں پر خرچ کرنا۔ 1,2,3,23,111

اللہ کے کام میں مصروف لوگوں کی مدد کرنا۔ ۱۱

اللہ کو قرض حسنہ دو۔ 39,38

اچھے اور بُرے لوگوں کو اللہ دیتا ہے۔ 59

احسان کریں۔ 2,7,30,109

انسان ناشکرا ہے۔ 85

احسان جتانا۔ 72,33

اے نبی بد دیانت لوگوں کی سفارش نہ کرو۔ 107

بڑے گناہوں سے پرہیز کریں تو چھوٹی غلطیاں معاف ہو جائیں گی۔ 70

بُرائی کا جواب بھلائی سے دیں۔ 19

پیٹھ پیچھے بُرائیاں کرنا۔ 98

جلد باز۔ 59

خوددار مستحقین کو دو جو اللہ کی راہ میں کام کرتے ہیں۔ 11

خدا ترسی/رحم۔ 116,109

خیرات اور اچھے اعمال سے بُرائیاں دور ہوتی ہیں۔ 70,39,21,10

چوتھا باب

ازدواجی زندگی / عورتوں کے حقوق

اس باب میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں۔

۱۔ نکاح/مہر
۲۔ طلاق/ازدواجی جھگڑے۔
۳۔ بیویوں کے ساتھ انصاف اور اچھا سلوک۔
۴۔ عورتوں کے حقوق/کمائی۔
۵۔ عورتوں پر تہمت یا الزام لگانا۔
۶۔ پردہ۔
۷۔ شرمگاہوں کی حفاظت۔
۸۔ اولاد کا قتل۔

۹۔ اولاد اللہ دیتا ہے/ اولاد کی دین کو کسی اور سے منسوب کرنا۔

۱۰۔ بدکاری/ زناء/ فحاشی۔

۱۱۔ حیض۔

۱۲۔ مال اور اولاد آزمائش ہیں۔

۱۳۔ اہل وعیال کو نماز کی تلقین۔

۱۴۔ دیگر ضروری متفرق احکامات جو اس باب میں دی گئی آیات میں موجود ہیں ان کی فہرست اور آیات کے نمبر جہاں پر یہ حکم موجود ہے۔

۱۔ نکاح / مہر

1۔ تم مشرک عورتوں سے ہر گز نکاح نہ کرنا، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مومن لونڈی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے' اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرنا جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مومن غلام مشرک شریف سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں بہت پسند ہو۔ یہ لوگ تمہیں آگ کی طرف بلاتے ہیں' اور اللہ اپنے اذن سے تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے' اور اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ توقع ہے کہ وہ سبق لیں گے اور نصیحت قبول کریں گے۔ (البقرہ 221)۔

(نوٹ۔ بعد کے حکم جو کہ نمبر 7 پر ہے کے مطابق اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کی اجازت ہے۔ بہر حال مسلمان عورتوں کو غیر مسلم سے شادی کی اجازت نہیں جیسا اس آیت میں بتادیا گیا ہے۔)

2۔ اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو، تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو' تین تین' چار چار سے نکاح کرلو۔ لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان کے ساتھ عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو یا ان عورتوں کو زوجیت میں لاؤ جو تمہارے قبضے میں آئی ہیں۔ بے انصافی سے بچنے کیلئے یہ زیادہ قرین ثواب ہے۔ (النساء۔ 3)

(نوٹ: اس آیت کے تین مفہوم اہل تفسیر نے کئے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کے مطابق زمانہ جاہلیت میں یتیم بچیاں لوگوں کی سرپرستی میں ہوتی تھیں۔ ان کے مال اور ان کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اس خیال سے ان کا کوئی پوچھنے والا تو ہے نہیں' جس طرح ہم چاہیں گے دبا کر رکھیں گے' وہ ان کے ساتھ خود نکاح کرلیتے تھے اور پھر ان پر ظلم کرتے تھے۔ اس پر ارشاد ہوا کہ اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے ساتھ انصاف نہ کرسکو گے تو دوسری عورتیں دنیا میں موجود ہیں' ان میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان کے ساتھ نکاح کرلو۔ ابن عباسؓ اور ان کے شاگرد عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت میں نکاح کی کوئی حد نہ تھی لوگ دس دس بیویاں کرلیتے تھے بعد میں جب خرچہ پورا نہیں ہوتا تھا تو یتیموں اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق پر دست درازی شروع کردیتے تھے، اس پر اللہ نے نکاح کیلئے چار کی حد مقرر کردی اور فرمایا کہ ظلم و بے انصافی سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ ایک سے چار تک اتنی بیویاں کرو جن کے ساتھ تم عدل کرسکو۔ سعید بن جبیر اور قتادہ اور دوسرے مفسرین کے مطابق اہل جاہلیت بھی یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے لیکن عورتوں کے معاملہ میں ان کے ذہن عدل و انصاف کے تصور سے خالی تھے۔

جتنی چاہتے تھے شادیاں کر لیتے تھے اور پھر ان کے ساتھ ظلم و جور سے پیش آتے تھے۔ اس پر ارشاد ہوا کہ تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی سے ڈرتے ہو تو عورتوں کے ساتھ بھی بے انصافی کرنے سے ڈرو۔ اول تو چار سے زیادہ نکاح نہ کرو اور اس چار کی حد میں بھی بس اتنی بیویاں رکھو جن کے ساتھ انصاف کر سکو۔

آیت کے الفاظ ان تینوں تفسیروں کے متحمل ہو سکتے ہیں اور شائد تینوں مفہوم مراد ہوں۔ نیز اس کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر تم یتیموں کے ساتھ ویسے انصاف نہیں کر سکتے تو ان عورتوں سے نکاح کر لو جن کے ساتھ یتیم بچے ہیں۔ لیکن کوئی یہ نہ سمجھے کہ ایک سے زیادہ شادیاں صرف بیواؤں کے ساتھ کی جا سکتی ہیں۔ رسول اکرمؐ اور صحابہ کی سنت سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک سے زیادہ نکاح بیواؤں کے علاوہ بھی کئے جا سکتے ہیں)

3۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ زبردستی عورتوں کے وارث بن بیٹھو اور نہ یہ حلال ہے کہ انہیں تنگ کر کے اس مہر کا کچھ حصہ اڑا لینے کی کوشش کرو جو تم انہیں دے چکے ہو۔ ہاں اگر وہ کسی صریح بد چلنی کی مرتکب ہوں (تو ضرور تمہیں تنگ کرنے کا حق ہے)۔ ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی بسر کرو اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔ اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لے آنے کا ارادہ ہی کر لو تو خواہ تم نے اسے ڈھیر سا مال ہی کیوں نہ دیا ہو اس میں کچھ واپس نہ لینا۔ کیا تم اسے بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لو گے؟ اور آخر تم اسے کس طرح لے لو گے جب کہ تم ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہے۔ (النساء 19 تا 21)

4۔ اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہوں ان سے ہرگز نکاح نہ کرو' مگر جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا۔ درحقیقت یہ ایک بے حیائی کا فعل ہے' ناپسندیدہ ہے اور بُرا چلن ہے۔ تم پر حرام کی گئیں تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں، اور تمہاری بیویوں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گودوں میں پرورش پائی ہے، ان بیویوں کی لڑکیاں جن سے تمہارا تعلق زن و شو ہو چکا ہو۔ ورنہ اگر (صرف نکاح ہوا ہو اور) تعلق زن و شو نہ ہوا ہو تو (انہیں چھوڑ کر ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں) تم پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری اپنی اولاد سے ہوں اور یہ بھی تم پر حرام کیا گیا ہے کہ ایک نکاح میں دونوں بہنوں کو جمع کرو۔ مگر پہلے جو ہو گیا سو ہو گیا' اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور وہ عورتیں بھی تم پر حرام ہیں جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہوں (محصنات)۔ البتہ ایسی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں جو جنگ میں تمہارے ہاتھ آئیں۔ یہ اللہ کا قانون ہے جس کی پابندی تم پر لازم کر دی گئی ہے۔ انکے سوا جتنی عورتیں ہیں انہیں اپنے اموال کے ذریعہ سے حاصل کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے بشرطیکہ حصار نکاح میں ان کو محفوظ کرو۔ نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔ پھر جواز دواجی زندگی کا لطف تم ان سے اٹھاؤ اس کے بدلے ان کے مہر بطور فرض کے ادا کرو۔ البتہ مہر کی قرارداد ہو جانے کے بعد آپس کی رضامندی سے تمہارے درمیان اگر کوئی سمجھوتہ ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں اللہ علیم اور دانا ہے۔ (النساء 22-24)

5 اور جو شخص تم میں سے اتنی طاقت نہ رکھتا ہو کہ خاندانی مسلمان عورتوں (محصنات) سے نکاح کر سکے اسے چاہئے کہ تمہاری ان لونڈیوں میں سے کسی کے ساتھ نکاح کر لے جو تمہارے قبضہ میں ہوں اور مومنہ ہوں۔ اللہ تمہارے

ایمانوں کا حال خوب جانتا ہے۔تم سب ایک ہی گروہ کے لوگ ہو،لہذا ان کے سرپرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرلو اور معلوم طریقہ سے ان کے مہر ادا کردو۔تاکہ حصار نکاح میں محفوظ (محصنات) ہوکر رہیں آزاد شہوت رانی کرتی پھریں اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کریں۔پھر وہ جب حصار نکاح میں محفوظ ہو جائیں اور اس کے بعد کسی بدچلنی کی مرتکب ہوں تو ان پر اس سزا کی بہ نسبت آدھی سزا ہے جو خاندانی عورتوں (محصنات) کیلئے مقرر ہے۔یہ سہولت تم میں سے ان لوگوں کیلئے پیدا کی گئی ہے جن کو شادی نہ کرنے سے بند تقویٰ کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہو۔لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔اللہ چاہتا ہے کہ تم پر ان طریقوں کو واضح کرے اور ان طریقوں پر تمہیں چلائے جن کی پیروی تم سے پہلے گزرے ہوئے صلحاء کرتے تھے۔وہ اپنی رحمت کے ساتھ تمہاری طرف متوجہّ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اور علیم بھی ہے اور دانا بھی۔ہاں اللہ تو تم پر رحمت کے ساتھ توجہّ کرنا چاہتا ہے مگر جو لوگ خود اپنی خواہشات نفس کی پیروی کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے ہٹ کر نکل جاؤ۔اللہ تم سے پابندیوں کو ہلکا کرنا چاہتا ہے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے (ارادے میں)۔(النساء 25 تا 28)

6۔ لوگ تم سے عورتوں کے معاملہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں کہو اللہ تمہیں ان کے معاملہ میں فتویٰ دیتا ہے،اور ساتھ ہی وہ احکام بھی یاد دلاتا ہے جو پہلے سے تم کو اس کتاب میں سنائے جا رہے ہیں۔یعنی وہ احکام جو ان یتیم لڑکیوں کے متعلق ہیں جن کے حق تم ادا نہیں کرتے اور جن کے نکاح کرنے سے تم باز رہتے ہو (یا لالچ کی بناء پر تم خود ان سے نکاح کر لینا چاہتے ہو) اور وہ احکام جو ان بچوں کے متعلق ہیں جو بیچارے کوئی زور نہیں رکھتے۔اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ انصاف پر قائم رہو اور جو بھلائی تم کرو گے وہ اللہ کے علم سے چھپی نہ رہ جائے گی۔جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر میاں اور بیوی (کچھ حقوق کی کمی بیشی پر) آپس میں صلح کرلیں۔صلح بہر حال بہتر ہے،نفس تنگ دلی کی طرف جلدی مائل ہو جاتے ہیں لیکن اگر تم لوگ احسان سے پیش آؤ اور خدا ترسی سے کام لو تو یقین رکھو کہ اللہ تمہارے اس طرز عمل سے بے خبر نہ ہوگا۔ بیویوں کے درمیان پورا پورا عدل کرنا تمہارے بس میں نہیں ہے۔تم چاہو بھی تو اس چیز پر قادر نہیں ہو سکتے۔لہذا (قانون الٰہی کا منشا پورا کرنے کیلئے یہ کافی ہے کہ) ایک بیوی کی طرف اس طرح نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتا چھوڑ دو۔اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ چشم پوشی کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔لیکن اگر زوجین ایک دوسرے سے الگ ہی ہو جائیں تو اللہ اپنی وسیع قدرت سے ہی ایک کو دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز کر دے گا۔اللہ کا دامن بہت کشادہ ہے اور وہ دانا و بینا ہے۔آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے۔تم سے پہلے جن کو ہم نے کتاب دی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت کرتے ہیں کہ اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔(النساء 127 تا 131)

7۔ محفوظ عورتیں بھی تمہارے لئے حلال ہیں خواہ وہ اہل ایمان کے گروہ سے ہوں یا ان قوموں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی بشرطیکہ تم ان کے مہر ادا کر کے نکاح میں ان کے حافظ بنو۔نہ یہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو یا چوری چھپے آشنائیاں کرو۔اور جو کسی نے ایمان کے طور طریقے پر چلنے سے انکار کیا تو اس کا سارا کارنامۂ زندگی ضائع

ہو جائے گا اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہوگا۔ (المائدہ۔5)

(نوٹ: مسلمان مردوں کو اہل کتاب کی آزاد عورتوں سے شادی کی اجازت دی گئی ہے۔ مسلمان عورتوں کو غیر مسلموں سے شادی کی اجازت بہرحال نہیں ہے)

8۔ تم میں سے جو لوگ مجرد ہوں اور تمہاری لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں ان کے (آپس میں) نکاح کردو۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انکو غنی کردیگا۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علیم ہے۔ اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں انہیں چاہیئے کہ پاکدامنی اختیار کریں۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کردے۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو اپنی آزادی کیلیئے لکھا پڑھی کریں ان سے لکھا پڑھی کرلو! اگر تمہیں معلوم ہو کہ ان کے اندر بھلائی ہے۔ اور ان کو اس مال سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ اپنی لونڈیوں کو اپنے دنیاوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاک دامن رہنا چاہتی ہوں اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ ان کے لئے غفور و رحیم ہے۔ (النور 32 تا 33) اس کے علاوہ دیکھیں آیت نمبر 19۔ اور نوٹ آیت نمبر 29 چھٹے باب میں۔

9۔ اور عورتوں کے مہر خوشدلی کے ساتھ (فرض جانتے ہوئے) ادا کرو۔ البتہ اگر وہ خود اپنی خوشی سے مہر کا کوئی حصہ معاف کر دیں تو اسے تم مزے سے کھا سکتے ہو۔ اور اپنے وہ مال جنہیں اللہ نے تمہارے لئے قیام زندگی کا ذریعہ بنایا ہے، نادان لوگوں کے حوالے نہ کرو۔ البتہ انہیں کھانے اور پہننے کیلیئے دو اور انہیں نیک ہدایت کرو۔ اور یتیموں کی آزمائش کرتے رہو یہاں تک کے وہ نکاح کے قابل عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر تم ان کے اندر اہلیت پاؤ تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ ایسا کبھی نہ کرنا کہ حد انصاف سے تجاوز کر کے اس خوف سے ان کے مال جلد جلد کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو کر اپنے حق کا مطالبہ کریں گے۔ یتیم کا جو سرپرست مالدار ہو وہ پرہیز گاری سے کام لے اور جو غریب ہو وہ نیک طریقہ سے کھائے۔ پھر جب انکے مال ان کے حوالے کرنے لگو تو لوگوں کو اس پر گواہ بنالو۔ اور حساب لینے کیلیئے اللہ کافی ہے۔ (النساء 4-6)

(نوٹ: شادی کے وقت عورت کو مہر دینا ضروری ہے۔ ہمارے ہاں جہاں مرد عورتوں کا مختلف طریقوں سے استحصال کر رہے ہیں اس میں ایک حق المہر شرعی کی تشریح غلط طریقے سے کی جاتی ہے اور حق المہر مثلی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مہر کا تعین عورت کی مرضی سے ہونا چاہیئے۔ اس کی مقدار عورت کی شخصیت، خوبصورتی، تعلیم، حسب و نسب کے مطابق اور لڑکے والوں کی مالی استطاعت کو سامنے رکھ کر کیا جانا چاہیئے۔ مہر میں زرعی زمین۔ باغات، مکان اور نقد رقم رسول اکرمؐ کے زمانے میں دی جاتی تھی۔ مہر کی رقم یا جائیداد پر کلی طور پر عورت کا حق ہوگا۔ اور اس کو خاوند کسی طور پر خرچ کرنے کا مجاز نہیں۔ عورت کو اپنے اثاثے سنبھال کر رکھنے چاہیئں ہاں اگر عورت اپنی مرضی سے مہر معاف کر دے یا مرد کو ہبہ کر دے تو جائز ہے۔ یہاں ایک اور غیر اسلامی رواج کی طرف بھی نشاندہی کرنا مناسب ہوگا۔ ادلے بدلے کی شادی جائز نہیں اور رسولِ اکرمؐ نے ناپسند فرمایا ہے۔ ہاں ایک شادی ہو جانے کے کچھ عرصہ بعد اگر دونوں خاندان متفق ہو کر ایک اور رشتہ استوار کرنا چاہیں تو وہ منع نہیں۔ لیکن پیشگی شرط کے طور پر شادی اس طرح طے کرنا کہ تم اپنی بیٹی یا بہن دو تو ہم تمہیں رشتہ دیں گے۔ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے اس طرح عورت کا بکاؤ مال کے طور پر سودا کیا جارہا ہوتا ہے۔)

۲۔ طلاق / ازدواجی جھگڑے / عدت۔

10۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق

دے دوتو تمہاری طرف سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہے جس کے پورے ہونے کا تم مطالبہ کرسکو۔ لہٰذا انہیں کچھ مال دو اور بھلے طریقے سے رخصت کردو۔ (الاحزاب 49)

(نوٹ۔ قرآن پاک میں کئی جگہ میاں بیوی کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر ان میں جدائی لازمی ہوجائے تو وہ بھلے طریقے سے علیحدہ ہوں۔ بعض اوقات میاں بیوی کی عادتیں نہیں ملتیں یا ان میں باہمی کشش یا محبت پیدا نہیں ہوسکتی۔ تو ایسی صورت میں ان کا علیحدہ ہوجانا مناسب ہے۔ احسان اور درگزر کرتے ہوئے اور ایک دوسرے کی بھلائی چاہتے ہوئے علیحدہ ہونا عین احکام خداوندی کے مطابق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو کر انہیں خوشحال کردے گا۔)

11۔　جو لوگ اپنی عورتوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھا بیٹھتے ہیں' ان کیلئے چار مہینے کی مہلت ہے۔ اگر انہوں نے رجوع کرلیا' تو اللہ معاف کرنے والا رحیم ہے۔ اور اگر انہوں نے طلاق ہی کی ٹھان لی ہوتو جانے رہیں کہ اللہ سب کچھ سنتا ہے اور جانتا ہے (البقرہ 226-227)

(نوٹ۔ اگر شوہر نے بیوی سے قطع تعلق کی قسم کھا رکھی ہوتو 4 ماہ کی علیحدگی کے بعد طلاق خود بخود ہوجائے گی۔ اگر فریقین راضی ہوجائیں تو دوبارہ نکاح بغیر حلالہ کے ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر قسم نہیں کھائی ہے تو حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک پھر طلاق نہیں ہوگی مگر امام شافعی اور امام احمد کے مطابق 4 ماہ بعد طلاق بغیر قسم کھائے پھر بھی لاگو ہوجائے گی۔)

12۔　جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو' وہ تین مرتبہ ایام ماہواری آنے تک اپنے آپ کو روکے رکھیں اور ان کیلئے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو کچھ خلق فرمایا ہوا ُسے چھپائیں۔ انہیں ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے اگر وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ ان کے شوہر تعلقات درست کرلینے پر آمادہ ہوں' تو وہ اس عدت کے دوران میں انہیں پھر اپنی زوجیت میں واپس لے لینے کے حق دار ہیں۔ عورتوں کیلئے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں' جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں۔ البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔ اور سب پر اللہ غالب اقتدار رکھنے والا اور حکیم و دانا موجود ہے۔ (البقرہ 228)

13۔　طلاق دو بار ہے۔ پھر یا تو سیدھی طرح عورت کو روک لیا جائے یا بھلے طریقے سے اس کو رخصت کردیا جائے اور رخصت کرتے ہوئے ایسا کرنا تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو' اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ البتہ یہ صورت مستثنٰی ہے کہ زوجین کو اللہ کے حدود پر قائم نہ رہ سکنے کا اندیشہ ہو۔ ایسی صورت میں اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ وہ دونوں حدود الٰہی پر قائم نہ رہیں گے' تو ان دونوں کے درمیان یہ معاملہ ہوجانے میں مضائقہ نہیں کہ عورت اپنے شوہر کو کچھ معاوضہ دے کر علیحدگی حاصل کرلے۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں، ان سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ حدود الٰہی سے تجاوز کریں وہی ظالم ہیں۔ (البقرہ 229)

(نوٹ: آدمی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے کر اس سے صرف دو دفعہ رجوع کرسکتا ہے۔ تیسری دفعہ ایک بھی طلاق دی تو وہ طلاق نافذ ہوجائے گی اور حق رجوع ختم ہوجائے گا۔ اس کا مقصد عورت کو بار بار طلاق دے کر رجوع کرنے کی معاشرتی بُرائی ختم کرنا ہے۔)

14۔　پھر اگر (دو بار طلاق دینے کے بعد شوہر نے عورت کو تیسری بار) طلاق دے دی تو وہ عورت پھر اس کیلئے حلال نہ ہوگی۔ اِلّا یہ کہ اس کا نکاح کسی دوسرے شخص سے ہو اور وہ اسے طلاق دیدے۔ تب اگر پہلا شوہر اور یہ عورت

دونوں یہ خیال کریں کہ حدود الٰہی پر قائم رہیں گے' تو ان کیلئے ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں ۔یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں' جنہیں وہ ان لوگوں کو ہدایت کیلئے واضح کر رہا ہے' جو (اس کی حدود کو توڑنے کا انجام) جانتے ہیں۔(البقرہ 230)

(نوٹ: اس آیت سے کچھ لوگ غلط مطلب نکالتے ہیں اور طلاق دینے کے بعد جب انہیں پچھتاوا ہوتا ہے تو ساز باز کے ذریعے عورت کی کسی دوسرے شخص سے چند دن کی شادی کروا دیتے ہیں۔ پھر طے شدہ پروگرام کے مطابق وہ شخص طلاق دیتا ہے اور پرانا خاوند پھر خود شادی کر لیتا ہے۔حلالہ کا یہ طریقہ قرآن کی منشاء کے خلاف ہے رسول اکرمؐ نے ایسی سازشی شادی کی مذمت کی ہے اور اسے اللہ کی منشاء کے خلاف قرار دیا ہے (اور ایسے شخص کو کرائے کا بیل کہا ہے)۔ یہاں جو رعائت ہے وہ صرف اس صورت میں ہے کہ اگر عورت باقاعدہ کسی اور شخص سے شادی کرے اور کچھ عرصہ کے بعد اس شخص سے نہ بن سکے اور اسے طلاق دیدے تو یہ پرانا خاوند اور عورت چاہیں تو دوبارہ شادی کر سکتے ہیں)۔

(نوٹ نمبر2۔اگر ایک وقت میں ہی تین یا اس سے زیادہ طلاقیں دے دیں تو سنی مسلک کے چاروں اماموں کے نزدیک وہ طلاق واقع ہوگئی اگر چہ جاہلیت کا طریقہ ہے اور شریعت کی رو سے سخت گناہ۔بعض فقہاء اسے ایک طلاق تصور کرتے ہیں۔ملاحظہ ہو نوٹ آیت نمبر23)

15۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہونے کو آ جائے' تو یا بھلے طریقے سے انہیں روک لو یا بھلے طریقے سے رخصت کر دو۔محض ستانے کی خاطر انہیں نہ روکے رکھنا کہ یہ زیادتی ہوگی۔اور جو ایسا کرے گا، وہ درحقیقت آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرے گا۔اللہ کی آیات کا کھیل نہ بناؤ۔بھول نہ جاؤ کہ اللہ نے کس نعمت عظمیٰ سے تمہیں سرفراز کیا ہے۔وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ جو کتاب اور حکمت اس نے تم پر نازل کی ہے اس کا احترام ملحوظ رکھو۔اللہ سے ڈرو اور خوب جان لو کہ اللہ کو ہر بات کی خبر ہے۔(البقرہ 231)

16۔ جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ اپنی عدت پوری کر لیں' تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کر لیں ۔جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم نکاح پر راضی ہوں۔تمہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی حرکت ہرگز نہ کرنا، اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔تمہارے لئے شائستہ اور پاکیزہ طریقہ یہی ہے کہ اس سے باز رہو۔اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے۔ (البقرہ 232)

(نوٹ: طلاق ہونے کے بعد آپس میں جاہلیت کے طریقے سے دشمنی نہ پیدا کریں بلکہ دونوں فریق ایک دوسرے کے خیر خواہ ہی رہیں تو اللہ تعالیٰ دونوں کو اس کی جزاء کے طور پر خوشحال کر سکتا ہے کیونکہ وہ قرآن میں دیئے گئے حکم کے مطابق ایسا کر رہے ہوں گے۔)

17۔ جو باپ چاہتے ہوں کہ ان کی اولاد (طلاق ہو جانے کے بعد) بچوں کے دودھ پینے کی پوری مدت تک دودھ پیئے تو مائیں اپنے بچوں کو کامل دو سال دودھ پلائیں۔اس صورت میں بچے کے باپ کو معروف طریقے سے انہیں کھانا اور کپڑا دینا ہوگا، مگر کسی پر اس کی وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالنا چاہیئے۔نہ تو ماں کو اس وجہ سے تکلیف میں ڈالا جائے کہ بچہ اس کا ہے' اور نہ باپ ہی کو اس وجہ سے تنگ کیا جائے کہ بچہ اُس کا ہے۔دودھ پلانے والی کا یہ حق جیسا بچے کے باپ پر ہے ویسا ہی اس کے وارث (☆) پر بھی ہے ۔لیکن اگر فریقین باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ایسا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔اگر تمہارا خیال اپنی اولاد کو کسی غیر عورت سے دودھ پلوانے کا ہو' تو اس میں بھی

کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اس کا جو کچھ معاوضہ طے کرو، وہ معروف طریقے پر ادا کردو۔ اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو' سب اللہ کی نظر میں ہے(☆ یعنی اگر باپ مرجائے تو اس کے وارث پر)۔(البقرہ۔ 233)

18۔ تم میں سے جو لوگ مرجائیں ان کے پیچھے اگر ان کی بیویاں زندہ ہوں' تو اپنے آپ کو چار مہینے دس دن روکے رکھیں۔ پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے' تو انہیں اختیار ہے اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے جو چاہیں کریں، تم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے۔ زمانہ عدت میں خواہ تم ان بیوہ عورتوں کے ساتھ منگنی کا ارادہ اشارے کنائے میں ظاہر کردو، خواہ دل میں چھپائے رکھو' دونوں صورتوں میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ ان کا خیال تو تمہارے دل میں آئے گا ہی۔ مگر دیکھو! خفیہ عہد و پیمان نہ کرنا اگر کوئی بات کرنی ہو تو معروف طریقے سے کرو اور نکاح باندھنے کا فیصلہ اس وقت نہ کرو، جب تک کہ عدت پوری نہ ہو جائے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ تمہارے دلوں کا حال تک جانتا ہے لہذا اس سے ڈرو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ بردبار ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے درگزر فرماتا ہے۔(البقرہ 234-235)

(نوٹ: عدت کے دنوں میں عورت کو رنگین کپڑوں۔ زیور، مہندی، سرمہ، خوشبو، خضاب اور بالوں کی آرائش سے پرہیز کرنا چاہیئے اس کے علاوہ آئمہ اربعہ اس بات کے قائل ہیں کہ زمانہ عدت میں عورت کو اسی گھر میں رہنا چاہیئے۔ جہاں اس کے شوہر نے وفات پائی ہو۔ دن کے وقت باہر جاسکتی ہے مگر قیام وہیں ہو۔ اس کے برعکس حضرت عائشہؓ، ابن عباس، حضرت علیؓ اور دیگر حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ عورت اپنی عدت کا زمانہ جہاں چاہیں گزار سکتی ہے اور اس زمانے میں سفر کرسکتی ہے۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک اپنے حالات کے مطابق فیصلہ کرے۔)

19۔ تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اگر اپنی عورتوں کو طلاق دے دو' قبل اس کے کہ ہاتھ لگانے کی نوبت آئے یا مہر مقرر ہو۔ اس صورت میں انہیں کچھ نہ کچھ دینا ضرور چاہیئے خوش حال آدمی اپنی طاقت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی طاقت کے مطابق معلوم طریقے سے دے۔ یہ حق ہے نیک آدمیوں پر۔ اگر تم نے ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہو' لیکن مہر مقرر کیا جا چکا ہے' تو اس صورت میں نصف مہر دینا ہوگا۔ یہ اور بات ہے کہ عورت نرمی برتے (اور مہر نہ لے) یا وہ مرد' جس کے اختیار میں عقد نکاح ہے نرمی سے کام لے (اور پورا مہر دے دے) اور تم (یعنی مرد) نرمی سے کام لو' تو یہ تقویٰ سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو۔ تمہارے اعمال کو اللہ دیکھ رہا ہے۔(البقرہ 236 - 237)

(نوٹ: مردوں کو طلاق کی صورت میں اپنی سابقہ بیویوں کے معاملے میں فیاضی اور نرمی سے کام لینا چاہیئے نہ کہ انہیں تنگ کریں اور ان کیلئے مشکلات پیدا کریں۔ ہمیں اللہ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے)

20۔ مرد عورتوں پر قوام ہیں اس بناء پر کہ اللہ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس بناء پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔ جو صالح عورتیں ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت اور نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاؤ، خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو پھر اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کیلئے بہانے تلاش نہ کرو۔ یقین رکھو کہ اللہ اوپر موجود ہے جو بڑا اور بالاتر ہے۔(النساء 34)

(نوٹ: تینوں کام ایک وقت میں نہیں کرڈالنے چاہئیں۔ اگر پہلے دوطریقے ناکام ہوجائیں تو پھر مارنے کی اجازت ہے مگر قصور اورسزا کے درمیان تناسب ہونا چاہئے۔ جہاں ہلکی تدبیر سے اصلاح ہوسکتی ہے وہاں سخت تدبیر سے کام نہیں لینا چاہئے۔ نبی اکرمؐ نے بیویوں کے مارنے کو ناپسند فرمایا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ کسی نبی نے اپنی بیوی کو نہیں مارا۔ بے رحمی سے مارنے اور ایسے مارنے سے جس سے جسم پر نشان آئے منع کیا گیا ہے۔ نیز منہ پر مارنے کی ممانعت ہے۔)

21۔ اور اگر تم لوگوں کو کہیں میاں اور بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک ثالث مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو۔ وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان موافقت کی صورت نکال دے گا۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور باخبر ہے۔ اور تم سب اللہ کی بندگی کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ (النساء35-36)

(نوٹ؛ یہ حکم آیت نمبر 23 کے نوٹ سے مطابقت رکھتا ہے وہ یہ کہ میاں بیوی کا رشتہ ایک دم ختم نہیں ہونا چاہئے۔ جھگڑے اور ناچاکی کا سبب معلوم کرکے خاندان کے دوسرے اشخاص کو صلح کی کوشش کرنی چاہئے۔ شادی ایک بہت اہم رشتہ ہے اسے وقتی غصہ اور بے سوچے سمجھے طلاق کا لفظ نکال لینے سے ختم نہیں ہونا چاہئے۔)

22۔ تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار (یعنی بیویوں کو ماں یا بہن کہنا) کرتے ہیں۔ ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ یہ لوگ ایک سخت ناپسندیدہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ بڑا معاف کرنے والا اور درگزر فرمانے والا ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں پھر اپنی اس بات سے رجوع کریں جو انہوں نے کہی تھی تو قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور جو شخص غلام نہ پائے وہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے قبل اس کے کہ دونوں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں۔ اور جو اس پر بھی قادر نہ ہو تو وہ ساٹھ (60) مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (المجادلہ4-2)

23۔ اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کیلئے طلاق دیا کرو اور عدت کے زمانے کا ٹھیک ٹھیک شمار کرو۔ اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ (زمانہ عدت میں) نہ تم انہیں ان کے گھروں سے نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، اِلّا یہ کہ وہ کسی صریح بُرائی کی مرتکب ہوں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے اوپر خود ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے شاید اس کے بعد اللہ (موافقت کی) کوئی صورت پیدا کردے۔ پھر جب وہ اپنی (عدت کی) مدت کے خاتمہ پر پہنچیں تو یا انہیں بھلے طریقے سے (اپنے نکاح میں) روک رکھو یا بھلے طریقے پر ان سے جدا ہو جاؤ۔ اور دو ایسے آدمیوں کو گواہ بنالو جو تم میں سے صاحب عدل ہوں۔ اور (اے گواہ بننے والو) گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ کیلئے ادا کرو۔ یہ باتیں ہیں جن کی تم لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا اللہ اس کیلئے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔ جو اللہ پر بھروسہ کرے اس کیلئے وہ کافی ہے۔ اللہ اپنا کام پورا کرکے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کیلئے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔ اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں ان کے

معاملہ میں اگر تم لوگوں کو کوئی شک لاحق ہے تو (تمہیں معلوم ہو کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے اور یہی حکم ان کا ہے جنہیں ابھی حیض نہ آیا ہو۔ اور حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے۔ جو شخص اللہ سے ڈرے اس کے معاملہ میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی بُرائیوں کو اس سے دور کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔ ان کو (زمانہ عدت میں) اسی جگہ رکھو جہاں تم رہتے ہو۔ جیسی کچھ بھی جگہ تمہیں میسر ہو اور انہیں تنگ کرنے کیلئے ان کو نہ ستاؤ۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک خرچ کرتے رہو جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔ پھر اگر وہ تمہارے لئے (بچے کو) دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو اور بھلے طریقے سے (اجرت کا معاملہ) باہمی گفت وشنید سے طے کرلو۔ لیکن اگر تم نے (اجرت طے کرنے میں) ایک دوسرے کو تنگ کیا تو بچے کو کوئی اور عورت دودھ پلا لے گی۔ خوشحال آدمی اپنی خوشحالی کے مطابق نفقہ دے اور جس کو رزق کم دیا گیا ہو وہ اسی مال میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ نے جس کو جتنا کچھ دیا ہے اور اس سے زیادہ کی وہ اسے تکلیف نہیں دیتا۔ بعید نہیں کہ اللہ تنگ دستی کے بعد فراخ دستی بھی عطا فرمادے۔ (الطلاق 1 تا 7)

(نوٹ: یہاں پر عدت کیلئے طلاق دینے کا مطلب ہے کہ عدت کا آغاز کرنے کیلئے طلاق دو۔ یعنی حالت حیض میں طلاق نہ دو اور اس پاکی کے زمانے میں طلاق نہ دو جس میں شوہر بیوی سے مباشرت کر چکا ہو۔ یہ پابندیاں اس لئے لگائی گئی ہیں کہ طلاق کا فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے۔ یہی اللہ کی منشاء اور اسی کا حکم قرآن میں آیا ہے۔ لیکن یہاں مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب کوئی شخص قرآن کے حکم کے خلاف بیوی کو ایک وقت میں تین طلاقیں دے دیتا ہے۔ چاروں اماموں نے اس پر فیصلہ یہ دیا ہے کہ اگر اس نے ایسا کیا تو طلاق ہو جائے گی۔ مگر وہ شخص گناہ گار ہو جائے گا۔ لیکن بعض دوسرے مجتہدین نے اس مسئلے میں آئمہ اربعہ سے اختلاف کیا ہے۔ سعید بن المسیب اور بعض دوسرے تابعین کہتے ہیں کہ جو شخص سنت کے خلاف حیض کی حال میں طلاق دے یا بیک وقت تین طلاقیں دے دے اس کی طلاق سرے سے واقع ہی نہیں ہوتی۔ یہی رائے امامیہ کی ہے۔ طاؤس اور عکرمہ کہتے ہیں کہ بیک وقت تین طلاقیں دی جائیں تو صرف ایک طلاق ہوتی ہے اور اسی رائے کو امام ابن تیمیہ نے اختیار کیا ہے کیا۔ ان کی رائے کا ماخذ یہ روایت ہے کہ ابوصہباء نے ابن عباسؓ سے پوچھا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اکرمؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں اور حضرت عمرؓ کے ابتدائی دور میں تین طلاقوں کو ایک قرار دیا جاتا تھا' انہوں نے جواب دیا، ہاں (بخاری۔ مسلم) ابن عباس کا یہی قول مسلم' ابوداؤد اور مسند احمد میں درج ہے۔ اور پھر لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ لوگ ایک ایسے معاملے میں جلد بازی کرنے لگے ہیں جس میں ان کیلئے سوچ سمجھ کر کام کرنے کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ اب کیوں نہ ان کے اس فعل کو نافذ کردیں چنانچہ انہوں نے اسے نافذ کر دیا۔

ہماری ناقص رائے میں چونکہ قرآن کے الفاظ اللہ کا حکم ہیں اور ان کی پاسداری اور ان پر عمل زیادہ ضروری ہے۔ کچھ احادیث بھی اس طریقہ کی حمایت کرتی ہیں اس لئے ہمیں قرآن کی تعلیمات کے مطابق یہ طریقہ بطور قانون رائج کرنا چاہئے اور جو لوگ اس طریقہ کے مطابق طلاق نہ دیں انہیں سزا دی جائے۔ یہاں پر یہ بھی بتانا ضروری ہوگا کہ کوئی آدمی بیوی کو دو دفعہ ایک یا دو طلاقیں دے کر رجوع کر سکتا ہے مگر تیسری دفعہ ایک بھی طلاق دی تو حق رجوع ختم ہو جائے گا۔ یہ اسلئے کیا گیا ہے تاکہ کوئی شخص طلاق کو مذاق نہ بنالے اور بیوی کو ذہنی اذیت سے بار بار دوچار نہ کرے۔ اس سے عورتوں کو ظلم اور استحصال سے بچانا ہے۔) اس کے علاوہ ملاحظہ ہو آیت نمبر 3,6,10

۳۔ بیویوں کے ساتھ انصاف اور اچھا سلوک کریں

24۔ (اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ ''اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا'' یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے صبر کا پھل منزل بلند کی شکل میں

پائیں گے۔آداب وتسلیمات سے ان کا استقبال ہوگا۔وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے۔کیا ہی اچھا ہے وہ ٹھکانہ اور وہ مقام ۔(الفرقان 72 تا 76)

25۔　　اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بے قصور اذیت دیتے ہیں انہوں نے ایک بڑے بہتان اور صریح گناہ کا وبال اپنے سر لے لیا ہے۔(الاحزاب 58) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر .3,6,10,13,15,16,19,23

۴۔ عورتوں کے حقوق / کمائی

26۔　　اور جو کچھ اللہ نے تم میں سے کسی کو دوسروں کے مقابلے میں زیادہ دیا ہے اس کی تمنا نہ کرو۔ جو کچھ مردوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ ہے اور جو کچھ عورتوں نے کمایا ہے اس کے مطابق ان کا حصہ۔ ہاں اللہ سے اس کے فضل کی دعا مانگتے رہو یقیناً اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اور ہم نے ہر اس ترکے کے حقدار مقرر کر دیئے ہیں جو والدین اور رشتہ دار چھوڑیں۔ اب رہے وہ لوگ جن سے تمہارے عہد و پیمان ہوں تو ان کا حصہ انہیں دو۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر نگران ہے ۔(النساء 32)

(نوٹ:　　یہاں پر عورتوں کی کمائی کے بارے میں ایک بات سمجھنی چاہیئے کہ گھر کا خرچ چلانا خاوند کی ذمہ داری ہے۔ عورت اگر کام کر کے کچھ کماتی ہے یا اس کے پاس والد کی طرف سے دولت ہے تو اس پر پورا حق اس کا ہے۔ خاوند اس میں سے کسی خرچ یا حق کا مجاز نہیں۔ اگر عورت خود اپنے گھر بچوں پر خرچ کرنا چاہے تو یہ اس کی اپنی مرضی ہوگی۔ عورت اپنی کمائی میں سے اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کی پرورش کر سکتی ہے۔ عورت کی کمائی اور دولت پر اس کا پورا حق ہے۔　یہاں یہ بات بھی سمجھنی ضروری ہے کہ عورت کو وراثت۔ طلاق وغیرہ میں جو حق کم دیا گیا ہے اس میں اللہ کی حکمت یہ ہے کہ گھر کا ایک سربراہ ہو۔ کسی گھر میں برابر کے اختیار رکھنے والوں کے درمیان خوشگوار ماحول نہیں رہ سکتا۔ اسلئے جہاں عورت کو کم اختیار یا حقوق دیئے ہیں وہاں اس کی ذمہ داریاں بھی کم ہیں۔ اس طرح حقوق وفرائض میں مطابقت پیدا کی گئی ہے۔ ہمیں اپنے دین کے مطابق سوچنا اور عمل کرنا چاہیئے، مغرب کی اندھی تقلید سے نہ ہم دین کے رہیں گے نہ دنیا کے۔)　اس کے علاوہ دیکھیں 12,3

۵۔ عورتوں پر تہمت یا الزام لگانا۔

27۔　　اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں، پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں ان کو اسی (80) کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو۔ اور وہ خود ہی فاسق ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو اس حرکت کے بعد تائب ہو جائیں اور اصلاح کر لیں کہ اللہ ضرور (ان کے حق میں) غفور رحیم ہے۔ (النور 4 تا 5)

28۔　　اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور انکے پاس خود ان کے اپنے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں تو ان میں سے ایک شخص کی شہادت (یہ ہے کہ وہ) چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو کہ اگر وہ (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے۔　اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے اور پھر کہے کہ اس بندی پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ (اپنے الزام میں) سچا ہو۔ تم لوگوں پر اللہ کا فضل اور اس کا رحم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا التفات فرمانے والا

اور حکیم ہے تو (بیویوں پر الزام کا معاملہ تمہیں بڑی پیچیدگی میں ڈال دیتا)۔ (النور 6 تا 10)

29۔ جو لوگ پاک دامن' بے خبر' مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔ (النور 23)

(نوٹ: یہاں پر اللہ تعالی نے عورتوں پر تہمت لگانے سے منع فرمایا ہے۔ یہ آج کل عام بیماری ہے کہ ہم بغیر سوچے سمجھے عورتوں کے بارے میں باتیں بناتے ہیں۔ اللہ تعالی نے ایسے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔ عام قارئین کے علاوہ اخباروں اور رسالوں میں لکھنے والے صحافی اس پر ضرور توجہ فرمائیں جو اخبار بیچنے کی خاطر سکینڈل بناتے رہتے ہیں۔ یا پھر بغیر تحقیق کے سنی سنائی باتیں آگے بڑھاتے رہتے ہیں)

۶۔ پردہ

30۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اپنے گھروں کے سوا دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو جب تک کہ گھر والوں کی اجازت نہ لے لو، اور گھر والوں پر سلام نہ بھیج لو۔ یہ طریقہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ توقع ہے کہ تم اس کا خیال رکھو گے۔ پھر اگر وہاں کسی کو نہ پاؤ تو داخل نہ ہو جب تک کہ تم کو اجازت نہ دے دی جائے۔ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ، تو واپس ہو جاؤ۔ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ البتہ تمہارے لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ایسے گھروں میں داخل ہو جاؤ جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہوں اور جن میں تمہارے فائدے (یا کام) کی کوئی چیز ہو۔ تم جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو سب کی اللہ کو خبر ہے۔ اے نبیؐ مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کیلئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔ (النور 27 تا 30)

31۔ اور اے نبیؐ مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں۔ بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں مگر ان لوگوں کے سامنے۔ شوہر، باپ، شوہروں کے باپ، اپنے باپ، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھائیوں کے بیٹے، بہنوں کے بیٹے، اپنے میل جول کی عورتیں، اپنے مملوک، وہ زیردست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں اور وہ بچے جو عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی ہوئی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہو اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔ اے مومنو، تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو، توقع ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ (النور 30 تا 31)

(نوٹ: اس آیت کو آگے آیت نمبر 35 سے ملا پڑھا جائے تو پردہ کے متعلق دو صاف صاف حکم دیئے گئے ہیں۔ اول یہ کہ اپنی ''چادریں یا دوپٹے کو اپنے سینے پر ڈالے رکھیں'' اور دوسرا یہ کہ عورتوں کو'' چادر اپنے اوپر چادر لٹکا لینی چاہئے'' یہ دونوں احکام اللہ کی طرف سے ہیں اللہ تعالی کی منشاء اور مقصد پورا کرنے کیلئے ایسی چادر کا استعمال ضروری ہے جس سے دوسری طرف نظر نہ آئے۔ آج کل عام طور پر استعمال ہونے والے دوپٹے جس کے دوسری طرف صاف نظر آتا ہے یہ کام نہیں دے سکتے۔ ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ پردہ کا یہ حکم کسی انسان کی اختراع یا سوچ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کا حکم ہے۔ اس لئے اگر ہم اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں تو اللہ کے حکم کو نہ ماننا سمجھ میں نہیں آتا۔ اس ضمن میں یہاں یہ

بتا دینا مناسب ہوگا کہ بعض علماء پورے جسم کا پردہ حدیث سے ثابت کرتے ہیں مگر علماء کا ایک بڑا طبقہ کہتا ہے کہ منہ اور ہاتھوں کا (کلائی سے آگے کا) پردہ نہیں ہے۔ کچھ حضرات کے مطابق کسی کی خوبصورتی کا اندازہ اُس کے چہرے سے ہی ہوتا ہے۔ اِس لئے چہرے کو پردے سے نکالنا صحیح نہیں ہے۔ ان احکام کی روشنی میں باہر جاتے وقت عورتیں ایک بڑی چادر سے اپنا سر، سینہ اور جسم ڈھانپ لیں تو اس سے اللہ کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ کوئی مزید احتیاط کرنا چاہیئے اور بُرقع یا حجاب سے منہ بھی ڈھانپ لے تو اللہ کے پاس اس کا بہتر اجر ملے گا۔)

32۔ اور جب تمہارے بچے عقل کی حد کو پہنچ جائیں تو چاہیئے کہ اسی طرح اجازت لے کر آیا کریں (ماں باپ کے سونے اور آرام کرنے والے کمرے میں) جس طرح ان کے بڑے اجازت لیتے رہے ہیں۔ اس طرح اللہ اپنی آیات تمہارے سامنے کھولتا ہے اور وہ علیم و حکیم ہے۔ اور جو عورتیں جوانی سے گزری بیٹھی ہوں، نکاح کی امیدوار نہ ہوں وہ اگر اپنی چادر اتار کر رکھ دیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش کرنے والی نہ ہوں۔ تاہم وہ بھی حیاداری ہی برتیں تو ان کے حق میں اچھا ہے اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ (النور 59 تا 60)

33۔ کوئی حرج نہیں اگر کوئی اندھا یا لنگڑا یا مریض (کسی کے گھر سے کھالے) اور نہ تمہارے اوپر اس میں کوئی مضائقہ ہے کہ اپنے گھروں سے کھاؤ، یا اپنے باپ دادا کے گھروں سے، یا اپنی ماں، نانی کے گھروں سے، یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے، یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے، یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے، یا ان کے گھروں سے جن کی کنجیاں تمہاری سپردگی میں ہوں، یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ تم لوگ مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ البتہ جن گھروں میں داخل ہوا کرو تو اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو، دعائے خیر، اللہ کی طرف سے مقرر فرمائی ہوئی بڑی بابرکت اور پاکیزہ، اس طرح اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے آیات بیان کرتا ہے۔ توقع ہے تم سمجھ بوجھ سے کام لوگے۔ (النور 61)

34۔ نبی کی بیویو، تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کیا کرو کہ دل کی خرابی کا مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے، بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔ اپنے گھر میں ٹک کر رہو اور سابق جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔ نماز قائم، زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ چاہتا ہے کہ تم اہل بیت نبیؐ سے گندگی دور کرے اور تمہیں پوری طرح پاک کر دے۔ یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کی ان باتوں کو جو تمہارے گھروں میں سنی جاتی ہیں بے شک اللہ لطیف اور باخبر ہے۔ (الاحزاب 32 تا 34)

35۔ اے نبیؐ اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تا کہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ (الاحزاب 59)
ملاحظہ کریں نوٹ آیت نمبر 31

36۔ اے اولاد آدم، ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لئے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو۔ اور بہترین لباس تقویٰ کا لباس ہے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے شاید کہ وہ لوگ اس سے سبق لیں۔ اے بنی آدم ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اس طرح فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا۔ اور ان کے لباس ان پر سے اتروا دیئے تھے تا کہ ان کی شرم گاہیں ایک

دوسرے کے سامنے کھولے۔ وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ ان شیاطین کو ہم نے ان لوگوں کا سرپرست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ یہ لوگ جب کوئی شرمناک کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر پایا ہے اور اللہ ہی نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان سے کہو اللہ بے حیائی کا حکم کبھی نہیں دیا کرتا۔ کیا تم اللہ کا نام لے کر وہ باتیں کہتے ہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے۔(الاعراف 26 تا 28)

(نوٹ:۔ اللہ کے اس حکم کو سامنے رکھ کر دیکھیں تو کیا ہمیں نظر نہیں آ رہا کہ شیطان ہمیں فیشن کے نام پر ننگا کر رہا ہے۔ ہر نیا فیشن عورت کو مزید ننگا کر کے پیش کرتا ہے۔ فیشن کے نام پر لباس کی تراش خراش کا یہی ایک مقصد رہ گیا ہے۔ ہمارے ہاں گلے اور بازو کا سائز، نیم عریاں یا چست لباس کی بناوٹ میں یہی شیطانی عمل کارفرما ہے۔ ہمیں اپنے گھروں میں اس پر توجہ دینی چاہئے۔)

۷۔ شرمگاہوں کی حفاظت

37۔ یقیناً فلاح پائی ایمان لانے والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ لغویات سے دور رہتے ہیں، زکوۃ کے طریقے پر عمل کرتے ہیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور ان عورتوں کے جو ان کی ملک یمین میں ہوں۔ کہ ان پر (محفوظ نہ رکھنے میں) وہ قابل ملامت نہیں ہیں، البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنیوالے ہیں۔ (المومنون 1 تا 7)

38۔ جو لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں، کیونکہ ان کے رب کا عذاب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے کوئی بے خوف ہو، جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں بجز اپنی بیویوں یا اپنی مملوکہ عورتوں کے جن سے محفوظ نہ رکھنے میں ان پر کوئی ملامت نہیں، البتہ جو اس کے علاوہ کچھ چاہیں وہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔(المعارج 27 تا 31)

اس کے علاوہ ملاحظہ ہو نمبر 31

۸۔ اولاد کا قتل

39۔ اے محمدؐ ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو، اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔۔۔۔۔(الانعام 151)

40۔ اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشے سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ درحقیقت ان کا قتل ایک بڑی خطا ہے۔ زناء کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت برُا فعل ہے اور بڑا ہی برُا راستہ۔۔۔۔(بنی اسرائیل 31 تا 32)

۹۔ اولاد اللہ دیتا ہے/ اولاد کی عنایت کو کسی اور سے منسوب کرنا۔

41۔ دونوں (میاں بیوی) نے ملکر اللہ، اپنے رب سے دعا کی کہ تو نے ہم کو اچھا سا بچہ دیا تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے۔ مگر جب اللہ نے ان کو ایک صحیح و سالم بچہ دے دیا تو وہ اس کی بخشش و عنایت میں دوسرں کو اس کا شریک ٹھہرانے لگے۔ اللہ بہت بلند و برتر ہے ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔ کیسے نادان ہیں یہ لوگ کہ ان کو اللہ کا شریک

ٹھہراتے ہیں جو کسی بھی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کیے جاتے ہیں۔ جو نہ ان کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ آپ اپنی مدد ہی پر قادر ہیں۔ اگر تم انہیں سیدھی راہ پر آنے کی دعوت دو تو تمہارے پیچھے نہ آئیں، تم خواہ انہیں پکارو یا خاموش رہو، دونوں صورتوں میں تمہارے لئے یکساں ہی ہے۔ تم اللہ کو چھوڑ کر جنہیں پکارتے ہو وہ تو محض بندے ہیں جیسے تم بندے ہو۔ (الاعراف 189 تا 194)

42۔　اللہ زمین اور آسمان کی بادشاہی کا مالک ہے، جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ (الشوریٰ 49 تا 50)

۱۰۔　بدکاری / زناء / فحاشی

43۔　تمہاری عورتوں سے جو بدکاری کی مرتکب ہوں ان پر اپنے میں سے چار آدمیوں کی گواہی لو۔ اگر چار آدمی گواہی دے دیں تو ان کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ انہیں موت آ جائے یا اللہ ان کے لئے راستہ نکال دے۔ اور تم میں سے جو یہ کام کریں ان دونوں کو تکلیف دو پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنی اصلاح کر لیں تو انہیں چھوڑ دو کہ اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم فرمانے والا ہے۔ ہاں یہ جان لو کہ اللہ پر توبہ کی قبولیت کا حق انہیں لوگوں کے لئے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی بُرا فعل کر گزرتے ہیں اور اس کے بعد جلد ہی توبہ کر لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظر عنایت سے متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔ مگر توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے۔ جو بُرے کام کئے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت　جاتا ہے اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی۔ اور اسی طرح توبہ ان کے لئے بھی نہیں ہے جو مرتے دم تک کافر رہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے تو ہم نے دردناک سزا تیار کر رکھی ہے۔ (النساء 15 تا 18)

(نوٹ:۔ بدکاری　کی سزا کے بارے میں یہ پہلا حکم تھا بعد میں نمبر 46 والا حکم آ گیا تو یہ منسوخ ہو گیا۔

44۔　زناء کے قریب نہ پھٹکو وہ بہت بُرا فعل ہے اور بڑا ہی بُرا راستہ۔ (بنی اسرائیل 32)

45۔　خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے۔ پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے اور　پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے۔ ان کا دامن پاک ہے ان باتوں سے جو بنانے والے بناتے ہیں، انکے لئے مغفرت اور رزق کریم ہے۔ (النور 26)

46۔　زانیہ عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے۔ زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک۔ اور یہ حرام کر دیا گیا ہے اہل ایمان پر۔ (النور 3-2)

(نوٹ: جو لوگ توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں ان سے نکاح نہ کرنے کے حکم کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ توبہ و اصلاح کے بعد ''زانی ہونے کی

صفت ان کے ساتھ لگی نہیں رہتی) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 3,5,27

۱۱۔ حیض

47۔ پوچھتے ہیں حیض کا کیا حکم ہے؟ کہو: وہ ایک گندگی کی حالت ہے، اس میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ پھر جب تک وہ پاک صاف نہ ہو جائیں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں، تو ان کے پاس جاؤ اس طرح جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو بدی سے باز رہیں اور پاکیزگی اختیار کریں۔ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تمہیں اختیار ہے جس طرح چاہو، اپنی کھیتی میں جاؤ، مگر اپنے مستقبل کی فکر کرو اور اللہ کی ناراضگی سے بچو۔ خوب جان لو کہ تمہیں ایک دن اس سے ملنا ہے۔ اور اے نبیؐ، جو تمہاری ہدایات کو مان لیں انہیں فلاح وسعادت کا مژدہ سنا دو۔ (البقرہ۔222۔223)

۱۲۔ مال اور اولاد آزمائش ہیں

48۔ اے لوگو جو ایمان لئے ہو۔ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں ان سے ہوشیار رہو۔ اور اگر تم عفو و درگزر سے کام لو اور معاف کر دو تو اللہ غفور و رحیم ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہیں۔ اور اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔ لہٰذا جہاں تک تمہارے بس میں ہو اللہ سے ڈرتے رہو، اور سنو اور اطاعت کرو۔ (التغابن 4 تا 16)

(نوٹ: یہاں ایک حقیقت بیان کی گئی ہے کہ انسان بہت سے غلط کام بیوی بچوں کی آسودگی۔ خوشی۔ ضرورتوں اور فرمائشوں کو پورا کرنے کی خاطر کرتا ہے۔ اس طرح وہ ان کی دنیاوی آسائشوں کے لئے اپنی ہمشہ کی آنے والی زندگی خراب کر لیتا ہے۔ اولاد و مال آزمائش ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جن کو جو کچھ عطا کیا ہے ان سے اس کا حساب لے گا۔ اگر مال و دولت دی ہے تو ان کی آمدنی اور خرچ کا حساب ہوگا اور اولاد دی ہے تو اس کی تربیت اور رہنمائی کی پوچھ گچھ ہوگی) اس کے علاوہ دیکھیں تیسرے باب میں مضمون ''مال اور اولاد کے بارے میں''۔

۱۳۔ اھل وعیال کو نماز کی تلقین کرو۔

49۔ اپنے اہل واعیال کو نماز کی تلقین کرو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔ ہم تم سے کوئی رزق نہیں چاہتے۔ رزق تو ہم ہی تمہیں دے رہے ہیں اور انجام کی بھلائی تقویٰ کیلئے ہے۔ (طٰہٰ 132)

۱۴۔ متفرق احکام وہدایات

دیگر متفرق ضروری احکامات جو اس باب میں دی گئی آیات میں موجود ہیں

ان کی فہرست اور آیات کے نمبر جہاں پر یہ حکم موجود ہے

اللہ سے ڈرتے ہوئے کم کریں تو جہاں سے گمان نہ ہو ادھر سے اللہ رزق دیتا ہے۔ 23

اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کریں تو اللہ سہولتیں پیدا کرے گا۔ 23

اللہ سے جوڑرے گا اس کی بُرائیاں دور ہوں گی۔ 23

پانچواں باب

جہاد

اس باب میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں۔

ا۔ جہاد / جہاد بالمال

1۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر اور نماز سے مدد لو۔ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ نہ کہو۔ ایسے لوگ حقیقت میں زندہ ہیں مگر تمہیں ان کی زندگی کی سمجھ نہیں ہوتی۔ اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر، فاقہ کشی، جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ ان حالات میں جو لوگ صبر کریں گے اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ: ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے۔ انہیں خوشخبری دے دو۔ ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی، اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رو ہیں۔ (البقرہ 153 تا 157)

2۔ اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو، جو تم سے لڑتے ہیں۔ مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ان سے لڑو جہاں بھی ان سے مقابلہ پیش آئے اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے۔ اس لئے کہ قتل اگرچہ بُرا ہے مگر فتنہ اس سے بھی زیادہ بُرا ہے۔ اور مسجد حرام کے قریب جب تک وہ تم سے نہ لڑیں تم بھی نہ لڑو، مگر جب وہ وہاں لڑنے سے نہ چوکیں، تو تم بھی بے تکلف انہیں مارو کہ ایسے کافروں کی یہی سزا ہے۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں، تو جان لو کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ تم اُن سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔ اور دین اللہ کے لئے ہو جائے، پھر اگر وہ باز آ جائیں تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں۔

(البقرہ 193,190)

3۔ تمہیں جنگ کا حکم دیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں ناگوار ہو اور وہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند ہو اور وہی تمہارے لئے بُری ہو۔ اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔

(البقرہ 216)

4۔ مسلمانو! اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور خوب جان رکھو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ تم میں کون ہے جو اللہ کو قرض حسن دے تا کہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرے؟ گھٹانا بھی اللہ کے اختیار میں ہے اور بڑھانا بھی۔ اس کی طرف تمہیں پلٹ کر جانا ہے۔ (البقرہ 245-244)

5۔ مرد اور عورتوں میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسن دیا ہے، ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور ہماری

آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخی ہیں۔ (الحدید 19,18)

6۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھو، وہ تو حقیقت میں زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔ جو کچھ اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اس پر خوش و خرم ہیں، اور مطمئن ہیں کہ جو اہل ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور وہاں نہیں پہنچے ہیں اُن کے لئے بھی کسی خوف و رنج کا موقع نہیں ہے۔ وہ اللہ کے انعام اور اس کے فضل پر خوش ہیں اور ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مومن کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ (آل عمران 169 تا 171)

7۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، کافروں کی سی باتیں نہ کرو جن کے عزیز و اقارب اگر کبھی سفر پر جاتے ہیں یا جنگ میں شریک ہوتے ہیں، (اور وہاں کسی حادثہ سے دوچار ہو جاتے ہیں) تو کہتے ہیں کہ وہ اگر ہمارے پاس ہوتے تو نہ مارے جاتے اور نہ قتل ہوتے۔ اللہ اس قسم کی باتوں کو ان کے دل میں افسوس و رنج کا سبب بنا دیتا ہے، ورنہ دراصل مارنے اور جلانے والا تو اللہ ہی ہے اور تمہاری تمام حرکات پر وہی نگراں ہے۔ اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی رحمت اور بخشش تمہارے حصہ میں آئے گی۔ وہ ان ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہے جنہیں یہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ اور خواہ تم مرو یا مارے جاؤ بہرحال تم سب کو سمٹ کر جانا اللہ ہی کی طرف ہے۔ (ال عمران 156 تا 158)

8۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، صبر سے کام لو، باطل پرستوں کے مقابلہ میں پامردی دکھاؤ، حق کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔ (ال عمران 200)

9۔ اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیئے اُن لوگوں کو جو آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو فروخت کر دیں۔ پھر جو اللہ کی راہ میں لڑے گا اور مارا جائے گا یا غالب رہے گا اسے ضرور ہم اجر عظیم عطا کریں گے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لئے گئے ہیں۔ اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں، اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے۔ (النساء 74 تا 75)

(نوٹ۔ ہمارے لئے دیار کفر میں محصور عورتوں، بچوں اور دیگر مسلمانوں کی آزادی اور فتح کیلئے جو بھی مدد ممکن ہو سکے وہ بہم پہنچانا لازمی ہے۔ یہی اللہ کا حکم ہے اور مسلمانوں کا فرض ہے۔)

10۔ پس اے نبیؐ! تم اللہ کی راہ میں لڑو، تم اپنی ذات کے سوا کسی اور کے لئے ذمہ دار نہیں ہو۔ البتہ اہل ایمان کو لڑنے کے لئے اُکساؤ۔ بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے، اللہ کا زور سب سے زیادہ زبردست اور اس کی سزا سب سے زیادہ ہے۔ (النساء 84)

11۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے نکلو تو دوست دشمن میں تمیز کرو۔ اور جو تمہاری طرف سلام سے پہل کرے اسے فوراً نہ کہہ دو کہ تو مومن نہیں ہے۔ اگر تم دنیاوی فائدہ چاہتے ہو تو اللہ کے پاس تمہارے لئے بہت سے اموال غنیمت ہیں۔ آخر اسی حالت میں تم خود بھی تو اس سے پہلے مبتلا رہ چکے ہو۔ پھر اللہ نے تم پر احسان کیا، لہٰذا تحقیق سے کام لو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (النساء 94)

12۔ مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال

سے جہاد کرتے ہیں دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے۔ اللہ نے بیٹھنے والوں کی بہ نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کیلئے اللہ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے، مگر اس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے۔ اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (النساء 95 تا 96)

13۔ اے ایمان والو، ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورا کا پورا اللہ کے لئے ہو جائے، پھر اگر وہ فتنہ سے رک جائیں تو ان کے اعمال کا دیکھنے والا اللہ ہے۔ اور اگر وہ نہ مانیں تو جان رکھو کہ اللہ تمہارا سرپرست ہے اور وہ بہترین حامی و مددگار ہے۔ (الانفال 39 تا 40)

14۔ اے ایمان لانے والو، جب کسی گروہ سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، توقع ہے کہ تمہیں کامیابی نصیب ہوگی۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو۔ ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔ صبر سے کام لو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (الانفال 45 تا 46)

15۔ اللہ کے ہاں تو انہی لوگوں کا درجہ بڑا ہے۔ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اس کی راہ میں گھر بار چھوڑا اور جان مال سے جہاد کیا وہی کامیاب ہے۔ اُن کا رب اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے، جہاں اُن کے لئے پائیدار عیش کے سامان ہیں، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ یقیناً اللہ کے پاس خدمات کا صلہ دینے کو بہت کچھ ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔ تم میں سے جو ان کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے۔ اے نبی کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں، اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے، تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، تم کو اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہے، تو انتظار کرو کہ یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے۔ اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔ (التوبہ 20 تا 24)

16۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تم سے اللہ کی راہ میں نکلنے کے لئے کہا گیا تو زمین سے چمٹ کر رہ گئے؟ کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ ایسا ہے تو تمہیں معلوم ہو کہ دنیا کی زندگی کا یہ سب سروسامان آخرت میں بہت تھوڑا نکلے گا۔ تم نہ اٹھو گے تو اللہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ کسی اور گروہ کو اٹھائے گا اور تم اللہ کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکو گے۔ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (التوبہ 38 تا 39)

17۔ نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل، اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (التوبہ۔ 41)

18۔ ان لوگوں نے گھر بیٹھنے والیوں میں شامل ہونا پسند کیا (بجائے جہاد کے) اور ان کے دلوں پر ٹھپہ لگا دیا گیا،

اس لئے ان کی سمجھ میں اب کچھ نہیں آ تا۔ بخلاف اس کے رسولؐ نے اور ان لوگوں نے جو رسولؐ کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی جان و مال سے جہاد کیا۔ اور اب ساری بھلائیاں انہی کیلئے ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔(التوبہ 87 تا 88)

19۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے اُن کے نفس اور اُن کے مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔ اُن سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے، توراۃ اور انجیل اور قرآن میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو؟ پس خوشیاں مناؤ اپنے اُس سودے پر جو تم نے اللہ سے چکا لیا ہے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ (التوبہ 111)

20۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تم پر نہایت شفیق اور مہربان ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ زمین اور آسمان کی میراث اللہ ہی کیلئے ہے۔ تم میں سے جو لوگ فتح کے بعد خرچ اور جہاد کریں گے وہ کبھی ان لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے فتح سے پہلے خرچ اور جہاد کیا ہے۔ ان کا درجہ بعد میں خرچ اور جہاد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے۔ اگرچہ اللہ نے دونوں ہی سے اچھے وعدے فرمائے ہیں۔(الحدید 9 تا 10)

21۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذاب علیم سے بچا دے؟ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولؐ پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا فرمائے گا۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔(الصّف 10 تا 12)

22۔ یقیناً اللہ کے ہاں محسنوں کا حق الخدمت مارا نہیں جاتا ہے۔ اس طرح یہ بھی کبھی نہ ہوگا کہ (راہ خدا میں) تھوڑا یا بہت کوئی خرچ وہ اٹھائیں اور (سعی جہاد میں) کوئی وادی وہ پار کریں اور ان کے حق میں اسے لکھ نہ لیا جائے۔ تاکہ اللہ ان کے اس اچھے کارنامے کا صلہ انہیں عطا کرے۔ (التوبہ 121)

23۔ جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو کبھی تم سے یہ درخواست نہ کریں گے کہ انہیں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرنے سے معاف رکھا جائے۔ اللہ متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ ایسی درخواستیں تو صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، جن کے دلوں میں شک ہے اور وہ اپنے شک ہی میں متردّد ہو رہے ہیں۔ (التوبہ 45)

24۔ جنگ کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روزِ آخر پر ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام نہیں کرتے اور دین حق کو اپنا دین نہیں بناتے۔ (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔(التوبہ 29)

25۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم کہو وہ بات جو کرتے نہیں۔ اللہ کو تو پسند وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔(الصّف 2 تا 4)

۲۔ جو تم سے نہیں لڑتے ان سے اچھا سلوک کرو

26۔ اللہ تمہیں اس بات سے نہیں روکتا کہ تم ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرو جنہوں نے دین کے مقابلہ میں تم سے جنگ نہیں کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ وہ تمہیں جس چیز سے روکتا ہے وہ تو یہ ہے کہ تم ان لوگوں سے دوستی کرو جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے۔ اور تمہارے اخرج میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے۔ ان سے جو لوگ دوستی کریں وہی ظالم ہیں۔ (الممتحنہ 8 تا 9)

(نوٹ۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے غیر مسلم افراد سے نیکی اور انصاف کا برتاؤ کرنے کی تاکید کی ہے لیکن شرط یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شامل نہ ہوں۔ ایسے غیر مسلموں کے ساتھ لین دین۔ تجارت اور تعلقات رکھنے کی اجازت ہے۔) اس کے علاوہ دیکھیں دوسرے باب میں ''اللہ کے مخالفوں سے دوستیاں''۔

۳۔ مقابلے کے لئے ہر وقت تیار رہو

27۔ اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت ور تیار بندھے رہنے والا گھوڑے ان کے مقابلے کیلئے مہیا رکھو تا کہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسروں مخالفین کو خوفزدہ کر دو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔ اللہ کی راہ میں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدل تمہاری طرح پلٹا یا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہر گز ظلم نہ ہوگا۔ اگر دشمن صلح وسلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لئے آمادہ ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو۔ یقیناً وہی سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے، اور اگر وہ دھوکے کی نیت کر رہا ہو تمہارے لئے اللہ کافی ہے۔ (الانفال 60 تا 62)

۴۔ دشمن کے مقابلے میں پیٹھ مت دکھاؤ

28۔ اے ایمان لانے والو! جب تم ایک لشکر کی صورت میں کفار سے دوچار ہو تو ان کے مقابلے میں پیٹھ نہ پھیرو۔ جس نے ایسے موقع پر پیٹھ پھیری اِلّا یہ کہ جنگی چال کے طور پر ایسا کریں یا کسی دوسری فوج سے جا ملنے کے لئے۔ تو وہ اللہ کے غضب میں گھر جائے گا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ بہت بُری واپس جانے کی جگہ ہے۔ (الانفال 15 تا 16)

۵۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو

29۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلم ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ (ال عمران 102 تا 103)

۶۔ دوسروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ

30۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی جماعت کے لوگوں کے سوا دوسروں کو اپنا رازدار نہ بناؤ۔ وہ تمہاری خرابی کے کسی موقع سے فائدہ اٹھانے میں نہیں چوکتے۔ تمہیں جس چیز سے نقصان پہنچے، وہی ان کا محبوب ہے۔ ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے شدید تر ہے۔ ہم نے تمہیں صاف صاف ہدایت دیدی ہے۔ اگر تم عقل رکھتے ہو (ان سے تعلق رکھنے میں احتیاط برتو گے)۔ تم ان سے محبت رکھتے ہو مگر وہ تم سے محبت نہیں رکھتے۔ (ال عمران 118 تا 119)

۷۔ متفرق احکامات

دیگر متفرق ضروری احکامات جو اس باب میں دی گئی آیات میں موجود ہیں ان کی فہرست اور آیات کے نمبر جہاں پر یہ حکم موجود ہے

اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ 1

اللہ کو قرض حسنہ دو۔ 4,5

اللہ کی راہ میں لڑو، بعید نہیں کہ اللہ اُن کا زور توڑ دے۔ 10

اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کو مردہ نہ کہو۔ 6,1

اللہ کی راہ میں مرنے والوں کیلئے رحمت اور بخشش ہوگی۔ 7

اگر مخالف نہ لڑنا چاہیں تو ان پر دست درازی جائز نہیں۔ 2, 26

باطل پرستوں کے مقابلے میں پامردی دکھاؤ۔ 8

بے بس مظلوم مسلمانوں کی خاطر لڑو۔ 9

تم نہ لڑو گے تو تمہاری جگہ اللہ دوسرا گروہ اُٹھائے گا۔ 16

جان اور مال سے جنگ کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے۔ 15

جنگ تمہیں ناگوار ہے۔ مگر یہ تمہارے لئے بہتر ہوسکتی ہے۔ 3

جہاد بالمال۔ 23.22,20,19,17,15,4

دشمن کے مقابلے میں صبر کرو۔ 8,14

دشمن اگر صلح پر راضی ہو تو صلح کرو۔ 26

دشمن سے لڑائی کے دوران آپس میں نہ جھگڑو۔ 14

ظالموں کے علاوہ کسی پر زیادتی نہ کرو۔ 2

فتنہ قتل سے بھی بُرا فعل ہے۔ 2

فتح سے پہلے جہاد اور خرچ کرنے والوں کا درجہ بڑا ہے۔ 20

مارنے والا اللہ ہے۔ 7

مجاہدوں کا معاوضہ گھر بیٹھنے والوں سے زیادہ ہے۔ 12

چھٹا باب

سلوک/ایک دوسرے سے برتاؤ

اس باب میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں۔

ا۔ ماں باپ سے سلوک

1۔ یاد کرو، اسرائیل کی اولاد سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا۔ ماں باپ کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، یتیموں اور مسکینوں کیساتھ نیک سلوک کرنا، لوگوں سے بھلی بات کہنا، نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا۔ (البقرہ 83)

2۔ لوگ پوچھتے ہیں ہم کیا خرچ کریں؟ جواب دو کہ جو مال بھی خرچ کرو اپنے والدین پر، رشتے داروں پر، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم کرو گے اللہ اس سے باخبر ہوگا۔ (البقرہ 215)

3۔ ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کرو۔ قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اور پڑوسی رشتہ دار سے، اجنبی ہمسایہ سے، پہلو کے ساتھی، اور مسافر سے اور ان لونڈی غلاموں سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں، احسان کا معاملہ رکھو۔ یقین جانو اللہ کسی ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو اپنے خیال میں مغرور ہو اور اپنی بڑائی پر فخر کرے۔ (النساء 36)

4۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی اپنا رفیق نہ بناؤ، اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں۔ تم میں سے جو ان کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے۔ (التوبہ 23)

5۔ والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو۔ بلکہ ان کے ساتھ احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو۔ اور دعا کیا کرو کہ پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت اور شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ تمہارے دلوں میں کیا ہے۔ اگر تم صالح بن کر رہو تو وہ ایسے سب لوگوں کیلئے درگزر کرنے والا ہے، جو اپنے قصور پر متنبہ ہو کر بندگی کے رویے کی طرف پلٹ آئیں۔ رشتہ دار کو اس کا حق دو مسکین اور مسافر کو ان کا حق دو۔ (بنی اسرائیل 23 تا 26)

6۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہم نے انسانوں کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے۔ اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے اپنے پیٹ میں رکھا اور دو سال تک اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے۔ (اسی لئے ہم نے اس کو نصیحت کی کہ) میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر بجالا، میری ہی طرف ہی تو نے پلٹنا ہے۔ لیکن اگر وہ تجھ پر دباؤ ڈالیں کہ میرے ساتھ تو کسی ایسے کو شریک کرے جسے تو نہیں جانتا تو ان کی بات ہرگز نہ مان۔ دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ۔ مگر پیروی اس شخص کے راستے کی کر جس نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ پر تم سب کو پلٹنا میری ہی طرف ہے۔ اس وقت میں تمہیں بتا دوں گا کہ تم کیسے عمل کرتے رہے ہو۔

(لقمان 14 تا 15)

(نوٹ۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے والدین کی عزت، خدمت اور نیک برتاؤ کا حکم دیا ہے لیکن یہ بھی بتا دیا ہے کہ پیروی اس شخص کی کر جس نے اللہ سے رجوع کیا ہے۔ یعنی جو زندگی اللہ کے احکام کے مطابق گزار رہا ہے۔ دینی اور دنیاوی سب معاملات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے

رسولؐ کے بتائے ہوئے دینی اور دنیاوی طریقوں پر عمل کریں۔ اگر والدین کسی کو غلط راستے پر چلنے کو کہیں یا گران کے رسم و رواج اسلامی اقدار کے خلاف ہوں تو ان کی تقلید نہ کریں۔ اس کے باوجود ان سے برتاؤ ٹھیک رکھیں۔ ان کی عزت کریں ان کی مدد کریں اور ان کی تکلیفوں اور مشکلات کو حل کریں۔ جہاں والدین کا حکم ماننا اور ان کی مدد کرنا ضروری ہے وہاں انسان پر اپنی بیوی اور اولاد کے حقوق کی پاسداری بھی ضروری ہے۔ ان سب کے حقوق کا خیال رکھنا اور ان میں توازن پیدا کرنا ضروری ہے۔ اگر بیوی اپنے خاوند کی حقیقی خیر خواہ ہے تو اسے چاہیے کہ والدین کے بارے میں اللہ کے احکام کی بجا آوری میں اپنے خاوند کی مدد کرے۔ کہیں بیوی کی وجہ سے وہ قیامت والے دن پریشان نہ ہو۔ میاں بیوی کو والدین کا ایسا ہی خیال رکھنا چاہیے جیسے وہ اپنے اولاد کے سلوک کے خواہش مند ہوں۔)

7۔ ہم نے انسان کو ہدایت کی کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرے۔ اس کی ماں نے مشقت اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور مشقت اٹھا کر ہی اس کو جنا۔ اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگ گئے۔ (الاحقاف 15)

8۔ اے محمدؐ ان سے کہو کہ آؤ میں تمہیں سناؤں تمہارے رب نے تم پر کیا پابندیاں عائد کی ہیں۔ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ ـــــ۔ (الانعام 151)

9۔ ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ لیکن اگر وہ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے (معبود) کو شریک ٹھہرائے جسے تو (میرے شریک کی حیثیت سے) نہیں جانتا تو ان کی اطاعت نہ کر۔ میری ہی طرف تم سب کو پلٹ کر آنا ہے۔ (العنکبوب 8)

10. نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخرت کو اور ملائیکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے اور اللہ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں اور یتیموں پر، مسکینوں، اور مسافروں پر، مدد کیلئے ہاتھ پھیلانے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرے، نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اور نیک وہ لوگ ہیں کہ جب عہد کریں، تو اسے وفا کریں، اور تنگی اور مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کریں۔ یہ ہیں راست باز لوگ اور یہی لوگ متقی ہیں۔ (البقرہ 177)

۲۔ مسکینوں/ضرورت مندوں/مسافروں سے سلوک

11۔ تم نے جو کچھ خرچ کیا ہو اور جو نذر بھی مانگی ہو، اللہ کو اس کا علم ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ اگر اپنے صدقات علانیہ دو، تو یہ بھی اچھا ہے، لیکن اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ تمہاری بہت سی بُرائیاں اس طرز عمل سے دور ہو جاتی ہیں۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو بہر حال اس کی خبر ہے۔ لوگوں کو ہدایت بخش دینے کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے، ہدایت تو اللہ ہی جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ اور خیرات میں جو مال تم خرچ کرتے ہو وہ تمہارے اپنے لیے بھلا ہے۔ آخر تم اسی لئے تو خرچ کرتے ہو کہ اللہ کی رضا حاصل ہو۔ تو جو کچھ مال تم خیرات میں خرچ کرو گے اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا۔ اور تمہاری حق تلفی ہرگز نہ ہوگی۔ (البقرہ 270 تا 272) نذر کے بارے میں نوٹ دیکھیں تیسرا باب آیت نمبر 27۔

12۔ اور جب تقسیم (وراثت) کے موقع پر کنبہ کے لوگ اور یتیم اور مسکین آئیں تو اُس مال میں سے ان کو بھی کچھ حصہ دو۔اور ان کے ساتھ بھلے مانسوں کی سی بات کرو۔ (النساء 8)

13۔پس اے مومن رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین و مسافر کو (اس کا حق)۔یہ طریقہ بہتر ہے۔ان لوگوں کے لئے جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہوں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔(الروم 38)

14۔ البتہ متقی لوگ اس روز باغوں اور چشموں ہوں گے، جو کچھ ان کا رب انہیں دے گا اسے خوشی خوشی لے رہے ہوں گے۔ وہ اس دن کے آنے سے پہلے نیکوکار تھے، راتوں کو کم ہی سوتے تھے۔ پھر وہی رات کے پچھلے پہروں میں معافی مانگتے تھے اور ان کے مالوں میں حق تھا سائل اور ان غریبوں کا جو مانگتے نہیں۔(الذریت 15 تا 19)

15۔ انسان تھڑ دِلا پیدا کیا گیا ہے۔جب اس پر مصیبت آتی ہے تو گھبرا اُٹھتا ہے اور جب اُسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو بُخل کرنے لگتا ہے۔مگر وہ لوگ (اس عیب سے بچے ہوئے ہیں) جو نماز پڑھنے والے ہیں۔ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں، جن کے مالوں میں مانگنے والوں اور ان غریبوں کا جو مانگتے نہیں کا ایک مقرر حق ہے۔

(المعارج ۔19 تا 25)

16۔ ہر متنفس اپنے کسب کے بدلے رھن ہے۔دائیں بازو والوں کے سوا، جو جنتوں میں ہوں گے۔ وہاں وہ مجرموں سے پوچھیں گے تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی۔ وہ کہیں گے ''ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے''۔

(المدثر 38 تا45)

17۔ یہ جنت والے وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی، اور اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔(اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ہمیں تو اپنے رب سے اس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا۔پس اللہ تعالیٰ انہیں اس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا۔ (الدھر 7 تا 11) نذر کے بارے میں نوٹ دیکھیں تیسرا باب آیت نمبر 27۔

18۔ تم نے دیکھا اس شخص کو جو آخرت کی جزا اور سزا کو جھٹلاتا ہے؟ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے، اور مسکین کو کھانا دینے پر نہیں اُکساتا۔ پھر تباہی ہے اُن نماز پڑھنے والوں کیلئے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی ضرورت کی چیزیں (لوگوں کو) دینے سے گریز کرتے ہیں۔(الماعون)

19۔ مگر انسان کا حال یہ ہے کہ اس کا رب جب اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اسے عزت اور نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنا دیا۔اور جب وہ اس کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کا رزق اس پر تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہتا ہے میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا۔ ہرگز نہیں بلکہ تم یتیم سے عزت کا سلوک نہیں کرتے، اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو نہیں اُکساتے، اور میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو، اور مال کی محبت میں بُری

طرح گرفتار ہو۔ (الفجر 15 تا 20)

20۔ اور دونوں نمایاں راستے اُسے (نہیں) دکھا دیئے؟ مگر اُس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہ کی۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟ کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا۔ یا فاقے کے دن کسی قریبی یتیم یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔ پھر (اس کے ساتھ یہ کہ) آدمی ان لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنھوں نے ایک دوسرے کو صبر اور (اللہ کی مخلوق پر) رحم کی تلقین کی (البلد 10 تا 17) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار 5,3,2,1

۳۔ یتیموں سے سلوک

21۔ یتیموں کے مال ان کو واپس دو، اچھے مال کو بُرے مال سے نہ بدل لو، اور ان کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ، یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (النساء 2)

22۔ لوگ تم سے عورتوں کے معاملہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ کہو اللہ ہمیں ان کے معاملہ میں فتویٰ دیتا ہے، اور ساتھ ہی وہ احکام بھی یاد دلاتا ہے جو پہلے سے تم کو اس کتاب میں سنائے جا رہے ہیں۔ یعنی وہ احکام جو ان یتیم لڑکیوں کے متعلق ہیں، جن کا حق تم ادا نہیں کرتے اور جن کے نکاح کرنے سے تم باز رہتے ہو (یا لالچ کی بناء پر تم خود ان سے نکاح کر لینا چاہتے ہو)۔ اور وہ احکام جو ان بچوں کے متعلق ہیں جو بیچارے کوئی زور نہیں رکھتے۔ اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ انصاف پر قائم رہو اور جو بھلائی تم کرو گے وہ اللہ کے علم سے چھپی نہ رہ جائے گی۔ (النساء 127)

23۔ اور یہ کہ یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو بہترین ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے سن رشد کو پہنچ جائے۔ ناپ تول میں پورا انصاف کرو۔ ہم ہر شخص پر ذمہ داری کا اتنا ہی بار رکھتے ہیں جتنا اس کے امکان میں ہے۔ (الانعام 152)

24۔ لہٰذا یتیم پر سختی نہ کرو اور سائل کو نہ جھڑکو اور اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرو۔ (الضحیٰ 9 تا 11)

25۔ پوچھتے ہیں: یتیموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ جس طرزِ عمل میں اُن کے لئے بھلائی ہو وہی بہتر ہے۔ اگر تم اپنا اور اُن کا خرچ اور رہنا سہنا مشترک رکھو، تو اِس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ آخر وہ تمہارے بھائی بند ہی تو ہیں۔ بُرائی کرنے والے اور بھلائی کرنے والے دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے۔ اللہ چاہتا تو اس معاملے میں تم پر سختی کرتا، مگر وہ صاحبِ اختیار ہونے کے ساتھ صاحبِ حکمت بھی ہے۔ (البقرہ۔ 220) اِس کے علاوہ دیکھیں نمبر شمار

20,19,18,17,12,10,5, 3, 2, 1

یتیموں کے بارے میں دیکھیں تیسرا باب مضمون ''یتیموں کا مال / مدد''

۴۔ رشتہ داروں اور عزیزوں سے سلوک

26۔ اُس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنے حق مانگتے ہو۔ اور رشتہ اور قرابت کے تعلقات کو بگاڑنے سے پرہیز کرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگرانی کر رہا ہے۔ (النساء ۱)

27۔　اللہ عدل اور احسان اور عزیزوں اور رشتہ داروں سے اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے۔اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے، وہ نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔　(النحل 90)

28۔　رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق۔(بنی اسرائیل 26)

اِس کے علاوہ دیکھیں 13, 12, 10,3,1

۵۔　غلام اور قیدی سے سلوک

29۔　اور جو شخص تم میں سے اتنی طاقت نہ رکھتا ہو کہ خاندانی مسلمان عورتوں (محصنات) سے نکاح کر سکے، اسے چاہیے کہ تمہاری ان لونڈیوں میں سے کسی کے ساتھ نکاح کر لے' جو تمہارے قبضہ میں ہوں اور مومنہ ہوں۔اللہ تمہارے ایمانوں کا حال خوب جانتا ہے۔تم سب ایک ہی گروہ کے لوگ ہو۔لہٰذا ان کے سر پرستوں کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کر لو اور معلوم طریقہ سے انکے مہر ادا کر دو۔تاکہ وہ حصار نکاح میں محفوظ (محصنات) ہو کر رہیں۔

(النساء 25)

(نوٹ۔یہاں پر اللہ تعالٰی نے غلاموں اور لونڈیوں سے شادی کی ترغیب دی ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام انہیں برابر کے حقوق دیتا ہے آگے آیت نمبر 31 پر ان کو آزاد کرنے کیلئے معاہدہ کرنے کا حکم دیا ہے۔اس کے علاوہ آپ دیکھیں تو ہر غلطی اور گناہ کے کفارہ کیلئے غلام آزاد کرنے کا حکم ہے۔غلام　کو آزاد کرنا بہت بڑی خیرات اور اچھا صدقہ ہے۔ان ترغیبات کی بدولت ہم دیکھتے ہیں کہ آہستہ آہستہ غلامی اسلامی ممالک سے ختم ہوگئی۔)

30۔　اور دیکھو اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت عطا کی ہے۔پھر جن لوگوں کو یہ فضیلت دی گئی ہے وہ ایسے نہیں ہیں کہ اپنا رزق اپنے غلاموں کی طرف پھیر دیا کرتے ہوں تاکہ دونوں اس رزق میں برابر کے حصہ دار بن جائیں۔تو کیا اللہ ہی کا احسان ماننے سے ان لوگوں کو انکار ہے؟　(النحل 71)　دیکھیں نوٹ آیت نمبر 58 تیسرا باب

31۔　تم میں سے جو لوگ مجرو　ہوں اور تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں ان کے (آپس میں) نکاح کر دو۔اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا۔اللہ بڑی وسعت والا اور علیم ہے۔اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں انہیں چاہیئے کہ پاک دامنی اختیار کریں۔یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے۔اور تمہارے غلاموں میں سے جو اپنی آزادی کے لئے لکھا پڑھی کریں ان سے لکھا پڑھی کر لو! اگر تمہیں معلوم ہو کہ ان کے اندر بھلائی ہے، اور ان کو اس مال سے دو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔اپنی لونڈیوں کو اپنے دنیاوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاک دامن رہنا چاہتی ہوں۔اور جو کوئی ان کو مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ ان کے لئے غفور و رحیم ہے۔

(النور 32 تا33)۔ اس کے علاوہ نمبر شمار 20,17,10,3

٦۔　اگر مدد نہیں کر سکتے تو پھر حاجت مند کو نرم جواب دو۔

32۔ اگر اُن سے (یعنی حاجت مند رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں سے) تمہیں کترانا ہو، اس بنا پر کہ ابھی تم اللہ کی اس رحمت کو جس کے تم امیدوار ہو تلاش کر رہے ہو، تو انہیں نرم جواب دے دو۔ نہ تو اپنے ہاتھ گردن سے باندھ رکھو اور نہ اسے بالکل ہی کھلا چھوڑ دو کہ ملامت زدہ اور عاجز بن کر رہ جاؤ۔ تیرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حال سے باخبر ہے اور انہیں دیکھ رہا ہے۔
(بنی اسرائیل 28 تا 30)

۷۔ خود دار مستحقین کی مدد

33۔ خاص طور پر مدد کے مستحق وہ تنگ دست لوگ ہیں، جو اللہ کے کام میں ایسے گھر گئے ہیں کہ اپنی ذاتی روٹی کمانے کے لئے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے۔ ان کی خودداری دیکھ کر ناواقف لوگ گمان کرتا ہے کہ یہ خوشحال ہیں۔ تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو۔ مگر وہ ایسے لوگ نہیں ہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ مانگیں۔ ان کی مدد میں جو کچھ مال تم خرچ کرو گے وہ اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ جو لوگ اپنے مال شب و روز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں۔ (البقرہ 273 تا 274)

۸۔ قرض دار کو مہلت دو

34۔ تمہارا قرض دار تنگ دست ہو، تو ہاتھ کھلنے تک اسے مہلت دو، اور جو صدقہ کر دو، تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے، اگر تم سمجھو۔ اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو، جبکہ تم اللہ کی طرف واپس ہو گے۔ وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی ہوئی نیکی یا بدی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا۔ اور کسی پر ظلم ہرگز نہ ہو گا۔ (البقرہ 280 تا 281)

۹۔ لوگوں کو خوفزدہ نہ کرو

35۔ اور زندگی کے ہر راستے پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو خوفزدہ کرنے اور ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے روکنے لگو۔ اور سیدھی راہ کو ٹیڑھا کرنے کے درپے ہو جاؤ (الاعراف 86)

۱۰۔ متفرق احکامات

دیگر متفرق ضروری احکامات جو اس باب میں دی گئی آیات میں موجود ہیں ان کی فہرست اور آیات کے نمبر جہاں پر یہ حکم موجود ہے۔

احسان کا معاملہ کریں۔ 3

بھلی بات کریں۔ 1

بیویوں سے سلوک (دیکھیں باب ازدواجی زندگی/عورتوں کے بارے میں)

پہلو کے سے ساتھی سے سلوک۔ 3

تنگ دست لوگوں سے سلوک۔ 33

رشتہ اور قرابت کے تعلقات کو نہ بگاڑو۔26

رزق میں غلام کو شریک کرو۔ 30

سائل سے سلوک۔ 24,14,10

قرابت داروں سے حسن سلوک۔ 3

معمولی ضرورت کی چیزیں دوسروں کو دینا۔ 18

مسافر سے سلوک۔ 13,10,5,3,2

ہمسایوں سے سلوک۔ 18,3

ہاتھ پھیلانے والوں سے سلوک۔ 10

<u>دوسروں سے سلوک کے بارے میں اس کتاب کے دیگر ابواب میں بھی مندرجہ ذیل احکامات ملاحظہ فرمائیں</u>

<u>باب نمبر تین۔ مال کی تقسیم میں دیکھیں۔</u>

صدقہ/خیرات

ناپ تول میں کمی

غریبوں کا مذاق اڑانا

فیاضی

یتیموں سے سلوک۔

رشتہ داروں کے حقوق۔

<u>باب نمبر چار۔ ازدواجی زندگی/عورتوں کے بارے میں دیکھیں۔</u>

بیویوں/عورتوں سے سلوک

<u>باب نمبر ایک۔ایمان،نیکی میں دیکھیں۔</u>

احسان کرنا/انصاف/عدل/نیکی/خدا ترسی۔

صدقہ/خیرات

بحث اچھے طریقے سے۔

<u>باب نمبر سات۔ظلم/زیادتی/قتل میں دیکھیں۔</u>

حد سے بڑھ جانا

لوگوں کو تنگ کرنا



قتل۔ظلم۔فساد۔زیادتی۔

اس باب میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں۔

ا۔ قتل۔ظلم۔ زیادتی۔

1۔ ہم نے تم سے مضبوط عہد لیا تھا کہ آپس میں ایک دوسرے کا خون نہ بہانا اور نہ ایک دوسرے کو گھر سے بے گھر کرنا، تم نے اس کا اقرار کیا تھا۔ تم خود ہی اس پر گواہ ہو، مگر آج وہی تم ہو اپنے بھائی بندوں کو قتل کرتے ہو، اپنی برادری کے کچھ لوگوں کو بے گھر کر دیتے ہو۔ ظلم و زیادتی کے ساتھ ان کے خلاف جتھے بندیاں کرتے ہو اور جب وہ لڑائی میں

پکڑے ہوئے تمہارے پاس آتے ہیں تو ان کی رہائی کیلئے فدیہ کا لین دین کرتے ہو، حالانکہ انہیں ان کے گھروں سے نکالنا ہی سرے سے تم پر حرام تھا۔ (البقرہ۔ 84 تا 85)

2۔ انسانوں میں کوئی تو ایسا ہے جس کی باتیں دنیا کی زندگی میں تمہیں بہت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور اپنی نیک نیتی پر بار بار اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے۔مگر حقیقت میں وہ بدترین دشمن حق ہوتا ہے، جب اسے اقتدار حاصل ہوجاتا ہے تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لئے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔حالانکہ اللہ (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا، اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈر تو اپنے وقار کا خیال اُس کو گناہ پر جما دیتا ہے۔ایسے شخص کے لئے تو بس جہنم ہی کافی ہے اور بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ (البقرہ 204 تا 206)

3۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! آپس میں ایک دسرے کے مال باطل طریقہ سے نہ کھاؤ۔لین دین ہونا چاہے آپس کی رضامندی سے۔اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔جو شخص ظلم وزیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا اس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے۔اور اللہ کیلئے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرتے رہو جس سے تمہیں منع کیا جارہا ہے، تو تمہاری چھوٹی موٹی بُرائیوں کو ہم تمہارے حساب سے ختم کر دیں گے۔اور تم کو عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

(النساء 29 تا 31)

4۔ جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔اللہ سے ڈرو اس کی سزا بہت سخت ہے ۔ (المائدہ 2)

5۔ تم دیکھتے ہو کہ اُن میں بکثرت لوگ گناہ اور ظلم وزیادتی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتے پھرتے ہیں اور حرام کے مال کھاتے ہیں، بہت بُری حرکات ہیں جو یہ کر رہے ہیں۔(المائدہ 62 تا 63)

6۔ زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔اس میں تمہاری بھلائی ہے اگر تم واقعی مومن ہو ۔(الااعراف 85)

7۔ اور (زندگی کے) ہر راستے پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو خوف زدہ کرنے اور ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے روکنے لگو، اور سیدھی راہ کو ٹیڑھا کرنے کے درپے ہو جاؤ۔ (الااعراف 86)

8۔ سنو اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر۔اُن ظالموں پر جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔اس کے راستے کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں ۔ (ہود 18 تا 19)

9۔ اللہ عدل اور احسان اور عزیزوں اور رشتہ داروں سے اچھے سلوک کا حکم دیتا ہے۔اور بدی و بے حیائی اور ظلم و زیادتی سے منع کرتا ہے ۔ (النحل 90)

10۔ وہ آخرت کا گھر تو ہم اُن لوگوں کے لئے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں۔اور انجام کی بھلائی مُتّقین ہی کے لئے ہے۔جو کوئی بھلائی لے کر آئے گا اس کے لئے اس سے

بہتر بھلائی ہے اور جو برُائی لے کر آئے تو برُائیاں کرنے والے کو ویسا ہی بدلہ ملے گا، جیسے عمل وہ کرتے تھے ۔(القصص 83 تا 84)

11۔ رحمان کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل اُن کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔ جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں، جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے اس کا عذاب تو جان کا لاگو ہے، وہ تو بڑا ہی برُا ٹھکانہ اور مقام ہے۔ (الفرقان 63 تا 66)

12۔ لوگوں میں جو تفرقہ رونما ہوا وہ اس کے بعد ہوا کہ ان کے پاس علم آ چکا تھا، اور اس بناء پر ہوا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے زیادتی کرنا چاہتے تھے۔ اگر تیرا رب پہلے ہی یہ نہ فرما چکا ہوتا کہ ایک وقت مقررہ تک فیصلہ ملتوی رکھا جائے، تو ان کا قضیہ چکا دیا گیا ہوتا ۔(الشوریٰ 14)

13۔ اے نبیؐ۔ ڈرا دو ان لوگوں کو اس دن سے جو قریب آ لگا ہے۔ جب کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے، اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیئے کھڑے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہوگا اور نہ کوئی شفیع جسکی بات مانی جائے۔ اللہ نگاہوں کی چوری تک سے واقف ہے، اور وہ راز تک جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھے ہیں اور اللہ ٹھیک ٹھیک بے لاگ فیصلہ کرے گا۔(المومن 18 تا 20)

14۔ یقین جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لانے والوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں بھی لازماً کرتے ہیں اور اس روز بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ جب ظالموں کو انکی معذرت کچھ بھی فائدہ نہیں دے گی۔ اور ان پر لعنت پڑے گی اور بدترین ٹھکانا ان کے حصہ میں آئے گا۔ (المومن 51 تا 52)

15۔ جب ان (نیک لوگوں پر) زیادتی کی جاتی ہے تو اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ برُائی کا بدلہ ویسی ہی برُائی ہے، پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں ان کو ملامت نہیں کی جا سکتی۔ ملامت کے مستحق تو وہ ہیں جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق زیادتیاں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ البتہ جو شخص صبر سے کام لے اور درگزر کرے تو یہ بڑی اولوالعزمی کے کاموں میں سے ہے۔

(الشوریٰ 39 یا 43)

16۔ اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ جائیں تو ان کے درمیان میں صلح کراؤ، پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے ۔ پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کرو، کہ اللہ انصاف کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو۔ امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔(الحجرات 9 تا 10)

(نوٹ۔اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ لوگوں کے درمیان صلح وصفائی کروانی چاہیئے۔نفرتیں ختم کریں۔ بھائی چارے، دوستی اور امن کو فروغ دیں۔ہمیں چاہیے کہ عداوتیں، رنجشیں اور جھگڑے بڑھانے میں کوئی حصہ نہ لیں۔اس میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے۔)

17۔ پس جن لوگوں نے ظلم کیا اُن کے حصے کا بھی ویسا ہی عذاب تیار ہے۔جیسا انہی جیسے لوگوں کو اُن کے حصے کا مل چکا ہے۔اس لئے یہ لوگ جلدی نہ مچائیں۔آخر کو تباہی ہے کفر کرنے والوں کیلئے اس روز جس کا انہیں خوف دلایا جا رہا ہے۔

(الذریت 59 تا 60)

18۔ ہرگز نہ دبو کسی ایسے شخص سے جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت آدمی ہے، طعنے دیتا ہے، چغلیاں کھاتا پھرتا ہے بھلائی سے روکتا ہے، ظلم وزیادتی میں حد سے گزر جانے والا ہے، سخت بداعمال ہے، جفا کار ہے، اور ان سب عیوب کے ساتھ بداصل ہے۔اس بناء پر کہ وہ بہت مال واولاد رکھتا ہے۔جب ہماری آیات اس کو سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے یہ تو اگلے وقتوں کے افسانے ہیں۔عنقریب ہم اس کی سونڈ پر داغ لگائیں گے۔ (القلم 10 تا 16)

19۔ اللہ کو زیادتی کرنے والے سخت ناپسند ہیں ۔ (المائدہ 87)

20۔ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ گھڑے؟ ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے اور گواہ شہادت دیں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا تھا۔سنو اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر، اُن ظالموں پر جو اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں، اس کے راستے کو ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں اور آخرت کا انکار کرتے ہیں ۔(ہود 18 تا 19)

21۔ اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے۔یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اسکی اصلاح ہو چکی ہے۔اور اللہ ہی کو پکارو خوف کے ساتھ اور چاہت کے ساتھ۔یقیناً اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں سے قریب ہے۔(الاعراف 55 تا 56)

22۔ پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا، جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا، اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔تو جس نے سرکشی کی تھی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی، دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہوگی، اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بُری خواہشات سے باز رکھا تھا، جنت اس کا ٹھکانہ ہوگی۔ (النزعت 34 تا 41)

23۔ یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے ۔(المائدہ 51)

24۔ کسی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو قتل کرے، اِلّا یہ کہ اس سے چُوک ہو جائے۔اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے۔اِلّا یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں۔لیکن اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے تھا جس سے تمہاری دشمنی ہو تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے۔اور اگر وہ کسی ایسی غیر مسلم قوم کا فرد تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو

خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا۔ پھر جو غلام نہ پائے وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے۔ یہ اس گناہ پر اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے، اور اللہ علیم و دانا ہے۔ رہا وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے۔ اور اللہ نے اس کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ (النساء 92 تا 93)

25۔ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔ مگر ان کا حال یہ ہے کہ ہمارے رسول پے در پے اُن کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے پھر بھی ان میں سے باکثرت لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لئے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں۔ تو ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا وہ جلا وطن کر دئے جائیں۔ یہ ذلت اور رسوائی تو ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کیلئے اس سے بڑی سزا ہے۔ مگر جو لوگ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور اس کی جناب میں باریابی کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو، شاید تمہیں کامیابی نصیب ہو جائے۔ (المائدہ 32 تا 35)

26۔ کسی جان کو جسے اللہ نے محترم ٹھہرایا ہے ہلاک نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔ یہ باتیں ہیں جن کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے، شائد کہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو۔ (الانعام 151)

27۔ قتل نفس (دوسروں کا قتل اور خودکشی) کا ارتکاب نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے۔ پس چاہیے کہ وہ قتل کی حد سے نہ گزرے۔ اس کی مدد کی جائے گی۔ (بنی اسرائیل 33)

۲۔ بدلہ لینا/قصاص

28۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تمہارے لئے قتل کے مقدموں میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے۔ آزاد آدمی نے قتل کیا تو اس آزاد ہی سے بدلہ لیا جائے، غلام قاتل ہو تو غلام ہی قتل کیا جائے، اور عورت اس جرم کی مرتکب ہو تو عورت ہی سے قصاص لیا جائے۔ ہاں اگر کسی قاتل کے ساتھ اس کا بھائی کچھ نرمی کرنے کو تیار ہو تو معلوم طریقے کے مطابق خون بہا کا تصفیہ ہونا چاہیے۔ اور قاتل کو لازم ہے کہ راستی کے ساتھ خون بہا ادا کرے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔ اس پر بھی جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک سزا ہے۔ عقل و خرد رکھنے والو! تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔ امید ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کرو گے۔ (البقرہ۔ 178 تا 179)

29۔ ہم نے (توراۃ میں) یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے

ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور تمام زخموں کے لئے برابر بدلہ۔ پھر جو قصاص کا صدقہ کر دے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے۔ اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔ (المائدہ 45)

30۔ اے نبیؐ اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو۔ تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔ اور اگر تم لوگ بدلہ لو تو بس اسی قدر لے لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو۔ لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں ہی کے حق میں بہتر ہے۔

(النحل 125 تا 126)

نوٹ۔ اللہ نے فرمایا کہ میری طرف لوگوں کو بلاؤ تو بہترین طریقے سے۔ ایک دوسرے کیلئے عام زندگی میں یا اپنے سے عقیدہ کا اختلاف رکھنے والوں کے لئے غلط الفاظ کا استعمال کرنا۔ بُرا بھلا کہنا۔ کسی طور پر اللہ کو پسند نہ آئے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون بھٹکا ہوا ہے اور کون سیدھے راستے پر۔ یہ کام ہمارا نہیں کہ از خود لوگوں کے بارے میں فتویٰ دینے لگیں۔ اور اس پر مزید یہ کہ ہم دین کے نام پر قتل و غارت شروع کر دیں اللہ تعالیٰ نے پہلے باب میں آیت نمبر 160 اور 171 میں اپنے نبیؐ سے کہا ہے کہ تمہارا کام حق بات پہنچانا ہے۔ اس سے زیادہ نبیؐ کا کام نہیں کہ لوگوں پر دین مسلط کرے۔ لیکن آج کے مسلمان آپس میں ایک دوسرے پر حاوی ہونے کی کوشش میں قتل اور غارت کر کے دنیا کی دیگر اقوام کے سامنے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام اور جگ ہنسائی کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔) اس کے علاوہ دیکھیں نمبر 24۔

31 اور جو کوئی بدلہ لے، ویسا ہی جیسا اس کے ساتھ کیا گیا ہے، اور پھر زیادتی بھی کی گئی ہو، تو اللہ اس کی مدد ضرور کرے گا۔ اللہ معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔ (الحج 60)

۳۔ متفرق احکامات

دیگر متفرق ضروری احکامات جو اس باب میں دی گئی آیات میں موجود ہیں ان کی فہرست اور آیات کے نمبر جہاں پر یہ حکم موجود ہے

اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ 21,2

ایک انسان کا قتل گویا پوری انسانیت کا قتل ہوگا۔ 25

ایمان والوں کی مدد اللہ کرتا ہے۔ 14

بڑے گناہوں سے بچے رہیں تو چھوٹے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ 3

تفرقہ کی وجہ ایک دوسرے سے زیادتی کرنا ہے۔ 12

جس نے ایک جان بچائی گویا تمام انسانوں کو زندگی بخشی۔ 25

خودکشی۔ 27

سزا زیادتی کے مطابق ہونی چاہیئے۔ 29,30

صبر اور درگزر بہت اچھا کام ہے۔ 15

لوگوں کے درمیاں صلح کرواؤ۔ 16

ظلم اور زیادتی کا مقابلہ کریں۔ 16,15

ظلم اور زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔ 4

فساد پھیلانے والوں سے سلوک۔ 25

قصاص۔ 24,27,28

لوگوں کو خوفزدہ کرنا۔ 8

لوگوں و گھر سے نکالنا۔ 1

معاف کرنے والے کا بدلہ اللہ کے پاس ہے۔ 15

وقار کا خیال گناہ پر جما دیتا ہے۔ 2

آٹھواں باب

متفرق احکامات

اس باب میں مندرجہ ذیل مضامین شامل ہیں۔

ا۔ اسلامی قوانین

1۔ اور چور خواہ عورت ہو یا مرد، دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، یہ ان کی کمائی کا بدلہ ہے اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا۔ اللہ کی قدرت سب پر غالب ہے اور وہ دانا و بینا ہے۔ پھر جو ظلم کرنے کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ کی نظرِ عنایت پھر اس پر مائل ہو جائے گی۔ اللہ بہت درگزر کرنے والا اور رحم دل ہے۔ (المائدہ 38 تا 39)

2۔ پس (اے یہود) تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو اور میری آیات کو ذرا ذرا سے معاوضے لے کر بیچنا چھوڑ دو۔ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔ ہم نے (توراۃ میں) یہ لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت اور تمام زخموں کے لئے برابر بدلہ۔ پھر جو قصاص کا صدقہ کرے تو وہ اس کا کفارہ ہے۔ اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔ (المائدہ 44 تا 45)

3۔ زانی عورت اور زانی مرد، دونوں میں ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے۔ زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ۔ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک اور یہ حرام کر دیا گیا ہے اہل ایمان پر۔ اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ لے کر نہ آئیں اُن کو اسی کوڑے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو۔ اور وہ خود ہی فاسق ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو اس حرکت کے بعد تائب ہو جائیں اور اصلاح کر لیں۔ کہ اللہ ضرور (ان کے حق میں) غفور رحیم ہے۔ (النور 2 تا 5)

(نوٹ:۔ جو لوگ توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لیں ان سے نکاح نہ کرنے کے حکم کا اطلاق نہیں ہوتا۔ کیونکہ توبہ و اصلاح کے بعد زانی ہونے کی صفت ان کے ساتھ لگی نہیں رہتی۔)

4۔ اور جو اپنی بیویوں پر الزام لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے اپنے سوا دوسرے کوئی گواہ نہ ہوں۔ تو ان میں سے ایک شخص کی شہادت (یہ ہے کہ) وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دے کہ وہ (اپنے الزام میں) سچا ہے۔ اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو کہ اگر وہ (اپنے الزام میں) جھوٹا ہو۔ اور عورت سے سزا اس طرح ٹل سکتی ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر شہادت دے کہ یہ شخص (اپنے الزام میں) جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہے کہ اس بندی پر اللہ کا غضب ٹوٹے اگر وہ (اپنے الزام میں) سچا ہو۔ تم لوگوں پر اللہ کا فضل اور اُس کا رحم نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا التفات فرمانے والا اور حکیم ہے تو (بیویوں پر الزام کا معاملہ تمہیں بڑی پیچیدگی میں ڈال دیتا)۔ (النور 6 تا 10)

5۔ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے کسی کی جان بچائی اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔ مگر ان کا حال یہ ہے کہ ہمارے رسولؐ پے در پے ان کے پاس کھلی کھلی ہدایات لے کر آئے پھر بھی ان میں سے بکثرت لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لئے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں۔ تو ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی پر چڑھا دیئے جائیں۔ یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں۔ یہ ذلت و رسوائی تو ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے اس سے بڑی سزا ہے۔ مگر جو لوگ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پاؤ۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ (المائدہ 32 تا 34)

۲۔ اگر اللہ کرتوتوں پر پکڑتا تو کوئی زندہ نہ بچتا۔

6 ۔ وہ سب کچھ جانتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اگر کہیں وہ لوگوں کو اُن کے کئے کرتوتوں پر پکڑتا تو زمین پر کسی متنفس کو جیتا نہ چھوڑتا۔ مگر وہ انہیں ایک مقررہ وقت کے لئے مہلت دے رہا ہے۔ پھر جب ان کا وقت آن پورا ہوگا تو اللہ اپنے بندوں کو دیکھ لے گا۔ (فاطر 45)

(نوٹ۔ بعض اوقات ہم حیران ہوتے ہیں۔ کہ ایک آدمی گناہ کی زندگی گزار رہا ہے۔ ظالم ہے بددیانت اور راشی ہے۔ چور بازاری کرتا ہے سود کھاتا ہے۔ بیجا منافع لیتا ہے۔ سمگلنگ کرتا ہے اور دیگر گناہ کے کاموں سے کماتا ہے۔ مگر پھر بھی اس کی پکڑ نہیں ہو رہی، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کا جواب دیا ہے۔)

۳۔ حلال اور حرام کھانے کی چیزیں۔

7۔ تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سئور کا گوشت، وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، وہ جو گلا گھٹ کر، یا چوٹ کھا کر یا بلندی سے گر کر یا ٹکر کھا کر مرا ہو یا کسی درندے نے پھاڑا ہو، سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا ہو، اور وہ جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو۔ نیز یہ بھی تمہارے لئے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعے اپنی قسمت معلوم کرو۔ یہ سب افعال فسق ہیں۔ (المائدہ 3) نوٹ۔ پانسوں کے متعلق دیکھیں دوسرے باب میں نوٹ آیت نمبر 122۔

8۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے، کہو تمہارے لئے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اور جن شکاری جانوروں کو تم نے سدھایا ہو، جن کو اللہ کے دئے ہوئے علم کی بنا پر تم شکار کی تعلیم دیا کرتے ہو، وہ جس جانور کو تمہارے لئے پکڑ رکھیں اس کو بھی تم کھا سکتے ہو۔ البتہ اس پر اللہ کا نام لے لو اور اللہ کا قانون توڑنے سے ڈرو۔ اللہ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگتی۔ آج تمہارے لئے ساری پاک چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔ اہل کتاب کا کھانا تمہارے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے

(المائدہ 4 تا 5)

(نوٹ۔ قران پاک کی ان آیات کو غور سے پڑھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حکم ہے کہ جو پاک چیزیں (یعنی سئور، خون، شراب، اور دیگر وہ جانور جو اسلام میں حرام ہیں ان کے علاوہ باقی) جو یہود اور عیسائی کھاتے ہیں وہ مسلمانوں پر حلال ہے۔ بشرطیکہ وہ اس پر اللہ کا نام لیتے ہوں۔ یہاں پر یہ بات واضع کر دینی ضروری ہے کہ عیسائی جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتے مگر یہودی اللہ کا نام لیتے ہیں۔ اسلئے مسلمانوں کے لئے یہودیوں کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا جائز ہے مگر عیسائیوں کا نہیں۔ اُن کے ہاں باقی تیار کیا ہوا کھانا اور آبی حیوانات کھانا جائز ہیں۔ بھوک کی شدت سے مجبور ہو کر حرام گوشت کھانا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ اگلی آیت میں حکم دیا گیا ہے۔

9۔ پس اے لوگو! اللہ نے جو کچھ حلال اور پاک رزق تم کو بخشا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکریہ ادا کرو، اگر تم واقعی اُس کی بندگی کرنے والے ہو۔ اللہ نے جو کچھ حرام کیا ہے وہ ہے مُردار، اور خون، اور سئور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ البتہ بھوک سے مجبور ہو کر اگر کوئی ان چیزوں کو کھائے، بغیر اس کے کہ وہ قانون الٰہیٰ کی خلاف ورزی کا خواہش مند ہو، یا حد ضرورت سے تجاوز کا مرتکب ہو، تو یقیناً اللہ معاف کرنے اور رحم فرمانے والا

ہے۔اور یہ جوتمہاری زبانیں جھوٹے احکامات لگایا کرتی ہے کہ یہ چیز حلال ہےاور وہ حرام،تو اس طرح کے حکم لگا کراللہ پر جھوٹ نہ باندھا کرو۔ جولوگ اللہ پر جھوٹے افتر باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے۔دنیا کی عیش چندروز ہےآخر کاران کیلئے دردناک سزاہے۔ (النحل 114 تا117)

10۔ اے لوگو! جوایمان لائے ہو، جو پاک چیزیں اللہ نےتمہارے لئے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرلواور حد سے تجاوز نہ کرو۔اللہ کوزیادتیاں کرنے والاسخت ناپسند ہے۔جو کچھ حلال وطیب رزق تم کواللہ نے دیاہےاسے کھاوٴپیواوراُس اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہوجس پرتم ایمان لائے ہو ۔(المائدہ 87)

11۔ اے لوگو جوایمان لائے ہو، اگرتم حقیقت میں اللہ ہی کی بندگی کرنے والے ہوتو جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں بخشی ہیں انہیں بےتکلف کھاوٴاوراللہ کاشکرادا کرو۔اللہ کی طرف سے اگرکوئی پابندی تم پر ہےتو وہ یہ ہے، کہ مردار نہ کھاوٴخون سےاورسوٴر کے گوشت سے پرہیز کرواورکوئی ایسی چیز نہ کھاوٴجس پراللہ کےسوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ہاں جوشخص مجبوری کی حالت میں ہواوروہ ان میں سے کوئی چیز کھالے بغیراس کے وہ قانون شکنی کا ارادہ رکھتا ہو، یاضرورت کی حد سے تجاوز کرےتو اس پر کچھ گناہ نہیں۔اللہ بخشنے والا اوررحم کرنے والا ہے۔(البقرہ 172 تا 173)

12۔ اے لوگو! جوایمان لائے ہو، جو پاک چیزیں اللہ نےتمہارے لئے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرلواور حد سے تجاوز نہ کرو۔اللہ کوزیادتیاں کرنے والاسخت ناپسند ہے۔جو کچھ حلال وطیب رزق تم کواللہ نے دیاہےاسے کھاوٴپیواوراُس اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہوجس پرتم ایمان لائے ہو ۔(المائدہ 87)

13۔ تمہارے لئے سمندر کاشکاراوراس کا کھانا حلال کردیا گیاہے۔ جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی اسے کھاسکتے ہواور قافلے کیلئے زادِ راہ بھی بناسکتے ہوالبتہ خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہوتم پرحرام کیا گیا ہے، پس بچو اُس اللہ کی نافرمانی سےجس کی پیشی میں تم سب کوگھیر کرحاضر کیاجائے گا۔(المائدہ 96)

14۔ پھراگرتم اللہ کی آیات پرایمان رکھتے ہوتو جس جانور پراللہ کا نام لیا گیاہواس کا گوشت کھاوٴ۔آخرکیا وجہ ہے کہ تم وہ چیز نہ کھاوٴجس پراللہ کا نام لیا گیاہو۔حالانکہ جن چیزوں کااستعمال حالت اضطرار کےسوادوسری تمام حالتوں میں اللہ نےحرام کردیاہے۔اس کی تفیصل تمہیں بتاچکاہے۔بکثرت لوگوں کا حال یہ ہے کہ علم کے بغیرمحض اپنی خواہشات کی بنا پرگمراہ کن باتیں کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔اورجس جانورکواللہ کا نام لےکرذبح نہ کیا گیا ہواس کا گوشت نہ کھاوٴ۔ایسا کرنافسق ہے۔(الانعام118 تا121)

۴۔ دنیامیں درجہ بندی

15۔ مگر دیکھ لو دنیا ہی میں ہم نے ایک گروہ کو(نیک لوگوں کے گروہ کو) دوسرے پرکیسی فضیلت دے رکھی ہے۔اورآخرت میں اس کے درجے اوربھی زیادہ ہوں گے اوراس کی فضیلت اوربھی زیادہ بڑھ جائے گی ۔ (بنی اسرائیل 21)

16۔ اورتم میں سے بعض کوبعض کے مقابلے میں زیادہ بلند درجے دیئے تاکہ جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بیشک تمہارا رب سزا دینے میں بھی بہت تیز ہے اور وہ بہت درگزر کرنے اور رحم فرمانے والا بھی ہے۔ (الانعام 165)

17۔ کیا تیرے رب کی رحمت یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کی گزر بسر کے ذرائع تو ہم نے ان کے درمیان تقسیم کئے ہیں اوران میں سے کچھ لوگوں کو کچھ دوسرے لوگوں پر ہم نے بدر جہا فوقیت دی ہے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت لیں۔اورتیرے رب کی رحمت اس دولت سے زیادہ قیمتی ہے جو(ان کے رئیس) سمیٹ رہے ہیں۔اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سارے لوگ ایک ہی طریقے کے ہوجائیں گے تو ہم اللہ رحمٰن سے کفر کرنے والوں کے گھروں کی چھتیں اوران کی سیڑھیاں جن سے وہ اپنے بالاخانوں پر چڑھتے ہیں اوران کے دروازے اوران کے تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں سب چاندی اورسونے کے بنوا دیتے۔ یہ تو محض حیات دنیا کی پونجی ہے اورآخرت تیرے رب کے ہاں صرف متقین کے لئے ہیں۔ (الزخرف 32 تا 35)

(نوٹ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں سب انسان برابر پیدا نہیں کئے گئے۔اگر سب لوگ برابر پیدا کئے جائیں تو دنیا کا کاروبار کیسے چل سکتا تھا۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے جس کو اعلیٰ رُتبہ دیا ہے اس کی پوچھ گچھ چھوٹے ملازم کی نسبت زیادہ ہوگی۔اس سے سارے ماتحتوں کے حقوق اورفرائض اورسرکاری روپے پیسے کا حساب لیا جائے گا۔جس کو زیادہ دولت دی ہے۔اُس سے اُس کی دولت کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کیسے حاصل کی اور کیسے خرچ کی۔اس کے مقابلے میں جسے گزر اوقات کے لئے ہی دیا گیا ہے تو اس کا حساب بھی اُتنا ہی ہوگا۔جو لوگ موجودہ زندگی کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ان کو یہ تفریق اور یہ درجہ بندی سمجھ میں نہیں آتی۔انہوں نے سوشلزم اور کمیونزم کے ذریعے انسانوں کو برابر کرنے کی کوشش کی۔مگر اس نظام میں بھی حکمرانوں کا طبقہ علیحدہ تھا اور باقی عوام علیحدہ تھے۔وہاں بھی درجہ بندی تھی اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں البتہ اس کی شدت کم تھی۔اس کے باوجود چونکہ وہ نظام فطرت کے اصولوں کے خلاف تھا اسلئے اپنی موت آپ مرگیا۔)

۵۔ شہد

18۔ اس مکھی کے اندر سے رنگ برنگ کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ یقیناً اس میں بھی ایک نشانی ہے ان لوگوں کیلئے جوغوروفکر کرتے ہیں۔ (النحل 69)

۶۔ شریعت وراہ عمل

19۔ اس کے بعد اے نبیؐ، ہم نے تم کو دین کے معاملے میں ایک صاف شاہراہ (شریعت) پر قائم کیا ہے۔لہٰذا تم اسی پر چلو اوران لوگوں کی خواہشات کا اتباع نہ کرو جو علم نہیں رکھتے۔اللہ کے مقابلے میں وہ تمہارے کچھ کام نہیں آسکتے۔ظالم لوگ ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اورمتقیوں کا ساتھی اللہ ہے۔ یہ بصارت کی روشنیاں ہیں سب لوگوں کے لئے اور ہدایت اوررحمت ان لوگوں کے لئے جو یقین لائیں۔کیا وہ لوگ جنہوں نے بُرائیوں کا ارتکاب کیا ہے یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہم انہیں اورایمان لانے والوں اورنیک عمل کرنے ایک جیسا کر دیں گے، کہ ان کا جینا اورمرنا یکساں ہوجائے۔ بہت بُرے حکم ہیں جو یہ لوگ لگاتے ہیں۔ (الجاثیہ 18 تا 21)

۷۔ قومیں اور بردریاں

20۔ لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا باخبر ہے۔ (الحجرات 13)

(نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ نے ذاتوں، برادریوں اور قوموں کی اصلیت بیان کی ہے۔ وہ یہ کہ یہ پہچان کا ذریعہ ہیں۔ ذات، برادری پر فخر کرنا بے معنی سی بات ہے۔ اگر کسی ذات یا قوم کا ایک آدمی اچھا ہو سکتا ہے تو دوسرا بُرا۔ ایک دلیر ہو سکتا ہے تو دوسرا بزدل۔ ایک غیرت مند ہو سکتا ہے تو دوسرا غیرت سے عاری۔ ایک دانا ہو سکتا ہے تو دوسرا بے عقل۔ ذات اور برادروں پر فخر اپنی جھوٹی انا ء کی تسکین اور تعصب کے علاوہ کچھ نہیں۔)

۸۔ قوموں کی حالت بدلنے کی شرط

21۔ یہ (یعنی بدر میں شکست اور کافروں کو بعد میں عذاب الٰہی کا ملنا) اللہ کی اس سنت کے مطابق ہوا کہ وہ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنے طرزِ عمل کو نہیں بدل دیتی۔ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (الانفال 53)

22۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔ اور جب اللہ کسی قوم کی شامت لانے کا فیصلہ کرلے تو پھر وہ کسی ٹالے نہیں ٹال سکتی۔ اور نہ اللہ کے مقابلے میں ایسی قوم کا کوئی حامی و مددکار ہو سکتا ہے۔ (الرعد۔ 11)

۹۔ قسمیں اچھے کام کرنے کے راستے میں نہیں آنی چاہئیں۔

23۔ اللہ کے نام کو ایسی قسمیں کھانے کے لئے استعمال نہ کرو۔ جن سے مقصود نیکی اور تقویٰ اور اللہ کے بندوں کی بھلائی کے کاموں سے باز رکھنا ہو۔ اللہ تمہاری ساری باتیں سن رہا ہے، اور سب کچھ جانتا ہے۔ جو بے معنی قسمیں تم بلا ارادہ کھا لیا کرتے ہو ان پر اللہ گرفت نہیں کرتا مگر جو قسمیں تم سچے دل سے کھاتے ہو ان کی باز پرس ضرور کرے گا۔ اللہ بہت درگزر کرنے والا اور بردبار ہے۔ (البقرہ 224 تا 225) نوٹ:۔ قسموں کے کفارہ کے متعلق حکم دوسرے باب میں 139 نمبر پر ہے۔

۱۰۔ کافروں کے خداؤں کو بُرا بھلا مت کہو

24۔ اور (اے ایمان والو) یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شرک سے آگے بڑھ کر جہالت کی بناء پر اللہ کو گالیاں دینے لگیں۔ (الانعام 108)

۱۱۔ منہ بولے بیٹے

25۔　منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ بات ہے۔ اور اگر تمہیں معلوم نہ ہو کہ ان کے باپ کون ہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور رفیق ہیں۔ نادانستہ جو بات تم کہو اس کے لئے تم پر کوئی گرفت نہیں ہے لیکن اس بات پر ضرور گرفت ہے جس کا تم دل سے ارادہ کرو۔ کہ اللہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔ (الاحزاب 5)

(نوٹ۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ کسی اور کی اولاد کو اپنی اولاد ظاہر کیا جائے۔ جب کہ اس کے ماں باپ کا علم ہو، پرورش کرنا نیک کام ہے مگر والد کا نام اس کے اصلی والد کا ہی ہونا چاہیے۔ اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہو تو اسی صورت میں والد کے نام کی جگہ اپنا نام تو لکھایا جا سکتا ہے، مگر یہ بات بچے پر اور باقی سب پر مناسب وقت پر ظاہر کر دینی چاہئے کہ یہ اس شخص کی اصل اولاد نہیں ہے۔ دونوں صورتوں میں جائیداد میں وہ بچہ وارث نہیں بن سکتا۔ ہاں وہ شخص اپنی جائداد کا 1/3 حصہ جیسے کہ شریعت میں اجازت ہے اس بچے یا بچی کے لئے وصیت کر سکتا ہے اور اپنی زندگی میں اُس کو جو چاہے تحفہ دے سکتا ہے۔ لاوارث بچے کو پالنے کا اجر بحر حال بہت زیادہ ہے اور کار خیر ہے۔)

۱۲۔　اللہ غفلت کرنے والوں پر شیطان مسلط کر دیتے ہیں۔

26۔　جو شخص رحمان کے ذکر سے غفلت برتتا ہے۔ ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔ یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ پر سوچتے ہیں کہ ہم ٹھیک جا رہے ہیں۔ آخر کار جب یہ شخص ہمارے ہاں پہنچے گا تو اپنے شیطان سے کہے گا" کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ تُو تو بدترین ساتھی نکلا" اس وقت ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ جب تم ظلم کر چکے تو آج یہ بات تمہارے لئے کچھ بھی نافع نہیں کہ تم اور تمہارے شیاطین عذاب میں مشترک ہیں۔ (الزخرف 36 تا 39)

۱۳۔ متشابہات

27۔　اس کتاب میں دو طرح کی آیات ہیں ایک محکمات، جو کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور دوسر متشابہات۔ جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے، وہ فتنے کی تلاش میں ہمیشہ متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کو معنی پہنانے کی کوشش کیا کرتے ہیں، حالانکہ ان کا حقیقی مفہوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ بخلاف اس کے جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ان پر ایمان ہے۔ یہ سب ہمارے رب ہی کی طرف سے ہیں۔ (ال عمران 7)

۱۴۔　رھبانیت

28۔　اور رہبانیت (ترک دنیا) انہوں نے (عیسائیوں نے) خود ایجاد کر لی، ہم نے اُسے اُن پر فرض نہیں کیا تھا۔ مگر اللہ کی خوشنودی کی طلب میں انہوں نے آپ ہی یہ بدعت نکالی۔ (الحدید 27)

(نوٹ۔ رہبانیت کا مطلب معاشرے سے قطع تعلق کر کے کسی جنگل یا صحرا یا الگ تھلگ پڑے رہنا ہے۔ اس کی اسلام میں

اجازت نہیں ہے۔کوئی شخص کسی فعل یا علم میں ماہر تو ہوسکتا ہے مگر نماز روزے اور دیگر اسلامی احکامات کی پابندی کے بغیر اللہ کے خاص اور پیارے بندوں میں اس کا شمار نہیں ہوسکتا۔کسی علم یا فن میں دوسرے مذاہب کے سادھو یا جوتشی وغیرہ بھی ماہر ہوتے ہیں، انہیں ان کے اس علم کی وجہ سے ہم قابل عقیدت یا پیر نہیں مانتے۔)

۱۵۔ فرعون کی لاش

29۔ اب تو ہم صرف تیری (فرعون کی) لاش ہی کو بچائیں گے۔تاکہ تو بعد کی نسلوں کے لئے نشان عبرت بنے۔ اگر چہ بہت سے انسان ایسے ہیں جو ہماری نشانیوں سے غفلت برتتے ہیں۔(یونس 92)

(نوٹ۔یہ قرآن کا ایک معجزہ ہے کہ جب قرآن اُترا تو اس وقت فرعون کی لاش کا کسی کو علم نہ تھا اور نہ ہی یہ تصور کیا جا سکتا تھا کہ ہزاروں سال وہ موجود ہوگی۔عیسائی اور یہودی مسلمانوں سے پوچھتے تھے کہ کہاں وہ لاش جس کا قرآن میں ذکر ہے۔مگر اب وہ ممی کی ہوئی مل گئی ہے اور مصر کے عجائب گھر میں موجود ہے۔)

۱۶۔ اللہ تمہارے دشمنوں کو دوست بنا سکتا ہے۔۔

30۔ بعید نہیں کہ اللہ کبھی تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت ڈال دے جن سے آج تم نے دشمنی مول لی ہے۔اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور وہ غفور رحیم ہے۔(الممتحنہ 7)

۱۷۔ یہودی اور عیسائی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں

31۔ یہودی اور عیسائی تم سے ہرگز راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو۔صاف کہہ دو کہ راستہ بس وہی ہے جو اللہ نے بتایا ہے۔ورنہ اگر اس علم کے بعد جو پہلے آ چکا ہے تم نے انکی خواہشات کی پیروی کی تو اللہ کی پکڑ سے بچانے والا کوئی دوست اور مددگار تمہارے لئے نہیں ہے۔جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اسے اس طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔وہ اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور جو اس کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کریں وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

(البقرہ 120 تا 121)

۱۸۔ اپنی فکر کرو، دوسروں کی گمراہی سے تمہیں کوئی نقصان نہیں

32۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنی فکر کرو، کسی دوسرے کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑتا۔اگر تم خود راہ راست پر ہو، اللہ کی طرف تم سب کو پلٹ کر جانا ہے، پھر وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کرتے رہے۔(المائدہ 105)

(نوٹ۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی گمراہی میں پڑا ہوا اور غلط کام کر رہا ہو تو اس کو نصیحت نہ کی جائے۔ہر گمراہ شخص کو نصیحت کرنا اور سچائی کا راستہ دکھانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ہاں اگر وہ پھر بھی اپنی راہ نہ بدلے تو اس صورت میں رنجیدہ ہونے یا اس پر ظلم یا زیادتی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔)



پراوَلّی ویلفیئر ٹرسٹ

(مشکل اور دور اُفتادہ پہاڑی علاقوں کی ترقی کیلئے بھائی چارہ)

ابتدائیہ۔ پہاڑی علاقوں کے لوگ صدیوں سے مشقت کی چکی میں پس رہے ہیں۔ پسماندگی اور غربت کیوجہ سے اجتماعی سوچ کا فقدان رہا ہے۔ جس کی وجہ سے لوگ ضرورت کے چھوٹے چھوٹے ترقیاتی کاموں کیلئے مختلف حکومتوں کی توجہ کا انتظار کرتے آرہے ہیں۔ پراولّی علاقے کے عوام میں اپنی مدد آپ کے تحت اپنی مشکلات پر قابو پانے کا جذبہ پیدا کرنیکے لئے قائم کی گئی ہے۔ اس میں سب پروگراموں میں لوگوں کی شرکت یقینی بنائی جاتی ہے۔ وہ خود کام تجویز کرتے ہیں اور عملی جامہ پہناتے ہیں۔ پراوَلّیِ اس میں ان کی حوصلہ افزائی کے علاوہ تکنیکی اور مالی مدد کرتی ہے۔ مالی مدد کام کی نوعیت کو دیکھ کر ۵۰ سے ۷۰ فیصد تک ہوسکتی ہے۔

خیال کی ابتداء۔ کچھ عرصہ پہلے اس علاقے میں سفر کے دوران میں نے دیکھا کہ عورتوں کی ایک لمبی قطار سر پر بھاری گھڑے لئے ایک ندی سے پانی لے کر ایک کلومیٹر کی چڑھائی چڑھ رہی تھیں۔ اس طرح دن میں دو دفعہ وہ پانی لینے کیلئے چار کلومیٹر کا سفر کرتی ہیں۔ پہاڑوں پر اس مشقت پر صرف پانی کی خاطر ان کا ۴۰ فیصد وقت اور ۶۰ فیصد توانائی خرچ ہوتی ہے۔ اس کو دیکھ کر خیال آیا کہ ہمیں اس سلسلے میں علاقے کی فلاح و بہبود اور ترقی کی خاطر کام کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالٰی کی مدد اور بھائیوں کے مالی تعاون سے اس کام کو آگے بڑھانے میں کامیابی نصیب ہوئی۔ اللہ تعالٰی اس کام میں ہماری مزید مدد فرمائے اور ہم سب کو اس علاقے کی بہنوں اور بھائیوں کی مدد کی توفیق دے۔ آمین۔

مقاصد۔ ☆ پانی کے حصول کیلئے ہماری بہنیں اور بیٹیاں روزانہ ۵/۶ کلومیٹر کا راستہ مشکل پہاڑی علاقوں میں سروں پر بوجھ اُٹھا کر طے کرتی ہیں، جہاں تک ممکن ہو سکا سب گاؤں میں پانی گھروں کے نزدیک پہنچایا جائے گا۔

☆ چشموں کے پانی کو ذخیرہ کرنے کیلئے ٹینکیاں بنا کر پانی کو گھروں کے نزدیک تک لانا۔ اس کے علاوہ بارش کا پانی ذخیرہ کرنے کیلئے بن کی تعمیر اور اُن کی صفائی اور مرمت۔

☆ کنوئیں کھودنا اور پکا کر کے اُن پر ہینڈ پمپ یا موٹر نصب کرنا۔

☆ گاؤں کے کھیتوں میں سے گزرنے والے راستے ۸/۹ انچ چوڑے ہیں۔ جہاں گاؤں والے زمین دیں گے وہاں پکی سڑکیں اور گلیاں بنانا۔

☆ موجودہ گلیوں کو پختہ کرنا اور گندے پانی کے نکاس کا بندوبست کرنا۔

☆ ان غریب مگر ہونہار بچوں کی تعلیم کیلئے قرض حسنہ کا اجراء جنہیں گورنمنٹ کے انجنیئرنگ یا میڈیکل کالج میں داخلہ ملا ہو یا کسی مضمون میں ماسٹر کرنا چاہتا ہو۔

☆ عورتوں کیلئے سلائی، کڑھائی، کشیدہ کاری اور دیگر ہنر سیکھنے کے مراکز کا قیام۔ اس کے علاوہ جو عورتیں ابتداء میں پڑھ نہیں سکیں اُن کے لیے تعلیم کا بندوبست کرنا۔

☆ علاقے میں ایک میڈیکل سنٹر کی قیام اور وقتاً فوقتاً میڈیکل کیمپ لگوا کر مریضوں کا مفت علاج کروانا اور حفظان صحت کے اصولوں کا پرچار۔

☆ اس کے علاوہ جو بھی ترقیاتی کام علاقے کے لوگ چاہیں گے اُس کو باہمی مشورے سے کرنا۔

مکمل منصوبے یا جن پر کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت یعنی (جنوری 2005) تک پندرہ (15 گاؤں میں 51 منصوبے چل رہے ہیں۔ ان میں سے 26 مکمل ہو گئے ہیں اور باقی تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔ ان میں 30 سکیمیں پانی کے حصول کے لئے ہیں۔ 5 سکیمیں راستے اور گلیاں پکی کرنے۔ 4 منصوبے سلائی کڑھائی اور تعلیم نسواں کے متعلق ہیں۔ ایک منصوبہ میڈیکل سنٹر قائم کرنے کا ہے۔ اب ہمارا ارادہ ان منصوبوں کو مزید 25 گاؤں تک پہنچانے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں ہماری مدد فرمائے۔

اگر آپ اس نیک کام میں ہماری مدد کرنا چاہیں تو ہم جس سکیم میں آپ مدد فرمائیں گے اس کو آپ یا آپ کے والدین کے نام پر وقف کر دیں گے تاکہ اس کا ثواب انہیں ملے۔

پراوَلّی ویلفیئر ٹرسٹ

48۔ بی ۔عسکری 2 ۔ چکلالہ سکیم نمبر 3 ۔ راولپنڈی۔ 46200

موبائیل ٹیلیفون۔۔ 0333-5195933

Pravalli Welfare trust. ®

Working in the fields of water supply, education, healthcare, environment & child / women protection in the rural areas.

Visit our website. www.geocities.com/Pravalli_wt

1. Preamble.

In hilly areas, people are living in difficult terrains, void of basic amenities of life, in poverty and pains. Due to lack of resources and backwardness they lack collective thinking and have not been able to cater for basic needs for collective good. Everybody keeps looking towards successive governments for development works.
"Pravalli Welfare Trust" has undertaken to instill habit of "self-help" in the masses by helping them to indicate, organize & execute development works on their own. Pravalli helps them financially by providing them with 50-100 % funds depending on the financial outlay.
Our initial area of activity lies astride two tributaries of river Haro and ridges of the mountains. This area is served by Ghora Galli to Shah Maqsood on Haripur-Abbottabad road. But roads inside these areas are Shingle / rocky, requiring 4x4 vehicle for travel. It is about 4/5 Hours drive from Islamabad.

2. Birth of the idea.

Wile traveling in remote hilly areas, I happened to come across a trail of women going up on a very difficult terrain with water pitchers on their heads. Every morning and evening these women travel 1Kms on steep mountain path to reach the riverbed where water is available. They travel back on steep mountains path with this heavy load on their heads. Thus for every pitcher of water these women have to walk 2 km on hilly terrains. This is part of daily duty of women while the men attend the fields and other outside works of the household.
This is a beautiful valley not far off from Islamabad. Towering mountains bound the valley on sides laced with pine trees and a river

flowing down under. In spite of the beauty of the area, people are living in great agony and pains due to non-existence of resources. It is like a paradise in pain. Due to paucity of funds/resources they cannot improve their living. They have been waiting for govt. attention for decades and hardly any was coming.
With the help of family members and friends, "Pravalli welfare trust" was established. (Pravalli means "brotherhood" in local language). Welfare activity is presently limited to 15 villages and we intend to extend it to more areas. With this purpose in mind we thought of approaching benevolent, kind and generous people who care for the fellow human beings.

3. Mission.

For the collection of water women / young girls spend 40 % of their useful time and 60 % of their energies. They are under great burden both mentally and physically. We will bring water nearest to their homes.
Digging of water wells, bricks lining and fixing of pumps in localities where none exist. Construction of water tanks on water springs for storage of water that wastes out.
Construction and repair of "Bans" (Rain water collection pond.) to store rainwater for animals and washing.
Roads/streets in villages are just 8/9 inches wide in the fields, making it difficult to walk. Construction of 6 to 12 feet wide roads where villagers provide the land. Concreting or stone lining the existing streets and catering for water drain.
Establishment of girls schools from class 6th onwards as girls are not allowed to travel 3/4 Kms in jungles to reach high school in nearby village due to obvious sensitivities. Primary schools are available in most villages.
Providing assistance to bright and intelligent students for higher studies if they obtain 70 % marks in Matric or admission in a govt. professional colleges after F.Sc.
Establishment of Skill development centers for women to learn cutting, stitching, embroidery, knitting and other skills in 'addidition to adult literacy.

Establishing medical center in main population centers, as there are no medical facilities available. In addition free medical camps will be arranged. Advise people about disease prevention and help in

construction of hygienic and comfortable houses.

4. Methodology.

To promote awareness and build confidence in the people that they can resolve their problems themselves their participation is ensured from the start. We interact with the people through meetings in which all segments of the society participate. They indicate their needs and suggest remedial measures. After discussions, if feasible proposals/schemes are approved.

A committee of villagers is formed to make the plan and ascertain financial help required. In the next meeting funds are allocated and execution of the work is entrusted to a village committee. They are allocated funds but money is given in installments after seeing the progress on the ground. This method has helped us to have whole hearted cooperation of the people and ensure judicious use of funds. Villagers are encouraged to contribute 25 % of the cost voluntarily, depending on their capacity and participate in manual work. In some cases they do only manual labor & we provide the funds. Funds of the Trust are managed by an executive committee comprising of 7 people of the area. "Pravalli Welfare Trust" is registered NGO.

5. Development works.

a. Clean Drinking Water.

As has been explained in "Birth of Idea", this sector requires lot of work to be done. This is major sector of our activity. We have started 35 schemes, out of which 13 have been completed. Work on others is in different stages of completion. We have received requirement of 17 more schemes from other villages also. Those will be started gradually as the funds position permits.

b. Education.

(1). Schools

In the field of education our primary target is girls education.

In our area of activity, there are govt. schools where girls and boys get education up to 5th class. Boys go to high school that is normally 4/5 Km away. But the girls cannot go there due to distance and also because the way passes through jungles. 100 % girls drop out due to sensitivities associated with distance. We have started our first "Pravalli girls model school" and plan to have three more in other villages when funds are available.

(2). Support to needy students.

Most of the bright students drop out after Matric due to financial constraints. We have a plan to give financial assistance to needy students who secure 70% marks in Matric exam. For this purpose the donor, student and college principal will be made to communicate with each other. In this way the donors will be in touch with the students and will keep watch on their progress. We hope that many people will come forward and support at least one student.

(3). Adult literacy & skill development centers.

We have established four centers for skill development and adult education for women in three different villages. In these centers women are taught cutting, stitching, embroidery and knitting. In addition literacy classes for illiterate women are also planned. We plan to establish sales points in these centers, so that women can sell their handicrafts and contribute in meeting financial needs of the family.

c. Health.

We have planned one medical center with qualified MBBS doctor at central location of the area to serve about nine villages. Pravalli will bear half the cost and rest of the cost will be born by the people in way of nominal fee of Rs. 30 per patient. Doctor for this medical center is being searched.

d. Hygiene and Sanitation.

(1). Street/roads.

In this sector we have included stone lining, concreting of the muddy and dirty streets of the villages. Three schemes have been completed and four more are pending due to different reason.

(2). Toilets.

Since ages people in these areas ease themselves in fields and at odd places. This is very unhygienic and cause of many diseases. We plan to encourage them to make toilets in their houses. We will provide them with material, rest of the work they will do themselves. Rs. 3000 per family will suffice for this project. In each village 10 poorest houses will be helped monetarily. Other will follow suite.

6. Future plans.

Initially we could start some work in 15 villages only. There are in total around 35 villages that require attention. Insha-Allah we hope to extend our activities to other villages with passage of time. We will keep extending our helping hand to these neglected masses as funds

position improves. Some of the major projects that can be executed are listed hereunder:--

Construction of Community center at village level in major villages.
Establishment of 2/ 3 skill development schools for boys at major population center to equip them with skill so that they can get job or start own work.
Water supply Schemes in more villages that have water problem since long and women folks have to walk 2/3 Kms for every pitcher of water.
Establishment of more skill development centers for women along with adult women education center.
Construction of Shingle road in about five villages that are not connected with road network.
Extending financial help to bright and needy students who get admission in higher educational institutes.
Establishment of free Medical camps on quarterly basis at major population centers.

7. How can you help?

We hope that well to do people will participate in this noble work according to their capacity and help in this sacred mission. We will be too glad to take interested parties to sites of the activities when they so desire. This will help them to interact with the people. We will dedicate a facility created with the money of a donors in their name or on the name of their parents for everlasting "Sawab".

You can sponsor a college education of a student for Rs. 15,000 per year, or you can sponsor concreting muddy and slippery streets of a village for Rs. 10,000, or you can help to construct a water tank at spring, to save water, with allied facilities for Rs. 15,000.
You can help is establishing Adult literacy and skill development center for women in a village for Rs. 20,000 or you can sponsor Ten Latrines or part that of in a village for poor families for Rs. 30,000 or you can help in drilling water bore and allied facilities for Rs. 30,000.
You can sponsor making a room in a girls school or room in Medical center for Rs. 100,000
You can send your charity and Zakat by crossed cheque in the name of "Pravalli Welfare Trust" A/No 20556-5 NBP and post it to - Col

Mushtaq Ahmad ® 48-B, Askari 2, Chaklala scheme 3, Rawalpindi - 46200, Pakistan

From outside Pakistan transmit in the same account with an E Mail to us. Telling us where money is to be spent.

For more info contact:- Mobile: (0092) 0333-5195933
Tel: 00 92 (051) 5505397
E Mail: col_mushtaq@hotmail.com

Visit our website. www.geocities.com/pravalli_wt

But that which you give in charity to please Allah increases your wealth. Al-rome-39